القانون

طب اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا

جلد ہفتم

نفث الدم کا بیان

خون کبھی بطور تھوک اور لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہے ایسا خون منہ کے کسی جزو سے آتا ہے اور کبھی خون زور سے ناک چھنکتے وقت اطراف حلق سے آتا ہے اور کبھی تنخ یعنی کھنکھارنے سے زور کے آتا ہے کہ خون قصبہ ریہ کا ہے اور کبھی قے کے طور پر آتا ہے ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہے اور کبھی کھانسی میں آتا ہے یہ خون نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہے جو خون سینہ سے آتا ہے اس سے چنداں خوف نہیں ہے جس قدر کہ ریہ سے خون کی آمد کا خوف ہے اس لئے کہ جو خون سینہ سے آتا ہے وہ بہت جلد اور بآسانی بند ہوسکتا ہے اور شاید اگر بند بھی نہ ہو تو اس میں اندیشہ ضرر قروح ریہ کا نہیں ہے اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصوریہ سے سینہ کے آتا ہے جو بروقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کرتے ہیں اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنی وہ تفرق اتصال ہے جو لحم میں بدون تقیح کے ہو اور یہ جراحت کسی سبب مادی یعنی خارجی سے از قسم ضربہ و سقطہ کے ہو جو سینہ پر خواہ جگر پر اور حجاب پر پہنچے یا کوئی شے قاطع سے جراحت پیدا ہو خواہ تیز اور زور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بلا تدریج تیز کرنا خواہ دلتنگی اور ملال اور یہی وجہ ہے کہ مجانین کو اور ان لوگوں کو جو ذرا ذرا سی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہوتے ہیں نفث الدم بہت عارض ہوتا ہے کبھی اس قے سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہے بھی نفث الدم پیدا ہوتا ہے خصوصاً جو لوگ بالطبع مستعد قے پر ہوں اور کبھی تناول مسہلات حادہ اور کھانے سے باحدت غذا کے جیسے لہسن پیاز خوف اور غم ایسا جو خون میں حدت پیدا کرے یا بدون فرش کے سونا یا کوئی حلقہ گوشت جو حلق سے اور اندر حلق کے لپٹ جائے یا سبب واصل سے نفث الدم پیدا ہو اور یہ سبب یا تو عروق میں ہو خواہ رگوں سے باہر اور کسی جگہ عروق میں جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منہ کھل جانا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور تیزی سے یا استرخاء کی وجہ سے ہو خواہ تاکل

اور سڑ جانا ان کا حدت سے کسی خلط کی یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے ان سے برآمد ہونے اور اکثر منافذ جو درمیان قصبہ ریہ کے ہیں یا شرائین کے منافذ زائد برمقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہیں اسی جہت سے خون قصبہ ریہ تک مترشح ہوتا ہے جو سبب واصل رگوں میں نہ ہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑ گیا ہو خواہ تاکل اور تعفن اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقطع ہو کر جدا ہو کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہے پس نفث الدم عارض ہوتا ہے اور ایسا ورم سلیم ہے مہلک نہیں ہے اس لئے کہ دموی ہے اور مادہ بطور رشح کے ہے یعنی جو خون اس ورم سے دفع ہوتا ہے وہ مادہ نہیں ہے جو بستہ اور محقون ہو جائے یا غلیظ ہو کبھی ریہ میں ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہے سوائے علاقہ کے ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب اور ہیں جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہیں اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہے جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو یا اس سبب سے کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہے جس طرح یہ امر حاصل ہوتا ہے ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب اول یعنی فن کلیات میں اسے بیان کر دیا ہے خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے یہ سبب مقدم پیدا ہوا اسباب واصلہ کا یا بسبب حدت اسی مادہ کے اور شدت حرت کرنے اسی مادہ کے یا ریاح کثیرہ جو عروق میں بھر کر تنگی پیدا کریں خصوصاً عروق مجحین میں کہ ایسے آدمیوں کو یہ ضرر زیادہ پہنچتا ہے مترجم مجحین مشتق مادہ جناح سے ہے جس کے معنے بازو کے ہیں آدمی کے بدن میں جناح ان دو ہڈیوں کو بولتے ہیں جو دونوں پہلو سے مہرہ ہائے پشت کے چپ و راست نکلی ہیں اور شکل اس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہے پس شاید مجحین کے معنے یہ ہوں کہ جن کے بدن کے یہ دونوں استخوان زیادہ نمودار ہوں متن یا بسبب استعداد ان آلات کے جو حاوی مادہ مذکورہ کے ہیں واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب برودت کے انبساط ان آلات کا دشوار ہو اور جو قوت کہ

انبساط ان آلات میں پیدا کرتی ہے اس کی اطاعت نہ کرسکیں بذریعہ امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہاں امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائیں یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونے کی بسبب کسی حرارت خارجی یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کر ان آلات کو آمادہ تکثیف پر تجفیف اور کر کے ادنی سبب سے انشقاق کی نوبت پہنچادے یا بسبب رطوبت کے جو انہیں آلات میں ارخا پیدا کر کے مسامات کو وسیع کر دے خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شے یا اکال خواہ شے قطع کرنے والی یا عفونت پیدا کرنے والی سے انشقاق پیدا ہو جس وقت امتلائے دموی عارض ہوتا ہے طبیعت دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہے جس طرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اس میں زیادہ ہو یا مکان سے اس عضل کے قریب ہو جدھر سے بذریعہ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہے خواہ بواسیر کیطرف بہانے سے یا حیض کی طرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے اس کا اخراج کر دے پھر اگر عروق اس قدر قوی ہوں کہ خون کو پکڑ لیں اور چھوڑنے سے انکار کریں اس وقت ناگہانی واقع ہو گی اس لئے کہ خون تجاویف عروق پر ریزاں ہوگا جو شخص کہ اسے نفث الدم عارض ہوتا ہے ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض ہونا ہر وقت مظنون رہتا ہے اس لئے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہے اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہے اگر کسی نفث دم تحبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جس کی طرف جراحت پہلے نفث الدم کی مستحیل ہوتی ہے اکثر جو خون نفث میں آتا ہے اکثر سر سے ریہ میں اتر کے خارج ہوتا ہے اگر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو اس وقت دو خوف عارض ہوتے ہیں ایک خوف تو اس کے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ میں قرحہ نہ ڈال دے ہر ایک قسم سے نفث الدم کی خوف نہ کرنا چاہیے بلکہ جس قسم میں خون بند نہ ہوتا اینکہ نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اثر نفث الدم کے ذریعہ سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہو جاتا ہے علامات حنجرہ کے قریب سے جو خون آتا ہے خفیف سی کھانسی

اٹھ کر آتا ہے اور حنجرہ سے دور مقام کا خون سرفہ کثیر کے بعد آتا ہے اور جس قدر مقام خون کی آمد کا دور ہو گا کھانسی میں شدت ہو گی جس وقت آدمی اس پہلو پر خواب کرے جدھر سے خون کی آمد ہے انتفاث اور بر آمد ہونا خون کا زیادہ ہو گا واجب ہے کہ اچھی طرح غور اور تامل کر لیا جائے اور پہچان لیا جائے کہ جو خون آتا ہے وہ رعاف اور نکسیر کا نہ ہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے ہوتی ہے یعنی جو شخص خوگر رعاف کا ہے اس کی عادت وہی دلیل خاص ہے اس امر پر کہ خون رعاف کا ہے ایضا بعد خون آنے کے سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہے اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلاً سرخی چہرہ اور چشم کی اور تاریق جو آنکھوں کے سامنے پتنگے سے اڑتے ہیں ایضاً خون کا زبدی اور کفدار نہ ہونا اور دفعتہً خون کثیر بر آمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہے علامت اس خون کی جو خاص جوہر سے لحم ریہ کے بسبب جراحت یا قرحہ کے آتا ہے یہ ہے کہ وہ خون زبدی ہوتا ہے او منقطع ہوتا ہے کہ درد اس کے ہمراہ نہیں ہوتا اور بہ نسبت رگ کے خون کی اس کی مقدار کمتر اور غائلہ اور شر اس کا زیادہ تر اور انجام اس کا بہت برا ہوتا ہے کبھی خون زبدی بیماران ذات الجنب اور ذات الریہ کے منہ سے بھی بر آمد ہوتا ہے جس وقت ان کے پھیپھڑوں میں حرارت ناری مشتعل ہوتی ہے کہ خون میں جوش پیدا کر دیتی ہے کبھی خون زبدی قصبہ ریہ سے بھی آتا ہے مگر ہمراہ تنخ اور سعال کے آتا ہے اور کھانسی خفیف ہوتی ہے اور جس قدر خون نکلتا ہے بمقدار قلیل ہوتا ہے اور کسی قدر اسی جگہ یعنی قصبہ ریہ میں الم اور ایذا محسوس ہوتی ہے جو خون رگہائے قصبہ ریہ سے بر آمد ہوتا ہے وہ زبدی نہیں ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اس کا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اس خون کے جو ریہ سے آتا ہے اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ میں زیادہ مشابہ خون اصلی سے ہوتی ہے اگرچہ اتنا غلیظ نہیں ہوتا جس قدر غلیظ سینہ کا خون ہے سینہ سے جو خون بر آمد ہو اس کی رنگت میں سیاہی اور قوام اس کا غلیظ اور بستہ ہوتا ہے اس لئے کہ

طول مسافت سے آتا ہے۔اور کسی قدر زبدیت بھی اس میں ہوتی ہے اور کف بھی اس میں ہوتا ہے اور سینہ میں درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ اسی درد سے موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہے اور تاکید ان دلائل کی اس سے ہوتی ہے ہ سینہ کے بھل خواب کرنے سے اس کی آمد میں زیادتی ہوتی ہے اس درد کا سبب یہ ہے کہ اعضا سینہ کے عصبی ہیں جو بہت جلد متالم ہوتے ہیں نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے یکبارگی بہت سا بر آمد نہیں ہوتا اور بہت شدید کھانسی اٹھ کر جب خون کا اخراج ہو لیتا ہے تب کھانسی بند ہوتی ہے علامت اس خون کی جو رگوں کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خون کی ہے علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلا اشیاء حریف اور تیز کا زیادہ کھانا خواہ نزلات حریفہ کا اترنا اور قیح اور ریتپ کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیاء کا بر آمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ٹکڑا پھیپھڑوں کا نفث میں بر آمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہو کر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر بر آمد ہونا اور لون اس کا خراب علامت اس خون کی جو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے آتا ہے یہ ہے بروقت امتلائے عروق کے کہ ایسے خون کے بر آمد ہونے میں درد ہرگز نہیں ہوتا اور اس کے بر آمد ہونے میں راحت اور لذت ہوتی ہے اور خروج اولی میں اس کی مقدار کمتر ہوتی ہے بہ نسبت اس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ بر آمد ہوتا ہے اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار میں اکثر اوقات اس خون سے زیادہ ہوتا ہے جو تاکل کے سبب سے بر آمد ہوتا ہے علامت اس خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر بر آمد ہو یہ ہے کہ مقدار میں کم ہوتا ہے اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہیں معالجات جو شخص مرض نفث الدم میں مبتلا ہے اس کے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلائے خون معلوم ہو فوراً فصد اس کی کھول دی جائے خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت میں تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اسے آتی ہو اور اصوب یہ ہے کہ خون کا امالہ اعضائے اسفل کی طرف کیا

جائے بذریعہ فصد صافن کے اور بعد ازاں امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے مثلاً بوجہ کھولنے فصد سافن کے اور ارحیض کسی عورت کا ہو جائے اور ادرار بھی بقدر کفایت یعنی پورا پورا ہو جائے اسی ذریعہ سے اس کا نفث الدم زائل ہو جائے گا جس طرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات میں پیدا ہوتا ہے واجب ہے جملہ امور اور اسباب سے جو محرک خون کے ہیں احتراز کیا جائے مثلاً غذائے گرم کھانے سے اور وثبہ یعنی کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضجع یعنی دل تنگی اور جماع اور نفس عالی یعنی بلند سانس لینے سے اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون کے ہیں ادویہ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیماروں کو لازم ہے جیسے کرفس اور صبر اور سمسم اور شراب اور دوغ کہنہ کہ مرضائے نفث الدم کو مضر ہے اور دوغ تازہ نافع ہے غذائے نافع ان کے لئے وہ ہے جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ ملحم یعنی گوشت آور ہے اسی طرح جس غذا سے خون میں برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوشش خون کو روکے ازانجملہ دودھ جوش دیا ہو بسبب اس کے کہ اس میں قوت تغریہ کی ہے اور دہی گائے کا کہ اس میں قبض کی قوت ہے اور زیت انفاق تازہ طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہے میاہ شبیہ یعنی پھٹکری کے معدن کے خواہ اسی خاصیت کے پانی ایسے بیماروں کو زیادہ نافع ہیں جو قسم نفث الدم کی خاص جرم ریہ سے ہو اس مریض کو ادویہ ملحمہ جو یابسہ ہیں دینی مناسب ہیں جیسے طین اور شادنج آب بار تنگ اور سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ علاج اس کا سوائے تدبیر غذائی کے یہ ہے کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اس جانب سے کھولی جائے جدھر انحلال فرد معلوم ہوتا ہے مگر فصد کشادہ نہ ہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جائے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم و بیش کا وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اس لئے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت میں کرے گی اور حدوث ورم کو روکے گی اس جراحت میں جو ریہ میں

پڑی ہے اطراف ان کے دلک شدید سے مالش کئے جائیں کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے کی طرف اترتی ہو چلی آئے اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہیں اور ابھی ان کا بیان ہو چکا ہے ان سے باز رکھے جائیں ہوا ان کے واسطے معتدل تجویز کی جائے اور لیٹنا ان کا پہلو پر یا ایسی شکل پر جس طرح پر انتصاب اور سیدھے ہونے کے وقت آدمی رہتا ہے تا کہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑیں کبھی سرکہ پانی ملا ہوا ان کو موافق ہوتا ہے اس لئے کہ مانع نزف کا ہے اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہے اگر کسی قسم کا خون وہاں منجمد ہو کر بستہ ہو رہا ہوا سے خارج کر دیتا ہے اور پھر منجمد ہونے نہیں پاتا ہے ادویہ باردہ کا استعمال انہیں کرانا چاہیے جو مغریہ بھی ہوں اس لئے کہ مغریہ اس مرض میں اولی و انسب ہیں اور تغریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہے اگر ہمراہ نفث کے تقیہ اور صفائی پائی جائے نہایت درجہ مطلوب کا ہے اسبغول باوجود تبرید کے بروقت پیاس کے نافع ہے کبھی ادویہ مغریہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دو وجہوں سے مناسب ہوتی ہے ایک تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا ادویہ جو مشترک اقسام نفث الدم کی ہیں انہیں اخیر میں اس باب کے ذکر کریں گے جس وقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفرائے حادہ سے نہ ہو فوراً اس مریض کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حارے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہیں ہے غذا ان کی خطیہ یعنی حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا لپٹا یا گیہوں کے ستو جس کے ہمراہ کوئی شے عفص اور بلکھی کھلائی جائے اور یہ عفوصات کسی پھل وغیرہ کے پسے ہوئے ہوں اور بروقت ضعف کے روٹی سرکہ میں بھگو کر دی جائے گی آب سرد کی آمیزش اس سرکہ میں کر کے اور حقنہ ہائے حارہ یا حادہ سے احتاق کرنا چاہیے تا کہ مواد جانب سر سے جذب ہو کر اسفل کی طرف آئے خصوصاً جس وقت فصد

سے پوری کارروائی نہ ہو واجب ہے کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہاں تک ممکن ہو کی جائے اور بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی پر ضرور ہے اقراص کہربا کا استعمال بھی اس وقت نافع ہوتا ہے پھر اگر یہ تدبیر نافع نہ ہو ناچار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جائے گا مثلاً حلق راس یعنی سر ترشوانا اور ضمادات جو پشک سے کبوتر کی بنائے جائیں ان کا استعمال کیا جائے گا کہ ایسے ہی ضماد کبھی لگائے جائیں گے اور کبھی چھوڑ دیے جائیں گے جیسی حاجت جس وقت ہو گی جالینوس نے کہا ہے کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا میں نے حقنہ حادہ سے اس کا علاج کیا خصوصاً اس وجہ سے کہ فصد اس کی ممکن نہ تھی اس لئے کہ چار دن پہ پے اسے خون تھوکتے گزر گئے تھے اور ضعیف بدرجہ غایت ہو گئی تھی اور رغذا اس مریضہ کو حریرہ اور ایسے فاکہے دئے جس میں قبض کی قوت تھی اس لئے کہ چند روز سے برابر فاقہ پر فاقہ اس نے کیا تھا اور سر پر اس کے فضلہ خطاف کا لیپ کیا اور حمام کرنے کی اجازت اس کو بغرض دوا کے بغرض نظافت وغیرہ کے دی اور سر پر اس کے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانے کی اجازت دی تا کہ ترطیب راس نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنی تازہ اسے کھلائے تا کہ اسے نیند آ جائے اس لئے کہ اس تریاق میں جزو قلیل افیون کا چونکہ ہے لہذا نوم پیدا کرتا ہے اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہے اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہے روز دوم اس تدبیر کی یعنی تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کئی قسم کی تحریک اس مریضہ کے مداوا میں نہ کی بلکہ اسے آرام اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اس کے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اس کے اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کمتر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہو جائے تا کہ ریہ اس کا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اس کو بحال خود ٹھہرا دیا یعنی کسی قسم کی تحریک نہ کی پھر اس کے اطراف کی مالش کی اور اس کے بعد ماء الشعیر اسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے

انعاش اور بیدار کرنے قوت کے اس کو کھلائی اور چوتھے دن اس کو تریاق کہنہ بمقدار کثیر
ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اس کا ریہ اچھی طرح پاک ہوجائے اور ہر روز پوری غذا جو اس
کے مناسب حال تھی دینا رہا اور چوتھے دن اس کو تریاق کہنہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے
پلایا تاکہ اس کا ریہ اچھی طرح پاک ہوجائے اور ہر روز پوری غذا جو اس کے مناسب
حال تھی دیتا رہا اور جس طرح سے ناقہین کی تدبیر کی جاتی ہے اسی طرح اس کی تدبیر
کرتا رہا اور بالجملہ وقتاً فوقتاً اس کے سر پر قیروطی ثافیسا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اس کو
بالکل منع کردیا تھا یہ تدبیر جالینوس نے کی نہایت عمدہ تھی واجب ہے کہ تریاق کا استعمال
درمیان دو مہینہ کے لغایت چار مہینہ تک برابر کیا جائے اس لئے کہ تریاق سے نیند پیدا
ہوتی ہے اور رزلہ بند ہوجاتا ہے اور روغن کسی قسم کا ان لوگوں کے سر سے پاس نہ جانے
پائے اور سر کے بال ترشوانے ان مریضوں کے ضرور ہیں اگرچہ مریض عورت ہی
کیوں نہ ہوتا کہ یہ ادویہ محمرہ یعنی سرخ کرنے والی جلد کی اچھی طرح موثر ہوکر مستعمل
ہوسکیں ادویہ مسہل دینا حسب قوقایا سے بشرطیکہ مادہ میں کثرت بھی ضرور ہو مگر یہ مسہل
بعد فصد کے دینا چاہیے اس کے بعد التزام استعمال ادویہ محمرہ کا واجب ہے جو نفث
الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے سے رگ کے پیدا ہوا ہو اسی طرح وہ
قسم نفث الدم کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام میں جہاں تک ہوسکے غذا نہ
دینی چاہئے بلکہ تین روز تک بھوکا ہی رہنے دیں خواہ تھوڑی سی غذا جس میں لزوجت
ہو اسی پر قناعت کرائیں او اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے نہ ہو اور قوت مکتفی نظر
آئے چوتھے روز بھی تغذیہ نہ کریں اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پوا ہو ایسی غذا کھلائے جو
خلط صالح پیدا کرے اور مزاج میں معتدل ہو یا مائل برودت کی طرف ہو اور اس میں
تغریہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنے کی خاصیت بھی ہو
جس طرح ہریشہ اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ
خصوصاً ایسے وقت کہ اسکو عدس میں پختہ کیا ہو اور مسور بھی ایسی ہی غذا ہے اور عناب

بھی اور جہاں تک ممکن ہو کہ قوی آدمی کو غذا نہ دی جائے ایسا ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر پر اقتصار کرنا خصوصاً کہ اسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو خبز یعنی روٹی سرد پانی میں ڈبوئی ہوئی جو مثل شوربائے دقیق کے ہو یہ بھی معبر دبالفعل ہے گائے کے دودھ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہو اس وقت نافع ہوتا ہے کہ قبض کرتا ہے اور برودت پیدا کرتا ہے دودھ کے اقسام جو خوب جوش دے کر پختہ کیے جائیں یہ بھی نافع ہیں کہ تغریہ کرتے ہیں اور مادہ میں چسپیدگی پیدا کرتے ہیں اور اگر جوش نہ دیا جائے خون زیادہ کرنے کی وجہ سے ضرر کریں گے نمک رضاضی بھی زیادہ نافع ہے غذا ایسے مریضوں کی جو انشقاق یا انصداع کی وجہ سے مبتلا اس مرض کے ہوں خواہ ان لوگوں کی غذا جن کا ذکر بعد اس قسم کے آئے گا بارد بالفعل ہونی چاہیے پنیر تازہ بے نمک زیادہ مفید ہے اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے اسی کو اختیار کرنا چاہیے جو خون کمتر پیدا کرے اور اصل خلقت میں وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو اشیاء قابضہ اور بکٹھی چیزوں میں پکایا جائے منجملہ اشیائے مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہے کہ فوراً خون کو بند کر دیتا ہے یا گر اس کا پانی حلق سے اتار لیا جائے فواکہ ان کے واسطے بہی اور سیب جو خام اور بکٹھے ہوں اور عناب تازہ اور حب آلاس خرنوب شامی اور ازیں قبیل اور میوہ ہائے خام بھی ان کے واسطے گل مختوم اور ارمنی سے گوندھا کر اور تھوڑا سا کافور داخل کر کے نقل تیار کیا جاتا ہے جب خون کی آمد بند ہو جائے اور چوتھے فاقہ کی نوبت پہنچی ہو غذا دینی واجب ہوتی ہے اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہے اور ابتدا روٹی دینے سے کریں جو پانی میں ڈبوئی ہو اور ہریسہ اور اکارع یعنی پایچہ اور بھیجا وغیرہ بھی بتدریج دیا جائے اگر یہ انشقاق اور انقلاع بسبب حدت اور تیزی خون کے ہوا ہے اس وقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہو چکی بندش اطراف وغیرہ سے کریں یا خلاف جہت کی طرف امالہ کریں اور خلط حاد یعنی صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازاں تبرید اور

ترطیب قوی لازم ہے اور استعمال قوابض کا ضرور ہے اور مغریات اور ماء الشعیر اور سرطان اور قرع اور دوائے اندروماخس جو ایک دوائے مرکب ہے اور دوائے جالینوس کا استعمال کرنا چاہیے جو نفث الدم کسی رگ کے منہ کھل جانے سے عارض ہو اس کے لئے دوا قابض اور عفص کہ جس میں تغریہ بھی ہو دینی چاہیے الغرض ایسے ہی ادویہ جو ابھی انشقاق کے واسطے مذکور ہوئیں دینی چاہئیں کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہیں یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار کی کلیاں اور سماق اور عصارہ طراثیث یعنی اشترغار اور عصارہ شاخہائے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور حضض اور عصارہ ورد عصارہ عصٰی الراعی اور شعاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام مافسطیداس ہے کبھی یہ ادویہ خواہ ان سے جو قرص وغیرہ مرکب ہوں شب اور مازو اور صبر اور افسنتین سے قوی کر دی جاتی ہیں اور باہم ترکیب دیگر تیار کی جاتی ہیں اور اقراص جو اسی مرض نفث الدم کے واسطے معدود اور مشہور ہیں انہیں دواؤں سے تیار کئے جاتے ہیں اور کبھی یہ ادویہ آب خالص میں خواہ بعض عصارات میں جوش دے کر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہیں کبھی انہیں ادویہ سے ضمادات تیار ہوتے ہیں کبھی ان ادویہ میں اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل اور رامک کے داخل ہوتی ہیں اور کبھی مخدرات بھی شریک کر دیئے جاتے ہیں جیسے پوست بیخ یبروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی مغریات جیسے صمغ عربی اور قشار کندر اور کوکب شاموش یعنی مٹی شاموش کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسبغول اور خود اسبغول اور عصارہ بقلۃ الحمقا اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو علاج اس کا فصد اور استفراغ اس کے بعد انضاج مادہ ہے اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ ایسے وقت استعمال قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہے بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اس کا علاج کرنا لازم ہے جو نفث الدم بسبب تاکل کے پیدا ہوا ہو اس

کا علاج دشوار ہے اور گویا اس کے علاج سے یاس قطعی ہے اس لئے کہ وہ اچھا نہیں
ہوتا اور التحام اس کا بدون زوال سوءمزاج کے ممکن نہیں ہے اور اس سوءمزاج کا جانا
بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہے اور اتنے زمانہ میں قرحہ میں صلابت اور سختی پیدا
ہو جائے گی یا عفونت آ جائے گی مگر بیشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہے کہ تاکل کو مستحکم نہ
ہونے دیں اس طرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہیں اور بیشتر صفراء رقیق کو بذریعہ اسہال
کے دفع کرتے ہیں اور خلط غلیظ کو بھی حب غاریقون سے اگر احتیاج زیادہ تقویت
دینے کی ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دغدغہ
سعال کی تسکین کے واسطے دوائے بزورکا استعمال کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہے جس
سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض میں بھی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ ایسے
بیماروں کا علاج بھی تنقیہ ہے استفراغ اور فصد وغیرہ سے غذائے جید الکیموس ان کے
واسطے تجویز کرنی چاہیے منجملہ ادویہ مفیدہ کے واسطے اکال یعنی سڑے ہوئے زخم کی جو
مورث نفث الدم کا ہو لبان یعنی کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہے اور
بزور بقلہ الحمقا اور خطمی ہے اور قرص کوکب میں نصف جزو افیون زیادہ کر کے استعمال
کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے چند ادویہ مرکبہ وہ ہیں جن کو حکیم بولس نے ذکر کیا ہے
اور ہم قرابادین میں انہیں ذکر کریں گے ادویہ جو ان کو نافع ہوں وہی ہیں جن میں
شادنج اور دم الاخوین کہربا سندروس گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہے کہ جو دوا مجفف اور
منقی اور مغری اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہے سینہ سے جو نفث الدم پیدا ہو
اس کا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤں سے جن میں جوہر لطیف ہو یا اس
کے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ اس میں وہی اجزائے صدریہ ملائے جائیں جن کو ہم نے
بیان کیا ہے کہ تا سینہ تک اثر اس کا پہنچے بادروج جس کو تلسی کہتے ہیں اس میں فی نفسہ
یہ اثر ہے کہ جامع دونوں امروں کو ہے اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب
نفث الدم کا حرارت ہے اس وقت ادویہ مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہوں گے

اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کی وجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہے اسی طور کا احداث جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اس کا علاج بقول جالینوس اس طرح کرنا چاہیے جس طرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اس معالجہ کی یہ ہے کہ ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اس معالجہ کی یہ ہے کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اس کی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کر کے خوب استواری سے بندش کی جس طرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہے اور غذا میں حسو یعنی ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اس کے قیروطی ثافیسا کی رکھی اور بوقت عشا یعنی شب کو وہ قیروطی چھوڑ ڈالی تا کہ وہ غرض مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اس کو ستو کی پھر دی اور دوائے بزور پلوائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازاں چھوڑ ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اسے غذا دی اور یخنی کے اقسام میں سے گوشت بط کی یخنی پلائی جب مریض کا ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسی طرح رفتہ رفتہ کرتا رہا جالینوس کہتا ہے کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہوگئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا اور جن لوگوں کے علاج میں وقفہ ہوا یعنی روز اول سے ان کا معالجہ شروع نہ ہوا ان میں کسی کو صحت ہوئی اور کسی کو نہ ہوئی ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہیں جن کو اس تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع بین کیا اور ازالہ مرض ہو گیا ہے جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہے اور استرخائے اعضائے مذکورہ اس وقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی اور زریرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدلیس اور جندبیدستر اور زعفران واسطے اثر پہنچانے ادویہ کے اور کبھی ان ادویہ کے ہمراہ قوابض معتدلہ بھی شریک کر دیتے ہیں جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ

سے کوئی دوائے مرکب تیار کی جاتی ہے کہ اس کا بیان قرابادین میں ہوا ہے اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہے او یہ امر کمتر واقع ہوتا ہے اس وقت مرطبات معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے جو اقسام سے دودھ کے ہوں خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کی طرف کرنا مناسب ہے مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہو وہ اقل اور ضعیف تر ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو اور اقسام میں کی جاتی ہے اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہنچا ہو اس کے علاج میں یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح کوٹ کر ڈیڑھ درہم دینا چاہیے ادویہ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم میں کیا گیا ہے جدول ہائے معلومہ میں اور جن کا بیان لائق اس جگہ کے ہے از انجملہ شادنج ہے کہ جب اس کو مثل غبار کے باریک پیس ڈالیں اور ایک مثقال اسے ہمراہ بعض ادویہ قابضہ کے استعمال کریں خواہ ہمراہ عصارات کے تو اس کا نفع جلیل او زیادہ تر ہے اور جس وقت خرفہ کو چبا کر اس کا پانی حلق میں اتار دیں اکثر تو یہی ہے کہ فی الحال حبس خون کر دیتا ہے اور آب خیار خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ گھونٹ کر کے اس کو پی جائیں جلا ہوا بارہ سنگھا جس او ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسی طرح آب پودینہ ایضاً چنار کا پھل بوزن ایک درہم کے ایضاً شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بمقدار تین درہم صبح اور شام دونوں وقت اس کا استعمال کرنا چاہیے ایضاً بسد بھی شدید النفع ہے اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہیں کہ یونانی زبان میں اسے کوکب الارض بولتے ہیں اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شے ہو ایضاً خون گوسالہ کا قبل انجماد کے لے کر پی جائیں بقدر نصف اوقیہ کے اور تین روز برابر اس کا استعمال کریں ایضاً حب آلاس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز میں بوزن دو درہم کے خواہ عصارہ وردکے ہمراہ کہ یہ بھی بدرجہ غایت مفید ہے سفرجل بھی نافع ہے

اس کا استعمال کرے صقالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم میں ہوتے ہیں ان کا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلبیل سے کیا جاتا ہے منجملہ ادویہ کے عصارہ بارتنگ دو درہم عصارہ گاؤزبان دو درہم عصارہ خرفہ عصارہ شاخہائے سبز درخت گل کا دو درہم بدون پانی چھڑکنے کے ان ادویہ تازہ کو کوٹ کر عصارات برآوردہ کریں اور آگ پر چڑھا کر جوش نہ دیں بلکہ اسی حالت خامی میں گل مختوم اضافہ کر کے پلا دیں یا عصارہ شاخہائے گل لے کر اس میں عصارہ ہوفطیداس یعنی طراثیث کا اور شادنج اور شاخ گوزن سوختہ بڑھا کر استعمال کریں قرص کے اقسام میں سے یہ قرص عمدہ ہے اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشار الکندر سب اجزا ہم وزن ہیں ایضاً زرنبخ اور پوست بیخ تفاح طین الجیرۃ اقاقیا تخم خرفہ بزربادروج گلنار کافور قرص تیار کریں مقدار شربت دو درہم ہمراہ نصف اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ ایضاً تخم خشخاش گل مختوم وہوفطیدات کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہے اور اس کی ترکیف صمغ بادام سے ہوتی ہے روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہی ں فصل گرما میں تو روغن سفرجل اور سرما میں روغن سنبل قرص جید طین الجیرہ اور بسد اور کوکب شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملا کر قرص تیار کریں مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اس کے کسی عصارہ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہ ہو کسی شراب میں خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ مشترک اقسام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملا کر جب خون کی آمد بذریعہ علاج کے بند ہو جائے اس وقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا نہ ہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہے زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ سے اور ورم کے روکنے کی تدبیر غذا کے روکنے سے کی جاتی ہے اور جذب مواد کا اطراف میں اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے واجب ہے کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کریں جس میں پانی ملا ہو اور بار بار

اس کے پینے کی طرف توجہ کریں اور جب خون بند ہو جائے یا آمد خون کے آثار نمایاں ہوں اشیاء مذکورہ بالا سے احتراز کرنا واجب ہے جو اخراج خون پر معین ہوتی ہیں پانی جو یہ لوگ استعمال کریں آب باران ہونا اس کا افضل ہے خواہ وہ پانی جس میں کہ طین ارمنی اور گل سرخ بھگویا ہوا و آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہے اس لئے کہ قبض اس میں زیادہ ہے اگر خون کے بستہ ہونے کا ریہ میں خوب ہو چاہیے کہ ابتدا میں سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کریں ہاں اگر کھانسی ہو اس وقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے کبھی خون کے بستہ ہونے کا ریہ میں خوف ہو چاہیے کہ ابتداء میں سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کریں ہاں اگر کھانی ہو اس وقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملا کر موثر ہوتی ہے کہ اس میں تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو ادویہ مرکبہ میں سے حلبہ مطبوخہ دو درہم زراوند ایک درہم سوسن ایک درہم فلفل ایک درہم بیخ ایک درہم گل سرخ دو درہم اس کا قرص تیار کریں اور سایہ میں خشک کریں اور آب رازیانہ اور کرفس اس کا بدرقہ ہے ایضاً انفحہ ارانب اور نتھرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیئے جائیں جن سے استفراغ مادہ ہو جائے اور بہت سے ادویہ مفردہ ہیں جن کو ہم نے کتاب دوم میں اور مرکبات کو قرابادین میں ذکر کیا ہے اور خون بستہ کے تحلیل کرنے کی ادویہ ہم نے کتاب چہارم میں بہ تفصیل لکھی ہیں دبانے سے ان کو لینا چاہیے چوتھا مقالہ قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضائے نواحی صدر کے اور قروح انہیں اعضا کے سوائے اورام اور قروح کے جو قلب میں ہوتے ہیں بیان عام اوجاع نواحی و اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجب کا بیان کیا جاتا ہے واضح ہو کہ حجاب اور جھلیاں اور پردہ ہائے صفاق اور عضل جو صدر میں ہیں ان سب اعضا میں اوپر ان کے اطراف میں چند اورام موذی جو زیادہ دردناک کر دیتے ہیں اور ایذا بھی ان اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہے پیدا ہوتے ہیں

اور لحسب اصطلاح لسّان سے کسی کا نام شوصہ اور کسی کو برسام اور کسی کو ذات الجب کہتے ہیں اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انہیں اعضا میں پیدا ہوتے ہیں اور بسبب ورم جگر کے نہیں ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہیں ان پر بھی اشتباہ انہیں امراض مذکورہ کا ہوتا ہے اور دراصل وہ اوجاع ان امراض سے نہیں ہوتے ذات الجب ایک ورم نواحی صدر میں ہوتا ہے یا عضلات باطنہ میں یا حجاب مستبطن صدر میں یا حجاب حاجز میں اور یہ ذات الجب خالص کہلاتا ہے یا عضل ظاہری خارجی میں یا حجاب خارج میں بمشارکت جلد کے یا بلا مشارکت جلد کے اور اعظم اقسام از روئے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہوا اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہے اور مادہ اس ورم کا اکثر مراری یا خون مراری ہوتا ہے اس لئے کہ اعضائے صفاقیہ میں سوائے خلط رقیق یعنی صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہیں کرسکتی اور صفراوی ذات الجب کے بعد اور کمتر پھر خون خالص سے ذات الجب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہے لہذا تپ جو اس میں ہوتی ہے اس کی شدت کا تو یہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں وہ لوگ اس مرض میں کمتر مبتلا ہوتے ہیں کہ ان کے مزاج میں بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہے او با ایں ہمہ پھر بھی ذات الجب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذ و نادر سودائے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہے جس میں التہاب ہو ہم نے کتاب کلیات میں بیان کیا ہے کہ ورم حار کی شرط یہ نہیں کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہ ہو بلکہ ورم حار کبھی اس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہے جو صفت عفونت پر ہو کہ مقتضی حرارت کی ہے ہاں یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہو گا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سوائے مرہ صفرا اور خون کے لغم اور سودا سے پیدا ہو گا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہو گا یہ نکتہ باریک ایسا ہے کہ اکثر اطبا اسے بخوبی سمجھ نہیں سکتے اور چونکہ انجام ہر ایک ورم کا تین کیفیتوں سے خالی نہیں یا متحلل ہو جاتا ہے

یا آنکہ اس کا مادہ مجتمع ہوتا ہے یا اس میں صلابت اور سختی آجاتی ہے یہی حال ذات الجنب کا بھی ہے مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب میں بہت کم ہے اب اس کا انجام دو ہی صورتوں میں منحصر ہوا یا خود بخود متحلل ہو جائے اور یا مادہ اس کا مجتمع ہو اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے ذات الجنب اگر متحلل ہو جائے ریہ اس مادہ کو زیادہ قبول کر کے اس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کر دیتا ہے اور کبھی کسی اور طرف سوائے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہو جاتا ہے اور اگر اجتماع مدہ کا ہو اور مدہ فراہم ہوا ضرور احتیاج نضج کی ہوگی تا کہ منفجر اور شگافتہ ہو پس بیشتر براہ نفث کے ریہ سے خارج کرتا ہے اور کبھی رگ اجوف کی طرف آتا ہے اس وقت براہ بول دفع ہوتا ہے اور کبھی مجاری براز کی طرف آجاتا ہے اس وقت براہ اسہال دفع ہوتا ہے اور کبھی خالی مقامات جیسے فضائے صدر اور لحوم غدویہ میں آتا ہے اس وقت اورام ارتبین اورام مغابن اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بطرف دماغ کے پہنچتا ہے خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کریں گے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے یا ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور خفت کی وجہ سے مجاری نفس میں اختناق پیدا کرتا ہے اور کبھی اس میں اتنی کثرت نہیں ہوتی کہ اختناق مجاری نفس میں پیدا کرے اور سوائے نضجہ یعنی مادہ پختہ کے اور کسی طرح کا نہیں ہوتا مدہ ہو خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قوائے طبعی اس وقت ساقط ہوتے ہیں اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اس کو خارج کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اسی واسطے واجب ہے کہ ایسے وقت میں تقویت قوی کی زیادہ کریں تا کہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اس کھانسی کے پیدا ہو جس کے ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہے اس لئے کہ یہ نفث ایسا فعل ہے جو دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک تو طبیعت منضجہ اور دافعہ سے دوم طبیعت ارادی سے جو واقع بھی ہے جب یہ دونوں قوتیں اچھی طرح قوی اور زوردار نہ ہوں گی ممکن ہے کہ تنقیہ سے عاجز رہیں گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نفث میں دشواری یا بسبب ضعف قوت

کے ہوتی ہے یا بسبب آلہ نفث کے دشواری ہوتی ہے مثلاً اگر ورم حجاب اور عضیل میں ہو اس وقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے خواہ اپنے جار اور ہمسایہ کی حرکت سے مثل اغشیہ کے ہوگی یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہے اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ میں لزوجت ہو اور ایسی ہی اوقات میں کہ نفث میں دشواری ہو ریہ میں مثل غلیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ ہوائے مستنشق خارج سے جو ریہ میں جاتی ہے وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کر جاتی ہے لہذا اس مادہ کی بھی کسی قدر ریزش ریہ میں پیدا ہو کر غلیان کی کیفیت پیدا کرتی ہے اگر ورم ذات الجنب باوجود نفث پیہم کے چودہ روز تک پاک نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہے اور اگر چالیس روز کے بعد بھی قیح کا تنقیہ نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کی طرف منتقل ہو گیا کبھی قیح کا پڑنا ساتویں روز بھی ہو جاتا ہے مگر اکثر تو بیسویں روز اور چالیسویں روز اور سات روز میں ہوتا ہے کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہے بسبب اس کے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے یا بسبب حرارت مزاج کے یا سن کی وجہ سے اور فصل اور بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہے خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات میں قبل از وقت مناسب خطائے طبیب سے زیادہ ہو لہذا قبل نضج کے انفجار ہو گیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کریں گے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط خواہ حرکت منعبہ اور حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہے لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہو گیا اور بہر حال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور اندیشہ کی بات ہے کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہے اور اخراج مادہ مذکورہ پر قادر کسی وجہ سے نہیں ہوتا ہے لہذا وہ مادہ اسی ریہ میں محتبس ہو جاتا ہے اور ریہ میں ورم پڑتا ہے کبھی ذات الجنب سل کی طرف منتقل ہوتا ہے بوساطت ذات الریہ کے اسی طرح سے جس کو ہم آئندہ بیان کریں گے اور کبھی بلاوساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کی طرف ہوتا ہے بلکہ اس

طرح پر ہوتا ہے کہ مادہ اور مدہ جو متحلل ہوا ہے اپنی حدت اور رواءت سے جوہر ریہ میں قرحہ ڈال دیتا ہے کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کی طرف منتقل ہوتا ہے اس طرح پر کہ مادہ ان اعصاب میں مندفع ہوتا ہے جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہیں اس لئے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہے اور یہ انتقال ضرور قاتل اور مہلک ہے کبھی ذات الجنب میں کسی طرح نفع علاج کا متصور نہیں ہوتا اگر چہ تمام معلامات جیدہ موجود ہوں کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل خدر کے موخر عضد میں جو مناحب جنب کے ہے خواہ جانب انسی اور اندرونی میں اسی عضد کے یا ساعد قریب میں اسی جنب کے پیدا ہوتا ہے کنارہ تک انگلیوں کے کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہے اس وقت خفقان پیدا ہوتا ہے کہ تابع اس خفقان کے غشی ہوتی ہے اور جانب دماغ تک بھی اس کا اثر پہنچتا ہے جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع میں بھی دماغ کی طرف یہ مادہ جاتا ہے کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضائے ظاہر کی طرف سے بھی منتقل ہوتا ہے اس وقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب بلکہ جوہر وتر بلکہ جوہر عظام کے ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضائے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازاں نضج پا کر نواصیر پیدا ہوں یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہوگی مگر نواصیر خبیثہ اور زبون پیدا ہوں گے اور اگر مفاصل کی طرف میل کرے اور نواصیر پڑ جائیں نجات علیل کی اس میں بھی ہوگی مگر بیشتر وہ عضو جس پر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اس وقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے نہ ہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جس میں رسوب زیادہ ہوں یا بذریعہ نفث نضیج او پختہ کے استفراغ نہ ہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ ان میں واقع ہو گیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اس لئے کہ یہ کیفیت دلالت کرے گی کہ جس مادہ سے خراج اسفل میں پیدا ہوا ہے اس مادہ کی مقدار قلیل تھی اور بذریعہ نضج کے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے اور یہ خراجات جس وقت پوشیدہ ہوں اور اندرون

جلد کے غائر ہو جائیں یعنی بعد روز اور ظہور کے پھر معدوم ہو جائیں آفت نکس پر دلیل ہوں گے خصوصاً اگر رجوع مادہ کا پھر الٹ کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوگی کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس میں پیدا ہوتا ہے اور تواتر نفس سے نفث میں لزوجت پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ نفث میں بسبب تواتر نفس کے خفت اور سکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض میں خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہے اور لہیب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اور لہیب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہے اور تواتر سے پھر لزوجت نفس میں آتی ہے اور اسی طرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہو کر ضرر کو زیادہ کرتی ہیں رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہے پس بدترین اقسام وہی ہے جو بائیں طرف مجاور قلب کے ہو یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبا نے اسی کو خراب تر تجویز کیا ہے اور بعض اطبا نے بائیں طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہے قول فیصل اور قریب بحق یہ ہے کہ بائیں طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنی اتصال قلب کے اردا ہے کہ اس کی نکایت عضو شریف کو پہنچتی ہے مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہے او تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہے اگر بذاتہ اس میں قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب یعنی قلب کی بہت جلد اس کی نضج اور تحلیل میں توجہ کر سکتی ہے اور داہنی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہے اس نظر سے تو اسلم ہے مگر براہ نضج اور تحلیل کے عاصی یعنی غیر مطیع ہے اس لئے کہ حرارت کی رسائی وہاں تک کمتر ہے بہ نسبت جانب یسار کے جو معدن حرارت ہے کبھی ذات الجنب میں امتلاء اخلاط نواحی سر اور سینہ کا مبتلا کرتا ہے خواہ امتلا بعض ان عروق کا جو سر سے اتر کے نواحی صدر میں پہنچی ہیں ذات الجنب ایسے سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہے جو احتقان مواد کرتے ہیں اور برودت سے ہوائے سرد کی جو زائد از اعتدال ہو اس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہے جس طرح حرارت شدید سے اس کا حدوث ہوتا ہے خالص شراب

کا پینا جو محرک اخلاط ہے اور انہیں اخلاط میں ثوران اور جوش پیدا کرتی ہے اس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہے ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف بہت کم ہے مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف اکثر ہوتا ہے اور باینہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہے اس وقت ضیق النفس میں کسی قدر خفت ہوتی ہے ذات الجنب اکثر فصل خریف میں بوجہ کثرت مرار کے اور جاڑوں میں بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہے خصوصاً بعد ربیع شتوی کے اور ربیع شتوی میں بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہے باد شمال کے چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور محتقن ہو کر ٹھہر جاتے ہیں لہذا درد پہلو اور پسلیوں کے زیادہ ہوتے ہیں خصوصاً اگر باد شمالی بعد ہوائے جنوبی کے چلے گرمیوں میں اور ہوائے جنوبی چلنے کے زمانہ میں ذات الجنب میں کمی ہوتی ہے لیکن اگر صیف میں جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنے ہے اس قلت سے آخر فصل خریف میں صفراوی مزاج والوں کو ذات الجنب کا مرض ہوتا ہے سوائے ان صورتوں کے جو اوپر مذکور ہوئی ہیں اور جملہ اوقات میں ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اور جتنے اقسام کی اور ہوائیں ہیں خواہ شہر او بستیاں اور ریاح جنوبی میں ان سب میں ذات الجنب کی کمی رہتی ہے جن عورتوں کے ایام حیض جاری ہیں انہیں بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اس لئے کہ ان کا مزاج مائل برطوبت ہے اور مراریت ان کے مزاج میں نہیں ہے اگر حوامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا اسی طرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہے اور اگر عارض ہوا تو قاتل ہوتا ہے اس لئے کہ ان کے قوی او اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہیں ذات الجنب کبھی ملتبس اور مشتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہے اس لئے کہ معالیق جس وقت بسبب ورم جگر کے ان میں تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور غشا تک پہنچے گا اس وقت حجاب میں درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہنچے گی لہذا واجب ہے کہ ان دونوں مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کر لیا جائے اور بیشتر التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہے ذات

الجب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونے کے ہوتا ہے اور کبھی اختناق اور تنگی نفس کی وجہ سے اور کبھی ذات الریہ کی طرف منتقل ہونے سے یا سل کی طرف یا غشی کی طرف منتقل ہونے سے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہے جیسا کہ اطبا نے بیان کیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ جس طرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع ضدین کی ہیں پہلی مثال یعنی اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجب کے اس میں مریض بلحاظ نفث دم کے محتاج استعمال ادویہ قابضہ اور حابسہ کا اور بنظر ذات الجب کے محتاج تلیین اور ملینات کا ہے اور دوسری مثال اجتماع حمی یا استسقا اس میں استسقا خواہان دوائے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہے اور حمی محتاج دوائے مبرد اور مرطب کی ہے اکثر اوقات ذات الجب استعمال سے غذائے غلیظ اور مغلظ خون کے مثل قبیط یعنی ناطف کے پیدا ہوتا ہے اور وہ خون غلیظ بستہ ہو کر نواحی صدر اور جنب کی طرف دفع ہوتا ہے علاج ایسی قسم کا ترقیق مادہ ہے بذریعہ حمام کے اور حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنی روغن کی مالش کہ مالش جذب مادہ کرتی ہے اور کبھی اس قسم کی ذات الجب میں فقط فصد کرنے سے اور تدبیروں سے استغنا ہو جاتی ہے علامات ذات الجب خالص کی پانچ علامتیں ہیں تپ کا لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے پسلیوں کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہے اس لئے کہ جب عضو غشائی ہے اور اکثر اس درد کا ظہور سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہے یوں کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا کبھی ہمراہ نخس کے تمدد بھی ہوتا ہے اور بیشتر تمدد میں زیادتی ہوتی ہے تمدد کے ہونے سے یہ بات معلوم کرنی چاہیے کہ مادہ میں کثرت ہے اور نخس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ میں قوت نفوذ اور لذع کی زیادتی ہے ضیق النفس بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور صغر اور تواتر بھی اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے نبض کا منشاری ہونا اور سبب اس کا اختلاف ہے جو ارتفاع اور انخفاض اور سختی اور نرمی میں اجزائے نبض کے

ہوتا ہے اور یہ اختلاف زیادہ تر اونظام سے خارج تر زمانہ منتہی میں بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے اور بسبب کثرت مادہ کے کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض میں خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اس کے بعد کچھ کھانسنے میں برآمد ہوتا ہے اور کبھی ابتداہی سے نفث بھی کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہے اور یہ امر عالمات محمودہ میں سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہے کھانسی کا عارض ہونا اسی وجہ سے ہے کہ ریہ کو بوجہ مجاورت اور قرب حجب اور اضلاع کے ایذا پہنچتی ہے اور مادہ کے ریہ میں نہ ہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذائے مذکور کے اٹھتی ہے اور پھر ترشح مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہے لہذا نفث پیدا ہتا ہے پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ متحلل ہوگیا تو جس قدر فراہم ہو چکا تھا وہ سب پاک ہوگیا ذات الجنب خالص میں ضربان نہیں ہوتا اس لئے کہ عضو ماؤف یعنی عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہے پس شرائین کی کثرت اس میں نہ ہونے سے ضربان بھی نہیں ہوتا ہے اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہے اور تمدد معالیق کا اس لئے کہ الم اور ایذا غشائے مستبطن کی طرف مندفع ہوتی ہے بہر حال ان تینوں وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہے لہذا دونوں میں تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہے اسی طرح ذات الجنب کا اشتباہ انہیں وجوہ سے اور بھی بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہے لہذا اس اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی پر ضرور ہے فرق ذات الکبد اور ذات الجنب میں یہ ہے کہ نبض بیماران ذات الکبد کی موجی ہوتی ہے اور درد میں گرانی ہوتی ہے اور چبھن نہیں ہوتی ہے اور رنگ چہرہ کا مائل بزردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہے اور کھانسی میں کچھ برآمد نہیں ہوتا بلکہ سرفہ ہائے یابسہ ہوتے ہیں جو متواتر نہ ہوں بلکہ دیر دیر میں اٹھیں اور بیشتر زبان میں سیاہی پیدا ہوتی ہے بعد ازانکہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استسقائی ہوتا ہے اور براز کا رنگ کبدی ہوتا ہے اور ثقل اور گرانی جانب یمین میں ایسی ہوتی ہے جو حس لمس سے محسوس نہیں ہوتی کہ چھونے

سے درد اٹھے اور اکثر ذات الکبد میں اسہال ایسا ہوتا ہے کہ براز کا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہے اور اگر ورم حدبہ جگر میں ہو بذریعہ ملمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر او راندرونی رخ میں جگر کے ہو اس کا حال نفس مستقصی یعنی بہت بڑی سانس لینے سے اگر کوئی شے معلق محسوس ہو کھل جاتا ہے ضیق النفس ذات الکبد میں ہمیشہ یکساں اور متشابہ رہتی ہے جملہ اوقات میں او زیادہ شدت اس میں زمانہ منتہی وغیرہ میں نہیں ہوتی اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی میں نفث ہوتا ہے مترجم اوپر ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ کبھی ابتدائے ذات الجنب میں بھی سوکھی کھانسی ہوتی ہے اور اب یہاں بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہے ان دونوں بیانات میں کچھ مغالطہ یا تضاد نہیں ہے اس لئے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کے بمقابلہ ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہیں یعنی جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہ ہونا جس طرح کبھی ابتدائے ذات الجنب میں ہوتا ہے وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہیں بلکہ علامت کمی مادہ ذات الجنب کی ہے متن درد او روجع ذات الجنب میں ناخس اور باخلش ہوتا ہے اور اگر جانب قدام یعنی آگے کی طرف احساس بذریعہ ملمس وغیرہ کے کریں ورم وغیرہ ظاہر ہوگا رنگ اس مریض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق نفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہے علی الاتصال تا اینکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض یہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے ذات الریہ اور ذات الجنب میں فرق یہ ہے کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہے اور درد اس میں ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہے اور ضیق نفس اشد اور سانس میں گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد میں بیان ہوں گے او چونکہ ذات الجنب میں کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہیں مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب غشی ہوں اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دل تنگی ہونی پیاس زیادہ

بھڑکنی سحنہ کا تغیر مختلف الوان کی طرف حمی کی شدت اور قے مراری کا ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبوں حالی کہ ان سب کا سبب یہی ہے کہ صدر کو مشارکت اعضائے رئیسہ سے ہے اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو انہیں اعضا سے ہے پس جب اس طرح کا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب میں ہوا واجب ہے کہ ان دونوں میں بھی تفرقہ کامل دریافت ہو جائے منجملہ فرق کے جو درمیان سرسام یعنی ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہے وہ یہ ہے کہ اختلاط ذہن سرسام میں پہلے عارض ہوتا ہے اس کے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہے پس تنفس اس میں اسلم ہوتا ہے اور فساد تنفس اس میں اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہے اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اس کے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونوں آنکھوں کی سرخی اور اوپر کی طرف کھچنا اور برسام میں اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہے حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہیں ہوتا ہے بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہے مگر ذات الجنب اور برسام میں پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہے اور اول مرض میں تمدد اور کھچاؤ مراق کا پیدا ہوتا ہے کہ اوپر کی طرف چڑھے کھچے جاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ ورم پیدا ہونے کا تمدد ہو اور وجع ناخس بھی ہوتی ہے ایضاً دوسرا فرق یہ ہے کہ سرسام میں نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہے اور ذات الجنب میں نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہے اور تواتر نبض کا بغرض تلافی اور تدارک ان امور کے ہوتا ہے جو صغیر ہونے سے پیدا ہوئے ہیں ذات الجنب جب شدید ہو اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہے اس کے شدید ہوتے ہیں اور زبان میں خشکی اور خشونت آجاتی ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ہو سرخی چہرہ اور آنکھوں میں نمایاں ہو جاتی ہے اور شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنی پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنی براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہے علامات اصناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے اگر ذات الجنب خالص نہ ہو بلکہ غشا مجلل یعنی اس جھلی میں جو اضلاع

اور عضلات خارجہ کو ڈھانپے ہوئے ہے اس میں ورم ہو اور جو علامات اس کے خاص ہیں وہ سب موجود ہوں اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو زیادہ نہ ہو پس جو ورم غشاء خارجی میں ہے اس کا احساس **ملمس** سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہو جائے گی اس وقت حس بصر سے بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اس طرح شگافتہ ہوگا کہ اس کی آلائش بیرون جلد کی طرف آئے گی اور نفث مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت نہ ہوگی یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ کیا جاتا ہے اور جو ورم **عضل** خارجہ میں ہوگا اس میں ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو یہ ورم **عضل** باسطہ میں ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم **عضل** قابضہ میں ہوگا یہ اوپر بیان ہو چکا کہ یہ دونوں **عضل** موجود ہیں طبقہ داخلی اور خارجی میں دبانے سے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہو سکتی ہے ذات الجنب غیر خالص میں اس قدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریۃ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض حمی کے نہیں ہوتے جس قدر ذات الجنب خالص میں یہ شدائد ہوتے ہیں بیشتر اس میں نبض لین ہوتی ہے یعنی جس وقت ورم **عضل** میں ہو اور اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہے جو مواضع مذکورہ اورام ذات الجنب سے علاوہ ہے یا کسی اور سبب سے تپ میں شدت ہوتی ہے جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلائے گا جس وقت کہ وجع ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورہ بالا موجود ہوں اکثر ذات الجنب غیر حقیقی میں درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہے جو قسم ذات الجنب خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہو اس میں درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور اعراض میں شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہ ہوگی جس قدر اور اقسام میں ذات الجنب کے ہوتی ہے

بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہ ہوگی جب تک فضلہ یعنی مادہ زائدہ کہ **عضل** متعفن ہو جائے پھر اس وقت حمی میں شدت ہوگی اور زیادہ قوی ہو جائے گی اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر میں ہو درد و ترقوہ یعنی جنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اسی قدر مختلف ہوگی جس قدر اختلاف مماسۃ اور لگنے میں اجزائے ترقوہ سے ہوگا اور جس قدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہونے اجزا کا جس میں ہو اور ضربان اس میں ہرگز نہ ہوگا درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہے کبھی اور ان اعضائے خمیہ کے ورم سے جو پسلیوں میں ہیں اور اس میں زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہیں ہے علامات ردی اور سلیم کی سلامت حال مریض اور قسم سلیم پر ذات الجب کی **دلیل** ہے نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بہ سرعت برآمد ہونا اور نضج یعنی پختہ ہونا کہ سفید اور چکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اس میں منشاریت اور صلابت زیادہ نہ ہو درد میں بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے ساتھ ہوں اور نیند اچھی طرح آئے سانس کی آمد و رفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جائے اثر دوا کو قبول کرے مریض اس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اسے پہنچی ہے سارے بدن میں حرارت نرمی کے ساتھ یکساں اور برابر ہو پیاس اور کرب میں بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت ستودہ پر ہو بول میں نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض میں ہے جس طرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداوت کی ہے رداء اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اس میں ہونا یہ بھی علامت ردی ہے نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہے اور ذات الجب کو نافع ہے ذات الجب ردی اور خراب وہ ہے کہ اعراض اور دلائل اس کے قوی اور شدید ہوں اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر میں اگر آئے بھی تو ناپختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ اور اس کی لزوجت اور بہ عسر و دشواری برآمد ہونے میں اور خنق کے پیدا کرنے میں زیادتی ہوتی جائے یا اینکہ جملہ علامات جیدہ کے اضداد پیدا ہوں جنہیں ہم بیان کر چکے منجملہ علامات ردی کے یہ ہیں کہ بول عکر

یعنی پیشاب میں ذرد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی شراب کے اور قسم اس کی دموی ہو اس لئے کہ ذات الجب دموی میں ایسا بول درزہائے دماغ میں التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہے منجملہ علامات ردی کے یہ ہیں کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے ہو کہ پیچھے کی طرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جائے اور جس وقت اس پہلو پر لیٹے جس کو مرض نے ماؤف کر رکھا ہے درد کی شدت ہو پھر جس وقت مریض ہذا پر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہو گیا ہے اور یہ علامت ردی ہے اور حدوث اسہال کا اول مرض میں علامت جیدہ ہے بلکہ ایک امر نافع ہے اور جو اختلاف یعنی اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اس کی موجودگی میں عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہ ہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اس کی موجودگی میں عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہ ہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہے شراسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجب میں اکثر دلالت کرتا ہے کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہے پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہے اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض میں اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہے منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہے کہ وہ خراجات بحرانی جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجب سے یقین تھا اندر کی طرف بیٹھ جائیں اور ابھی تپ میں سکون نہ ہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہ ہوا ہو اس لئے کہ یہ اندر ہو جانا اخراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہے اس لئے کہ اس میں ضرور ہے کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا اور بموجب بیان بالا یہ نکس قاتل ہے وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نضج کے ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجب میں اگر نفس نہ ہو یا تو وہ قسم ذات الجب کی نہایت

ضعیف ہے اور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہے یا وہ قسم خبیث ہے اور روایت مادہ کی اس میں زیادہ از حد ہے دلیل ان دونوں دعوے کی بطور لفونشر مرتب کے یہ ہے کہ ضعیف اس وجہ سے ہے کہ مادہ میں کثرت معتد بہ نہیں ہے کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو یا اس قدر عاصی اور نا قابل ہے کہ نفث کے ذریعہ سے اس کا اخراج ممکن نہیں ہے پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا بقراط نے کہا ہے کہ اکثر ذات الجنب میں نفث جید اور آسانی دفع ہوتا ہے اور اسی طرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہے مگر پھر اسی قسم میں ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہیں جو قاتل ہیں مثلاً ایک اصنف ایسی ہوتی ہے کہ درد اس میں مائل بطرف خلف کے ہوتا ہے اور پشت مریض کی یہ حالت ہو تی ہے جس طرح صدمہ ضربہ کا اسے پہنچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہے ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہے بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مر جاتا ہے اور کمتر یہ مرض بحران روز چہاردہم کو پہنچتا ہے اور اگر ساتواں روز گزر جائے اور موت واقع نہ ہو نجات مرض سے اکثر ہو جاتی ہے اور اکثر ایسے مریض کے دونوں شانوں کے درمیان میں حمرہ ظاہر ہوتا ہے اور دونوں شانہ اس کے خوب گرم ہو جاتے ہیں اور بیٹھنے پر اس کو قدرت نہیں ہوتی ہے پھر اگر شکم بھی اس کا گرم ہو جائے اور براز اصفر خارج ہو مر جائے امگر اینکہ ساتواں روز گزر جائے اور بچ جائے اسی قسم میں اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازاں درد کی شدت ہو تیسرے روز مر جائے گا اور اگر تیسرے روز بچ جائے صحیح او تندرست ہو جائے گا ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہے کہ اس میں ضربان ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترقوہ سے تا بہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہے اور تھوک اس میں صاف اور بے آمیزش کسی شے کے آتا ہے اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہے ایسی قسم ھی قاتل ہے اس لئے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہے اگر ساتواں روز گزر جائے پھر نجات ہو جاتی ہے علامات اوقات اربعہ ذات الجنب کے جب تک نفث بر آمد نہ ہو یا بر آمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ بر آمد ہو خواہ ایسا ہو جس کو بزاق کہتے

ہیں بنابراس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کریں گے یہ زمانہ ابتدا کا ہے اور جس وقت سے نفس کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیر اعراض میں بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکل کر خشور کی طرف بڑھے اور سہولت اس کے خروج میں آتی جائے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بزردی مناسب اسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ ازدیاد کا ہے مترجم زردی مناسب سرخی کے وہی ہے جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات میں ثابت ہوا ہے کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت سے زردی پس نفث میں جس درجہ کی سرخی تھی اس کا زوال اگر تدریجی ہوتا ہے تو علامات محمودہ سے ہے ورنہ فوراً اور دفعتہً سرخی زائد سے اتر کر زردی خفیف کی طرف آنے سے دلالت اس امر پر ہوگی کہ برودت بیش از حد نے خارج سے یا موت نے حرارت غریزی سے اس کو پیدا کیا ہے طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات مقام بول میں مفصلاً مذکور ہو چکا ہے وہاں اسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث میں ہو اس واسطے لگائی ضرور تھی کہ جس نفث میں بالکل سرخی نہ ہو اور دفعتہً اس میں زردی پیدا ہو جائے اولاً تو علامات ردی سے ہے دوم اسی زمانہ ازدیاد میں شامل کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے متن پھر اگر بیار نفث نضج اور پختہ بآسانی تھوکنے لگے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے علامات نضج میں معہذا مقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضج کا وہی زمانہ ہے پھر جس وقت کہ نفث میں کمی ہو اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اسی قدر باقی رہے اور درد بھی نہ ہو اور اعراض میں بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہے پھر جب نفث کی آمد بند ہو جائے اور اس کے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہو چکے ہوں اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سے نہ باقی ہو یہ زمانہ انتہائے انحطاط کا ہے علامات اصناف ذات الجنب کے بحسب اسباب کے جن چیزوں سے استدلال سب فاعلی پر ذات الجنب کے کیا جائے وہ نفث ہے بنظر لون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اونو بہ سے تپ کے

بھی استدلال کیا جاتا ہے پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی ہے اس مرض کی پیدائش ہے اور اگر زردی رنگ میں نفث کے ہو مادہ صفراوی ہے اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہے دموی اور صفراوی سے مرکب ہے اگر رنگ میں نفث کے بیاض ہو اور یہ سپیدی نضج سے پیدا نہ ہوئی ہو مادہ بلغمی ہے اور اگر مائل بہ سواد اور کمودت از خود ہو اور کسی شے نافع اور رنگ دہندہ کی وجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادہ سوداوی ہوگا ایضا درد قسم بلغمی اور سوداوی میں اکثر اوقات منتقل اور مائل نبرمی ہوتا ہے اور دموی اور صفراوی میں متصعد اور ملتہب ہوتا ہے ایضاً اگر تپ شدید ہو مواد حار سے ہے اور اگر زیادہ شدت تپ میں نہ ہو مواد باردہ سے ہوگا اور اکثر نوابِ حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہے علامات انتقال اگر مریض ذات الجنب سے نفث محمود اور سریع برآمد نہ ہو اور پردہ روز کے اندر نفث میں استنقا یعنی صفائی مادہ سے حاصل نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب جمع ہونے مادہ پر منتقل ہوا ہے اور شروع یعنی ابتدائے جمع میں اس کے تصعد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اس کا اور تضاعف نفس کا بروقت بسط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمی کی اور خشونت زبان خاص کر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہیں اور ان کے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل اور بیداری اور گرانی موضع ماؤف میں ہوتی پھر جب ورم مجتمع ہو جائے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ میں سکون پیدا ہوگا اور درد بھی ٹھہر جائے گا اور گرانی مذکور بڑھ جائے گی اور جب ورم شگافتہ ہوگا تو ٹے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور مختلف ہونا عارض ہو گا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی اور اکثر بسبب لذع مادہ یعنی مدہ مذکورہ کے جو اعضائے قریبہ کو کرتا ہے اور بسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے پاک نہ ہو سل کی طرف منتقل ہوگا شگافتہ ہونا ورم مقیح کا کمتر ساتویں روز سے گیارھویں رزتک واقع ہوتا ہے اور اکثر یہ

ہے کہ ساتویں روز سے اکیسویں روز تک اور چالیسویں روز اور ساٹھ دن تک جس قدر عوارض جمع کے شدید ہوں گے اسی قدر انفجار جلد تر ہوگا اور جس قدر عوارض میں نرمی ہو گی اسی قدر شگافتہ ہونے میں تاخیر ہوگی خصوصاً حمی کی تیزی اور نرمی ان سب عوارض میں زیادہ تر ملحوظ ہے جس وقت علامات ہائلہ خوف دہندہ عارض ہوں اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ میں تھے ان علامات ہائلہ سے اب کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہے کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ کی نہیں ہے جس قسم میں ذات الجنب کے درد میں سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہو جانے فصد کے اور اسہال طبعی اور صناعی خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اس قسم کو زمانہ تقیح یعنی ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قاتل ہونے کے امید کرنی چاہیے جیسے دلائل اس وقت موجود ہوں جو ذیل میں بیان ہوتے ہیں اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جائے او خصوصاً جس وقت اس کا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اس کی ہے بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذال الریہ کی طرف ہو اور تقیح بھی ہو اور مریض سل میں پڑ گیا ہو اور مجملا یہ ہے کہ اگر اس وقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہوں اور پھر سکون درد میں نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہ ہو وہ ورم مائل تقیح کی طرف ہوگا اور اگر دلائل سلامت کے نہ ہوں ثبات قوت اور بقائے شہوت وغیرہ سے اور درد میں بھی باوجود ہمہ تدبیرات کمی نہ ہو یہ علامت منذر اس کی ہے کہ ورم قاتل ہے اور منذر اس کی ہے کہ پہلے غشی واقع ہوگی علاوہ یہ ہے کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہو جاتا ہے اور دونوں رخساروں پر سرخی آ جاتی ہے بسبب اس کے کہ ان کی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہے اور انگلیاں بھی اسی سبب سے گرم ہو جاتی ہیں جب یہ ورم فضائے سینہ کی طرف شگافتہ ہوتا ہے پہلے تو ہم اور دھوکا خفت کا ہوتا ہے اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہومہ رہتی ہے اور اس کے بعد انجام میں حال مریض کا ابتر اور خراب ہو جاتا ہے جس وقت ورم شگافتہ ہوتا ہے

نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہے نظر آتی ہے کہ ضعیف اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہو جاتی ہے اس لئے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہے بسبب استفراغ کے اور انطفاء حرارت غریزیہ کا ہوتا ہے اور بموجب بیان بالا نافض بھی پیدا ہوتا ہے کہ تابع اس کے تپ ہوتی ہے بسبب لذع اخلاط کے اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت ضعیف ہو اس وقت ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد میں شدت پیدا ہو اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بہ غشی ہے اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب میں ہونا چاہیے ویسا نہ ہو پس بیشتر منذر سبات اور تشنج کا ہوگا یا بطوء نضج پر دلیل ہوگا سبات کا حدوث اس وجہ سے ہے کہ دماغ قبول ایسے انجرہ کو کرتا ہے جو رطب ہیں اور لامحالہ ان میں زیادہ حدت نہیں ہے ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہوتا اور قبول کرنا انجرہ کا اس وقت میں ہمراہ ضعف دماغ کے ہے لہذا اعصاب میں ان انجروں کو دفع نہیں کرسکتا ہے پس سبات عارض ہوتا ہے اور تشنج اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ قوی ہے پس ان انجروں کو اعصاب میں دفع کرتا ہے اور یہ کیفیت بطوء نضج پر بسبب غلظت مادہ کے دلیل ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہیں ہوتا اس لئے دماغ اور اعصاب قوی ہیں جو قبول مادہ نہیں کرتے اور بیشتر یہ کیفیت منذر بہ تشنج ہوتی ہے جس وقت کہ نفس میں تنگی بشدت ہو اور حمی زیادہ قوی نہ ہو اگر مرض میں کسی قدر سکون پیدا ہو اور تخفیف نظر آئے اور نفس برآمد نہ ہوتا ہو بیشتر سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہو گیا ہے اور اختلاف مراری رقیق اس وقت ظاہر ہوگا یا بول غلیظ اور اگر ان دونوں میں سے کچھ واقع نہ ہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا اگر مراق اور شراسیف میں تمدد پیدا ہو اور حرارت اور ثقل بھی اس کے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج ارنبتین کے نزدیک پیدا ہو گا یا ساقین کے نزدیک مگر ساقین کی طرف خراج کا مائل ہونا سلامت حال مریض پر زیادہ دلیل ہے اور ایسے ہی وقت میں کہ میلان مادہ کا ساقین کے خراج پر ہو بقراط

اجازت دیتا ہے کہ بذریعہ خربق کے اسہال پیدا کیا جائے پھر باوجود خفت او سکون مرض کے اگر عسر نفس زائد اس عسر نفس پر جو ذات الجب کے مرض میں ہوتا ہے پیدا ہو اور ضیق صدر اور دردسر اور ترقوہ میں گرانی اور پستان اور ساعد میں بوجھ اور ساعد میں بوجھ اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر بہ میلان مادہ جانب ہر دو گوش اور جانب سر کے ہیں اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات میں یعنی پس گوش خواہ سر میں نہ کسی قسم کا ورم اور نہ خراج پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کی طرف رجوع کرتا ہے اور قتل کرے گا کلام جامع اوصاف نفث کا جو ذات الجب اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ میں برآمد ہوتا ہے نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے دن شروع ہوتا ہے افضل اقسام نفث وہی ہے جو بسرعت اور سہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہے جو سفید اور چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اس میں لزوجت اور چسپیدگی نہ ہو بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہے جو اسی نضج کے قریب اوصاف میں ہو کہ ثوران اخلاط میں اس کا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہے اگر ان میں ثوران ہو اور سہر یعنی بے خوابی خواہ اور اعراض ردی میں سکون پیدا کرے گا اور قریب ایسے نفث کے جودت میں وہ نفث ہے جو اوائل ایام میں سرخی یا زردی کی طرف مائل ہو اور اس کے بعد وہ نفث ہے جو زبدی ہو اور اس میں بعض اوصاف حمیدہ مذکور بالا بھی ہوں سبب زبدی ہونے کا یہ ہے کہ اس خلط میں ایک شے رقیق ہوتی ہے کہ اس میں ہو مل جاتی ہے اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہے پھر اس پر بھی زبدی نفث چنداں جید نہیں ہے بلکہ مائل بردائت ہے ادا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہے کہ اول میں سرخ اور احمر خالص بے آمیزش بیاض کے ہو یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سفید اور لزج اور مستدیر ہے اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہے خصوصاً جو بدبو ہے اصفر بہ نسبت اسود اور سیاہ کے بہتر ہے اور اس نفث غلیظ سے بہتر ہے جو مد حرج یعنی پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو اسی گول اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہے جو

نفث احمر سے اچھی ہے اگر چہ خود یہ مستدیر ارڈا اور خراب تر ہے اور دلالت کرتا ہے غلظ مادہ پر اور استیلائے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہے اور طول مرض پر اور انجام اس کا بطرف سل کے ہوتا ہے یا ذبول واقع ہوگا سرخ نفث بہ نسبت زرد کے بہتر ہے اس لئے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل یہ دونوں بہ نسبت صفرا کے نرم اور لین ہیں اور ان کا دورد اور انتقال اعضائے اندرونی پر چنداں موذی نہیں اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہے سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید پر دلالت کرتا ہے کسی نفث کی روائت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو بآسانی اس کا خروج زائل نہیں کرسکتا ہے یعنی فقط سہولت خروج سے بشرطیکہ اور اوصاف روائت موجود ہوں اس نفث کی روائت کم نہیں ہوتی جس نفث میں بوئے بد آتی ہو وہ بھی ردی ہے انتقالات جو ایسے نفثہائے ردیہ کے خراج وغیرہ کی طرف ہوتے ہیں وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہیں نہ بسبب نضج کے جو نفث کہ اس کے ہمراہ اذیت موجود رہے وہ بھی جید نہیں ہے عادات سے اطبا کی یہ ہے کہ جو رطوبت سادج کہ اس میں کوئی شے غریب اور نضج یافتہ آمیختہ نہ ہو یا اس میں کسی قدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہ ہو ایسی رطوبت کا نام بزاق یعنی تھوک رکھتے ہیں اور نفث اسے نہیں کہتے پس ایسی رطوبت جس کا نام بزاق ہے اگر ہمیشہ نکلتی رہے اور کسی شے کی اس میں آمیزش نہ ہو اور نہ کوئی حالت دیگر اسے عارض ہو دلیل اس پر ہو گی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہے ابھی نضج پا رہی ہے اور بدیر نضیج ہو گی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہے اور اگر بے نضج کے اس میں روائت ہو ہلاک مریض پر دلیل ہو گی خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اس کے رنگ سے بھی ہے اور قوام کی غلاظت اور رقت سے بھی ہے اور شکل کے مستدیر ہونے اور مستدیر نہ ہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہے نفث مالح اور شور نزلہ اکال پر دلالت کرتا ہے نفث خلط غلیظ کا بلکہ قیح کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہیں ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنی زرداب کے ہوتا ہے جو بدن سے ان لوگوں کے کھنچ کر نکلتی ہے جن کی عمر

تنیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہے اور ریاضت ان لوگوں نے کر دی ہے لہذا افضاء سینہ میں زرد آب فراہم ہوتا ہے اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہے ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ دن کے اندر مرض استسقا عارض ہو جائے گا لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہیں ہے بحرانات کا بیان ذات الجنب میں اگر بروز اول شے رقیق غیر نضیج بذریعہ نفث کے خارج ہو اس کا بحران گیارھویں روز ہو گا خواہ چودھویں روز اور اگر چوتھے روز کے بعد بھی نفث نہ ہو بعد ازاں پانچویں سے آخر روز میں خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہو اور اس میں کی قدر نضج بھی پایا جائے اس وقت بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہے کہ بیس روز سے چونتیس روز کے اندر بحران واقع ہو گا اور اگر نفث میں نضج نہ ہو تو مرض میں طول ہو گا اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہے مگر امید صحت کی قوی ہے خصوصاً اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہوں مثل قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنی شباب کے لیکن اگر ساتویں روز تک نفث برآمد نہ ہو خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہو وہ بھی غیر نضیج اور تمام کہ وہ خلط ساذج یعنی بزاق کے مثل ہے پس اگر ایسی صورت میں قوت میں ضعف بھی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجودہ نضج یافتہ نہ ہو گا مگر زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اس میں نضج پیدا ہو اس میں ردائت آ جائے گی پس چودھویں روز سے زیادہ تجاوز نہ کرے گا اور بیشتر روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہو گی اس لئے کہ بحران تو اس کا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہے اور طبیعت ضعیف ہے کہ اتنی مدت تک سلیم رہنا اس کا متوقع نہیں اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہوں اور نیند اور سانس کا حال مناسب طور پر نظر آئے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہے امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گزرے گا مگر بعد اس کے پھر موت واقع ہو گی اور یہ سب احکام اسی وقت صحیح ہیں کہ مادہ صفرائے حادے ہو یا خون صفراوی سے المختصر اطول بحران ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک بھی پہنچ جاتا ہے

جالینوس نے کہا ہے ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی بذریعہ نفث پاک ہوا ہے اور تیسواں روز جب آیا ہے تو اس مرض نے بحران نام پایا ہے اور ہم بھی کہہ چکے ہیں کہ نفث سا ذج بزاتی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے یعنی ہم کو بھی رائے جالینوس سے اتفاق ہے کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہوگئی کہ اس کی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہوگیا یعنی جلدتر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر میں بحران واقع ہوا مثلاً اگر نفث اور احوال کو دلالت تھی کہ بروز چواردھم بحران ہوگا اور ساتویں روز نفث اسود ظاہر ہو خصوصاً خراب دن میں یعنی آٹھویں روز پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہے کہ بحران ردی چودھویں روز سے مقدم ہے اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا ہوئی جو نضج محمود پر دلالت کرتی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھویں روز سے متاخر ہوگا اور بحران جید مقدم اس سے ہوگا یعنی روز چہاردہم سے ذات الریہ کا بیان ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ میں پیدا ہوتا ہے کبھی تو ابتداءً اس کا حدوث ریہ میں ہوتا ہے اور کبھی حدوث اس کا تابع ان نزلات کے ہوتا ہے جو ریہ پر گرتے ہیں یا خوانیق جو مستقل ہو کر ریہ کی طرف پہنچتے ہیں خواہ ذات الجب کا انتقال ریہ کی طرف ہوتا ہے ایسے انتقالات ردیہ ساتویں روز تک قتل کرڈالتے ہیں اگرچہ طبیعت قوی بھی ہو کہ نفث مادہ کردے اس لئے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کی طرف منجر ہوتے ہیں ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہے مگر اکثر خلط بلغم سے اس لئے کہ ریہ عضو سخیف اور متخلخل ہے کمتر اس میں خلط رقیق محتبس ہوئی ہے جس طرح ذات الجب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہے برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور مستحکم ہے کمتر اس میں کوئی خلط سوائے خلط حاد اور لطیف یعنی صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہے یعنی ورم فلغمونی سے کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہے اور یہ قسم قتال او اکثر مہلک ہے کہ حدت

اس میں زیادہ ہوتی ہے اور قلب کے قریب ہے اور مشروبات ادویہ سے انتفاع اس میں نہیں ہوتا اسی طرح ضماد کی دواؤں سے نفع نہیں ہوتا اس لئے کہ پلانے کی دوا ریہ میں جو پہنچتی ہے اتنی تبرید پر باقی نہیں رہتی کہ مقابلہ اس حرارت کا کرے جو اس ورم میں ہے بوجہ کسر و انکسار کے جو ریہ میں پہنچنے سے پہلے معدہ وغیرہ میں اس دوائے مشروب کا ہو جاتا ہے او ضماد سے بھی وہ تبرید جو مقابل حرارت مذکور کے ہو حاصل نہیں ہوتی ذات الریہ کبھی بذریہ تحلل کے زائل ہوتا ہے اور کبھی انجام کار میں تقیح پیدا ہوتا ہے اور کبھی صلابت اس میں آ جاتی ہے اور اکثر خراجات کی طرف اس کا انتقال ہوتا ہے مثلاً خراج رجلین اور ابتین کی طرف اور کبھی قرانیطس کی طرف منتقل ہوتا ہے اور یہ انتقال ردی ہے اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف ہوتا ہے اور یہ انتقال بہت کم بہ ندرت ہوتا ہے او کبھی ذات الریہ خدر کی طرف منجر ہوتا ہے جیسے کہ ذات الجنب میں مذکور ہو چکا اور یہ مرض یعنی ذات الریہ خدر کو اکثر اپنے زوال کے بعد چھوڑتا ہے اس لئے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہے رعاف کا نفع ذات الریہ میں اس قدر نہیں ہے جس قدر ذات الجنب میں ہے اس لئے کہ دونوں مادہ میں اختلاف ہے ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہے اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ سے بعد ہے بہ نسبت جذب اس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب میں ہوتا ہے پس مادہ بھی جذب قریب میں زیادہ کھچے گا اور نفع کم اور زیادہ ہونا تابع کثرت اور قلت جذب کے ہے علامات ذات الریہ کے (۱) حمی حادہ بسبب قرب قلب کے اور حمی اس وجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہے احشا میں ضیق (۲) نفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سیدھا ہو تب کسی قدر سانس آتی ہے بسبب ورم کے اور اس وجہ سے کہ ورم نے مسالک اور راہوں میں سانس کے تنگی پیدا کی ہے (۳) حرارت نفس میں شدید ہوتی ہے (۴) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ میں کثرت ہے ایسے عضو میں جو بذاتہ حساس نہیں ہے مگر جو غشا اور جھلی اس عضو

پر لپٹی ہے اس میں حس ہے (۵) تمام سینہ میں تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے (۶) درد جو سینہ سے لے کر استخوان سینہ اور پشت تک ممتد ہوتا ہے اور کبھی اسی درد کا احساس بین الکتفین تک بھی ہوتا ہے (۷) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوہ اور پستان کے محسوس ہوتا ہے یا تو متصل بہ ضربان موجود رہتا ہے یا بروقت کھانسے کے چمک جاتا ہے (۸) مریض کو برداشت اور تحمل کسی بھل لیٹنے کی نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ پیٹھ کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے میں اختناق عارض ہوتا ہے (۹) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہو جاتی ہے بعد ازاں سیاہ ہو جاتی ہے اور ایک کیفیت اس کی زبان میں یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ اگر ہاتھ سے اسے مس کریں ہاتھ چپکا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہے (۱۰) بیشتر تمدد میں اور امتلا میں ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہے (۱۱) دونوں رخساروں میں سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہے بسبب اس کے کہ صعود بخارات ان اعضا میں ہوتا ہے اور یہ دونوں اعضاء لحمی اور متخلخل ہیں اور مثل حیبہ کے جلدیت میں نہیں ہیں اور بیشتر یہ سرخی رخساروں کی اس قدر شدید ہو جاتی ہے کہ اشتباہ مصبوغ یعنی کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخساروں پر ہوتا ہے (۱۲) کبھی بخارات کے چڑھنے سے ایسی کیفیت ہوتی ہے جیسے ایک آگ روشن ہو کر اوپر کو چڑھے (۱۳) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہے (۱۴) آنکھوں میں تہیج اور حرکت میں آنکھوں کی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور پلکوں میں بوجھ پیدا ہوتا ہے سبب اس کا بھی صعود بخارات ہے (۱۵) طبقہ قرنیہ میں مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور حدقہ چشم میں ایک کیفیت مشابہ جوظ کے جس کو آنکھیں پتھرانا بولتے ہیں پیدا ہوتی ہے اور متہند ادسومت اور چکنائی سی اس میں ہوتی ہے (۱۶) رقبہ گندہ اور موٹا ہو جاتا ہے (۱۷) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہیں سبات بھی پیدا ہو جاتا ہے جب کہ ورم حادنہ ہو (۱۸) کبھی ہمراہ اس مرض کے برد اطراف بھی ہوتا ہے یا مراد یہ ہے

کہ ہمراہ سبات کے بر داطراف ہوتا ہے (۱۹) نبض اس مرض میں موجی اور لین ہوتی ہے اس لئے کہ ورم عضو نرم یعنی ریہ میں ہے اور مادہ بلغمی بھی رطب ہے اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہے کہ انبساط واحد میں اس کا اختلاف ظاہر ہوتا ہے اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ذوقرعتین بھی ہو جاتی ہے اور یہ امر یعنی ذوقرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد میں ہوتا ہے اور کبھی بسبب انبساطات کثیرہ کے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور کبھی انبساطات کثیرہ میں ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہے کبھی اس مرض میں نبض کی وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہے بھی پیدا ہوتی ہے نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہے اس لئے کہ حاجت شدید ہے اور آلہ بسبب مادہ بلغمی کے نرم اور مطیع ہے ہاں اگر قوت بدرجہ انتہا ضعیف ہو جائے اس وقت عظیم نہ رہے گی ۔تو اتر نبض کی یہ کیفیت ہے کہ اس میں شدت اور کمی بحسب حمی کے ہوتی ہے اور بحسب حاجت اور بحسب کفایت قوم کے اس مقدار اعظم کو خواہ قبد رعجز قوت کے عظم مطلوب ہے ۔

مترجم

مراد یہ ہے کہ تو اتر قائم مقام عظم کے ہوتا ہے پس جس قدر طاقت احداث عظم پر قادر ہے تو اتر کم ہوگا اور جس قدر طاقت میں ضعف ہے تو اتر زیادہ ہوگا کہ قائم مقام عظم کے ہو ۔

متن

بقرط نے لکھا ہے کہ جب ان بیماروں کے شدین اور پستانوں کے قریب خراجات حادث ہوں یا قریب شدیین کے اور ان خراجات ساق میں پیدا ہوں یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہے اگر ذات الریہ بہ ندرت ذات الجنب کی طرف منتقل ہو ضیق النفس میں کمی ہو جائے گی اور خز یعنی خلش اور چبھن پیدا ہوگی نفث بھی ان لوگوں کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہے جس طرح ذات الجنب میں بھی نفث کا یہی حال ہے اور اکثر نفث ذات الریہ میں بلغمی ہوتا ہے وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کے ہوتی ہے خواہ شبیہ حمرہ کی اس میں ضیق النفس اور ثقل محسوسہ سینہ میں کمتر ہوتا ہے لیکن التہاب اس میں

زیادہ ہوتا ہے اور نہایت شدید ہوتا ہے علامات انتقال اس ورم کے تقیح کی طرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہیں اسی انتقال تقیح میں اور وہ مماثلت اور مشابہت اس امر میں ہے کہ تپ میں کمی نہیں ہوتی اور نہ درد میں اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ اور ذی رسوب کے خواہ براز کے بمقدار معتد بہ ہوتا ہے جب ایسے علامات کی موجدگی میں مریض کو سالم اور قوی دیکھا جائے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خراج کی طرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج کے اوپر کے اعضا میں پڑیں یا اسفل کے مقامات میں حادث ہوں جیسے علامات اس وقت پائے جائیں جو ذات الجنب کے بیان بہ تصریح مذکور ہو چکے ہیں اور اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہ ہو تو ہلاکت واقع ہوگی جس وقت بصاق اور تھوک مریض کا حلو یعنی شیریں ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہو گیا اگر چالیس روز میں نقائے تام ہو جائے تو خیر ورنہ مرض میں طول ہوگا اور جب طول ہوگا زمانہ میں ذات الریہ کے دونوں پاؤں میں تہبج پیدا ہوگا خصوصاً اطراف میں اور جب میلان مادہ کا مثانہ کی طرف ہو امید سلامت زیادہ کرنی چاہیے۔

ورم صلب ریہ کا

کبھی ریہ میں ورم صلب پیدا ہوتا ہے دلیل اس پر ضیق النفس کے ہمراہ یہ ہوتی ہے کہ ریہ کا حجم بڑھتا چلا جاتا ہے بحسب طوالت ایام کے اور گرانی اور نفث میں کمی بھی ہوتی ہے اور خشکی کی شدت اور کھانسی متواتر اٹھا کرتی ہے اور کبھی کھانسی میں بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہے اور سینہ میں حرارت کم رہتی ہے۔

ورم رخو ریہ کا کبھی ورم نرم ریہ میں پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل ضیق نفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ میں بدون حرارت کثیر کے اور چہرہ کا سرخ نہ ہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہونی۔

ثبور جو ریہ میں پیدا ہوں کبھی ریہ میں ثبور یعنی پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں اس کی

شناخت یہ ہے کہ ضیق نفس بسرعت اور تواتر ہوتا ہے اور گرانی محسوس ہوتی ہے اور سینہ میں حرارت اور التہاب بدون اس حمی کے ہوتا ہے جس کی حرارت تمام جسم میں عام ہو۔

اجتماع ماء کا ریہ میں کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ میں فراہم ہو جاتی ہے دلیل اس پر ملیلہ یعنی وہ بے چینی جو تپ کی آمد میں ہوتی ہے اور پھر حمی ندم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق مائی اور یہ کہ حال اس کا مثل حال مستسقے کے ہوتا ہے۔

قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت جس وقت قصبہ ریہ میں ورم عارض ہوتا ہے علامت اس کی حمی ضعیف اور پربان وسط میں ابط یعنی زیر بغل کے اور درد اس لئے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس بذاتہ نہیں ہے مگر یہ درخفیف ہوتا ہے اوران سب امور کے ہمراہ جگہ یعنی کھجلی بدن میں پیدا ہوتی ہے اور بحتہ الصوت بھی پیدا ہوتا ہے پھر اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی متقرح ہو جائے اس کی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہے اور نفث قلیل ہوتا ہے۔

تقیح اور جمع مدہ کا بیان تقیح کلام اطبا میں دو معنے پر بولا جاتا ہے اول معنے عام لغوی جن کا ہر مقام پر استعمال ہے جب ورم مجتمع ہو اور اس میں ریم پڑنے لگے دوسرے معنے تقیح کے جو اصطلاح خاص اطبا کی ہے کہ تقیح کا استعمال امراض صدر میں کرتے ہیں اور مراد یہ ہوتی ہے کہ جو فضا اور خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہے اس تقیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہے اور یہ امتلا یا دونوں جانب میں اسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد میں۔

اسباب اس امتلا کے یہ ہیں یا نزلہ ہے جو ریزش مادہ کی دفعتہً کرتا ہے یا قروح ریہ کے ہیں کہ ان میں مدہ خواہ زردات ہے کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہے بعد ازاں بذریعہ نفث کے دفع ہو جاتا ہے یا یہ امتلا کسی ورم نواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر تقیح اسی کا نام ہے اور اس انفجار سے جو شے کہ

فضائے مذکور میں جمع ہوتی ہے وہ یا تو مدہ نفیچہ ہوتی ہے خواہ ایک شے مثل دردی کے ہوتی ہے اسی شے کے احوال چار طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) یا اس قدر کثیر ہو کہ اس کے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جائے اور مریض کو ہلاک کردے اس حالت کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ نفس میں تنگی آجاتی ہے اور نفث بھی ہو رہا ہو بس یونہی ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہو جاتی ہے۔

(۲) یا اس شے کے اجتماع سے ریہ میں عفونت آجائے پس مرض سل پیدا ہو گا۔

(۳) یا بذریعہ نفث پے درپے کے جو بسہولت آتا ہے سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہو جائے۔

(۴) یا بذریعہ عرق عظیم اور شریان عظیم کے جو مثانہ تک ہے یہ مادہ براہ بول غلیظ کے دفع ہو جائے اور جب اس طرف دفع ہوگا پہلے اس کی نکاس ورید سے جگر میں ہوگی اس کے بعد گردہ میں گزر کر مجاری قریبہ میں بول کے پہنچ کر دفع ہوگا اور کبھی امعا کی طرف ہو کر براز دفع ہوگا اور یہ دونوں اندفاع محمود او رستودہ ہیں۔

ہم نے اوپر کے مباحث میں مدت انفجار کو بیان کر دیا ہے اور شناخت اس کی بحسب قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہے مشائخ زمانہ تقیح میں بہ نسبت جوانو کے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ان کے قوی میں ضعف ہے اور جوان اگر بیمار ہوں اوجاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہیں بہ نسبت مشائخ کے اس لئے جوانوں کی حس زیادہ ہے نضج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل میں مذکور ہو چکے اسی طرح علامات انفجار کے بھی مذکور ہو چکے۔

علامات امتلاء فضاء صدر قیح

سے منجملہ ازاں ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو بھر یعنی قسم خاص دمہ کے ہمراہ ہو

اور درد کا ہونا اور بیشتر تر کھانسی بھی ہوتی ہے اس وقت خیال میں یہ گزرتا ہے کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی نفس ان لوگوں کے متواتر ہوتے ہیں اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے میں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بروقت سانس لینے ے اوتار ہائے بنی اس قدر متحرک ہوتے ہیں کہ انضمام پیدا ہوتا ہے اور تا زمانہ نقا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم رہتی ہے رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ میں کس طرف ہے یہ بات اس طرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جس طرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنی تنگی پیدا کرنے والا معلق معلوم اس جانب کے مقابل جانب میں مدہ کا مقام ہوگا۔

ایضاً آواز سے مدہ کے خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا اس سے بھی شناخت ہوتی ہے بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہیں کہ ایک پارچہ کتان میں گیرو کو پیس کر اور پانی میں گھول کر دبوتے ہیں اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہیں جہاں وہ کپڑا سوکھ جائے اور رکھتے ہی اس کی نمی جاتی رہے اسی مقام پر قیح مجتمع ہوگی۔ انفجار سلیم کی علامت یہ ہے کہ بعد شگافتہ ہونے کے تپ میں سکون پیدا ہو اور اشتہائے آب و طعام کھل جائے نفث اور نفس کی آمد میں سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو میں اور اطراف میں پہلو کے برآمد ہوں اور بیشتر یہ خراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہیں یہ انفجار طبعی تھا اسی طرح انفجار صناعی کا حال ہے جو داغ لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہے اگر مدہ پاکیزہ یعنی خالص اور سفید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہے انفجار ردی اور خراب کی علامت یہ ہے کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہوں یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جائے اور جب داغ لگائیں خواہ شگاف دیں مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو۔

علامات مفرقہ مدہ و بلغم

نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد ہوتی ہے اس کا التباس بلغم سے دفع کرنے کی

علامت یہ ہے کہ مدہ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور بلغم پانی پر ترتا ہے ڈوبتا نہیں اور آگ میں جلانے سے بوئے بد نہیں آتی علاوہ یہ ہے کہ مدہ کبھی سوائے مرض سل کے اور امراض میں بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہے چنانچہ مباحث متقدمہ میں ہم نے بیان کیا ہے کبھی مریض متقیح مقدار کثیرہ مدہ کے تھوکتا ہے میں نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جس نے ایک گھنٹہ میں قریب دو من صغیر کے جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ دس سیر ہوا یا ڈیڑھ من یعنی ساڑھے سات سیر پختہ وہ اس نے تھوکا تھا اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک مریض متقیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نوقفوطولی کے ہے تھوکا اور ہمارے حسا سے پونے دو سیر ہوتا ہے ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات میں کیا فرق ہے کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہے جس وقت برآمد ہوتا ہے اور جس وقت اسے آگ پر ڈالیں اور پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہیں ترتا ہے انتقال تقیح کا سل کی طرف اس کی شناخت یہ ہے کہ رنگ میں کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور جبین اور گردن میں امتداد پیدا ہوتا ہے اور انگلیاں سب کی سب گرم ہو جاتی ہیں اور گرمی ایسی ہوتی ہے کہ کسی وقت انگلیاں سرد نہیں ہوتی ہیں حتی کہ جس کی عادت ایسی ہو کہ تی میں برد اطراف اسے ہو جاتا ہو اس کی انگلیاں بھی ہر وقت گرم رہتی ہیں اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہے بسبب اس کے کہ غذا شب کو ہوتی ہے ناخون کج ہو جاتے ہیں اس لئے کہ گوشت ناخون کے نیچے کا گل جاتا ہے اور آنکھوں میں چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سپیدی اور زردی کی طرف مائل ہوتی ہے اور علامات بھی ہیں جن کو باب سل میں بیان کریں گے۔

قروح جلد ریہ اور ریہ کے منجملہ ان کے سل بھی ہے یہ قروح یا تو سینہ میں ہوں یا حجاب میں ہوں یا خاص ریہ میں ہوں قسم اخیر یعنی ریہ کے قروح کا نام سل ہے یا اینکہ یہ قروح قصبہ ریہ میں ہوں اور ان کا بیان اوپر ہو چکا سب سے زیادہ اسلم قسم ان قروح

کی وہی ہے جو سینہ میں قروح ہوں اور یہ بات اس وجہ سے ہے کہ سینہ کی رگیں چھوٹی چھوٹی ہیں اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت تر ہیں اسی وجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہیں ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صدید سینہ کے عروق اور اجزا میں ٹھہرنے نہیں پاتا بلکہ فضائے صدر یعنی خالی جگہ میں اس کے بہ کر چلا آتا ہے اور ریہ کا حال ایسا نہیں ہے تیسری **دلیل** یہ ہے کہ حرکت سینہ کی قوی نہیں ہے جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہے بلکہ شاید سینہ اعضائے ساکنہ میں سے ہے چوتھی **دلیل** یہ ہے کہ سینہ عضو لحمی ہے اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التحام کے ہے اکثر قروح سینہ کے جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوئے ہوں یہ بات پیدا کرتے ہیں کہ ہڈیوں تک کو فاسد کر دیتے ہیں اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ استخوان فاسد قطع کر ڈالا جائے تاکہ اس کے قریب کے اعضا صحیح اور سالم باقی رہ جائیں اور کبھی عفونت متعدی اس جھلی تک ہوتی ہے جو متصل سینہ کے ہے حجاب کے قروح میں جو قرحہ نافذ ہے یعنی وارپا ہو گیا اس میں البتہ التیام نہیں ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہ ہو یا تو اجزائے عصبیہ میں ہو گا وہ بھی ملتحم نہ ہو گا یا اجزا لحمیہ میں پڑے وہ البتہ ملتحم ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کا تدارک ابتدا میں اچھی طرح کیا جائے اور اسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دیں کہ ورم آ جائے لیکن اگر اس قرحہ میں بھی ورم آ جائے خواہ کہنہ ہو جائے تو وہ بھی زائل نہ ہو گا قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے میں اطبا نے اختلاف کیا ہے ایک قوم کا یہ قول ہے کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہیں ہوتے اس لئے کہ التحام محتاج ہے سکون عضو ماؤف کا اور ریہ کسی وقت ساکن نہیں ہوتا۔

جالینوس کی رائے اس قوم سے مخالف ہے وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ تنہا حرکت مانع التحام نہیں ہو سکتی اگر اس کے ہمراہ اور موانع بھی موجود نہ ہوں اور **دلیل** دعوے پر جالینوس کے یہ ہے کہ حجاب بھی متحرک ہے مگر اس کے قروح مندمل ہو جاتے ہیں پھر جالینوس کی خاص رائے بہ نسبت قروح ریہ کے یہ ہے کہ اگر قرحہ ریہ کا انحلال فرو سے

پیدا ہوا ہو اور ورم اور تاکل سے کسی خلط اکال کے نہ ہو بلکہ اور کسی علت یعنی مرض سے پیدا ہوا ہو بس جب تک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہے اور ابھی متقیح نہ ہوا ہو اور نہ اس میں ورم آ گیا ہو ایسا قرحہ ریہ کا البتہ التیام پذیر ہے اسی طرح وہ قرحہ ریہ کا جو تے کرنے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہ ہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے اور جو قرحہ کسی تاکل یا ورم سے ریہ میں پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہیں ہوتا اس لئے کہ قرحہ ریم ناک اور متقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ اور قرحہ کی صفائی کے قیح سے اور پاک ہو جانے مدہ کے ممکن نہیں ہے اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنی کھانسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہے اور بڑھاتی ہے اور خرق یعنی شگاف کو زیادہ کرتی ہے اور جو دغدغہ اور جنبش کھانسی کی وجہ سے ریہ کو پہنچتی ہے اس سے درد میں زیادتی ہوتی ہے اور درد جس قدر زیادہ ہوگا جذ مادہ عضو دردناک کی طرف زیادہ کرے گا اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کریں نفث رک جائے اور اگر ادویہ منفشہ یعنی وہ ادویہ جن سے نفث کی آمد بڑھے مستعمل ہوں اسی قرحہ ریہ میں رطوبت بڑھ جائے گی جو قروح کسی خلط کال کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں بالکل اچھے نہیں ہوتے مگر ایکہ ان کی اصلاح کی جائے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہیں ہوسکتی کہ اتنے زمانہ میں واجب ہے کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہو جائے اور ناصور پڑ جائے اور وہ ناصور یقیناً ملتئم نہ ہوگا اور یا اس مدت میں قرحہ شگافتہ ہوا اور سڑ جائے حتی کہ کوئی جز جرم ریہ کا سڑ جائے جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہوں ان میں بھی یہی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ کی معاون اور مددگار ہے۔

ایضاً جو عروق کہ ریہ میں ہیں وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہیں یہ اوصاف عروق کے بھی جو ضد اوصاف عروق صدر کے ہیں التحام زخم میں دشواری ڈالتے ہیں۔

ایضاً بعد مسافت جو درمیان مدخل دوائے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہے اور ضعف قوت میں دوا کی اسی سبب سے وجوباً ہو جاتا ہے یعنی جس وقت دوائے

مشروب کا استعمال ہو اور اس وقت تک کہ جرم ریہ تک پھیر پھار کر پہنچے اس کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور حرارت پر باقی نہیں رہتی پھر اثر کیا خاک کرے یہ بھی ایک معاون عدم التیام کا ہے اور جو دوا بارد ہے وہ خود پلید ہے کہ نفوذ نہیں کرتی اور جو دوا زیادہ حار ہے اس سے تپ میں زیادتی ہوتی ہے جو قروح ریہ کو لازم ہے اور دوائے مجفف اس تپ دق کو مضر ہے جو قروح ریہ کو لازم ہے اگر دوائے مرطب کا استعمال کریں وہ خود مانع التحام ہے اس لئے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہے خصوصاً ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہے کہ اس میں اوپر کی جانب سے بھی رطوبات پہنچتے ہیں اور نیچے سے بھی اسے رطوبت پہنچتی ہے کبھی بہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہے اگر زمانہ ابتدا میں کیا جائے اور مقام اس تاکل کا وہ جھلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہے اندر کی طرف اور جو ہر لحمی میں ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہیں پہنچا ہے ایسا تاکل قبول علاج بسرعت کرتا ہے اور جو تاکل غضاریف میں پڑے وہ ہرگز قبول علاج نہ کرے گا سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض سل میں لڑکے ہیں اسلم قروح ریہ وہی ہے جو از قسم خشک ریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط میں کوئی سبب ایسا نہ ہو جو قرحہ کو سوکھا کر قوبائیہ کر دے کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہے اسی طرح بعض جوان مریض اس مرض میں تا من کہولت مبتلا رہتے ہیں میں نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض میں ۲۳ برت مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ اصحاب قروح ریہ کو خریف میں زیادہ ضرر پہنچتا ہے اگر مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص میں طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف کاشف اس احتمال کی ہوگی یعنی فوراً مرض واضح ہو جائے گا۔

سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر کبھی لفظ سل کا اطلاق ایک اور مرض پر کیا جاتا ہے کہ اس کے ہمراہ تپ نہیں ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہے کہ ان میں لزوجت بھی ہوتی ہے اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہیں جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہیں اور یہ مجاری ریہ میں تنگی پیدا کرتے ہیں لہذا ایسے مریض گرفتار نفس ضیق اور سرفہ بے تاب

کنندہ میں اس طرح گرفتار ہوتے ہیں کہ انجام کار میں قوی ان کی بے زور جاتے ہیں اور بدن ان کے لاغری سے گھل جاتے ہیں اور وہ لوگ دراصل ایسے بیماریں جس طرح دمہ والپس اگر حرارت ان نزلات میں کم ہو واجب ہے کہ ان کا علاج ربو کے علاج سے ملا کر کیا جائے یعنی دونوں مرض کی رعایت ملحوظ رہے۔

اسباب قروح ریہ کے وہ اسباب جن سے کہ ریہ میں قروح پیدا ہوتے ہیں از انجملہ نزلہ ہے جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہے بسبب قرب اور مجاورت کے جوریہ کو ان سے ہوتی ہے کہ جب تک متنقیح نہ ہو جائے بچنا ریہ کا دشوار ہوتا ہے۔

(۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہے جو اسی نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے بہ بہ کر ریہ پر گرتا رہے۔

(۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اس سے ریہ میں قرحہ پڑ کر قیح پیدا ہوتی ہے۔

(۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضج پا کر جب شگافتہ ہو تو ریہ پر گرا۔

(۵) یا کسی سبب نے اسباب نفث الدم کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں کسی رگ میں کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کر دیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا۔

(۶) خواہ کوئی اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہو یا سوائے اس کے اور اسباب جو اوپر بیان ہو چکے۔

(۷) یا کوئی سبب خارجی مثل سقطہ اور ضربہ کے مورث مرض سل کا ہو۔

(۸) کبھی اسباب سل میں عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ میں پیدا ہو اور عفونت یا اکال کا پڑنا خاص ریہ کی وجہ سے ہوتا ہے جس طرح اور اعضا میں بھی عارض ہوتا ہے کبھی اس مرض میں کثرت خریف جنوبی مطیر میں ہوتی ہے جب بعد صیف شمالی کے واقع ہو۔

مستعدین سل کا بیان جن لوگوں کو استعداد آمادگی مرض سل میں پڑنے کی ہو

اور یہ استعداد ز روائے ہیئت کے اور سحنہ اور سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہے وہ لوگ وہی مجنحین ہیں یعنی جن کے دو استخوان مثل بازو کے چپ و راست مہرہ ہائے پشت سے پیدا ہوئے ہوں اور سینہ ان کا تنگ شانوں پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارو خصوصاً پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف ان کے شانہ جھکے ہوئے اور کھلے ہوئے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہیں اور گویا دونوں کتف ان کے منقطع اور کٹے ہوئے ہیں پہنچے سے آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہو گردن ان لوگوں کی دراز اور آگے کی طرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگوں کے ظاہر اور ڈھلے ہوئے اور ابھرے ہوئے یہ لوگ چونکہ ان کے سینہ میں اور سینہ کے قریب جو اعضا ہیں مثل معدہ وغیرہ کے ان میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہے کہ سینہ ان کے چھوٹے ہیں پھر اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کریں گے اور غذاؤں کا نضج بھی نہ ہوگا بس اب شرائط وقوع مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علی الخصوص ان سب خرابیوں کے ہمراہ اخلاط بھی اگر ان کے ابدان میں مراری ہوں سحنہ جو قبول سل کا بسرعت کرتا ہے علاوہ تحجیح مذکور کے جو تحجین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا وہ سحنہ یہ ہے کہ بال کم ہوں اور سپیدی بالوں کی مائل بہ شقرت ہو۔

ایضاً ابدان صلب اور سخت جو متکاثف ہوں وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہیں اس لئے کہ ایسے ابدان میں شگافتہ ہونا رگوں کا زیادہ عارض ہوتا ہے مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہے جو ابرد اور سرد زیادہ ہو سن جو قابل وقوع سل کے ہے اٹھارہ برس سے اکتیس برت تک یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ رگوں کا پھٹ جانا ان بلاد میں زیادہ ہوتا ہے اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہے فصل خریف کی ایسی ہو جس میں مرض سل کی کثرت ہوتی ہے۔

بیماران سل کو پرہیز ان امور سے لازم ہے

واجب ہے ان لوگوں پر کہ جتنی غذائیں حریف اور حاد ہیں ان سے پرہیز کریں اور

ہوا پانی اس کا پلانا مناسب ہے اس لئے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہے اور انحطاط کے زمانہ میں ان کو مفتح پلانی چاہئے جو مرض ان امراض میں سے اوقات مختلفہ میں تدابیر مختلفہ کا محتاج ہے مثلاً بروقت جمع ورم کے اور بروقت انضاج کے اور بروقت تفجیر اور شگافتہ ہونے کے خواہ اس کے بعد پس ہم اس کے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہیں۔

باب علاج ذات الجنب کا واجب ہے کہ جو مادہ متوجہ ورم ڈالنے پر ہو اس کو روکیں اور اس جانب سے اس کی توجہ کو بذریعہ فصد اور استفراغ کے پھیر دیں خواہ اسے بجانب مخالف جذب کریں اور ان تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہے ملاحظہ کریں اور بہت سے تدبیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کریں گے اب ہم کہتے ہیں کہ ذات الجنب اعلاج اگر خون غالب ہو فصد اسی طریقہ سے کریں جو اوپر مذکور ہو چکا اور اس قدر خون نکالیں کہ رنگت بدل جائے مثلاً اگر سیاہی خون میں ہو سرخی آجائے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہے کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زیادہ تر سیاہ خون بدن میں اسی مقام کا ہوتا ہے جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ بریں مراعات قوت کی اخراج میں خون کے پر ضرور ہے پس اکثر ضعف قوت میں اس قدر خون لینے کی رخصت نہیں دیتا ہے اور اگر سوائے خون کے کوئی اور خلط ہو اس کا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسے اجزا سے جن میں قبض بھی ہو جیسے ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جن میں ہمراہ اسہال کے تلین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیرخشت اور سکر الحجاز سے مرکب ہوں اور رات کے وقت مسہل دیا جائے اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہے اس نے کہا ہے کہ اصوب یہی ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ ان کے مادہ کا کیا جائے بنظر خوف اس اضطراب کے جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہے اور ہم نے اس کو بیان کر دیا ہے خصوصاً اگر نفث مراری ہو اور علے الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جس وقت حمی شدید ہو

جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہیں سمجھتا اور منع کرتا ہے اور ایارج اور خربق اگر ساتھ ہی مستعمل ہوں اس کو منع نہیں کرتا ہے اور غذا دینی مثل ماء الشعیر کے بعد استعمال مسہل کے جالینوس نے پسند کی ہے اور اس کی مدح کرتا ہے اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہے لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا باطل ہو جاتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ جہت میلان مادہ پر نظر کی جائے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جائے اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونوں مقاموں سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہوا یسے وقت استفراغ بذریعہ فصد کے اولی ہے اور اگر الم کا میلان شراسیف کی طرف اترتا ہوا معلوم ہو اس وقت اسہال سے تنہا خواہ مسہل اور فصد دونوں سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اس واسطے ہے کہ فصد باسلیق کی ان مقامات سے مقدار معتد بہ کو جذب نہیں کر سکتی استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہے تکمید اور ضماد سے درد میں سکون نہ ہوتا ہو یا اینکہ تکمید اور ضماد سے درد میں زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ امتلا تمام بدن میں ہے پس استفراغ واجب ہے خصوصاً بذریعہ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جائے اور اعراض میں سکون پیدا نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ کا جمع ہونا روکا گیا ہے وہ بمقدار قلیل ہے اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جس قدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جائے گا اور یہ سبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تقیح کو مانع ہوگی اور رفقدان انضاج و دمویت جو مادہ میں ہے وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج ہو جائے واجب ہے کہ اس کا مدہ ہونا روکا جائے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعہ نفث کے ادویہ منفشہ دے کر اخراج مادہ نضج یافتہ کا کر دیا جائے اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر فصد نہ ہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار صالح سے اور اکثر مثل سنگریزوں کے نفث میں خارج ہوتے ہیں اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہیں ہو سکتا

آخر میں سل کے نفث اور بصاق غلیظ ہو جاتا ہے بعد اس کے رک جاتا ہے اور بند ہو جاتا ہے بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق میں گرفتار ہو کر مر جاتے ہیں اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتدائے مرض سے آتا ہے اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جس کی پیدائش مواد غلیظہ سے ہو جو ہضم نہیں ہوتے جب نفث کی آمد آخر مرض سل میں بند ہو جائے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے تو اس وقت ضیق نفس ان کو ایسا عارض ہوتا ہے جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس ہو جائے اور اکثر کھانسی کی انہیں ایسی شدت ہوتی ہے کہ نفث الدم پے در پے کرنے لگتے ہیں پھر اگر اس کا نفث الدم ادویہ مانعہ بر آمد خون سے بند کیا جائے فوراً ہلاک ہو جائیں گے مگر کسی قدر خفت البتہ پیدا ہوتی ہے اور اگر بحال خود انہیں چھوڑ دیا جائے اور خون روکنے کی تدبیر نہ کی جائے متواتر کھانسی آیا کرے گی منجملہ موت سریع کے اس مرض میں یہ ہے کہ اگر کسی مسلول کے دونوں شانوں پر دو دانہ مثل دانہ باقلا کے پیدا ہوں یہ مریض بعد باون روز کے مر جائے گا۔

پانچواں مقالہ اصول اور قواعد عملیہ ان جملہ امراض کے جو مقالہ چہارم میں مذکور ہوئے علاج مشترک اورام نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنی فصد سے مگر ابتدائے مرض میں فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہے جو طول میں محاذی اور مقابل ہو اس کے بعد باسلیق کی جو عرض میں محاذی ہو اس کے بعد نافع ہے فصد اکحل کی جو عرض میں محاذی ہو اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر نہ ہو فصد قیفال ترک کرنی واجب نہیں اگر چہ نفع اس کا ان امراض میں کمتر اور بدیر ہوتا ہے پھر بعد چند روز کے فصد انہیں رگوں کی جانب موافق سے عرض میں لینی چاہیے کبھی خالی پچھنے سینہ پر لگائے جاتے ہیں اور بھی بھرے ہوئے پچھنے بھی تاکہ جذب مادہ خارج کی طرف ہو جائے اور کمی مادہ میں ہو جائے خصوصاً اگر پہلے فصد کھل چکی ہو۔

جالینوس نے کہا ہے کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد

پر اقتصار کرنا لازم ہے اس لئے کہ فصد کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے یا اینکہ خطرہ اس میں کم ہے اور مسہل دینے میں خطرہ عظیم ہے اس لئے کہ مسہل بیشتر مادہ میں تحریک پیدا کرتا ہے اور بیشتر افراط سے اسہال پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ مخدرات ادویہ ان کو تاامکان نہ دی جائیں اس لئے کہ مخدرات مانع نضج اور نفث کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہیں غذا ماء الشعیر اور نخود آب اور طبیخ برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب باقلا اور کشمش بشرطیکہ حرارت مفرطہ نہ ہو اور زبیب اور آخر مرض میں خاص کر اور چیز قائم مقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزیں جو خشونت کو دور کریں اور درجہ اولی میں تلیین کی قوت ان میں ہو جیسے آب عناب اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بیدانہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ کیا جاتا ہے اور یہ سب ادویہ ژقبل شگافتہ ہونے ورم کے دی جاتی ہیں افضل ادویہ جالیہ جو منقی ہوں ماء العسل ہے اگر تمام احشا میں ورم نہ ہو اور اگر ورم کے ہونے پر اس کا استعمال کیا جائے واجب ہے کہ اس قدر پھیکا پانی ملا کر دیں کہ بالکل پانی سا ہو جائے اور جلاب اور گنے کا رس اگر بہم پہنچے اس سے زیادہ تر موافق ہے اس کے بعد ماء الشعیر اس کے بعد کوئی شراب شیریں اور شراب حلو افضل مشروبات ہے ان امراض کے بیماروں کے واسطے خصوصاً شراب ابیض کہ زیادہ معین نفث پر ہے مگر ذات الریہ میں اس کا پینا درست نہیں ہے اور اسی طرح ذات الجنب میں مگر بعد نضج کے علاوہ یہ ہے کہ ان اشیا میں تعطیش اور اسخان بھی ہے کہ پیاس کی بھڑک بسبب گرمی کے اٹھاتی ہیں اور کبھی ان دونوں مضرت کا تدارک بھی کر دیا جاتا ہے جس شخص کا جگر اور رطال علیل ہوا سے شراب پلانی نہ چاہیے بعد شراب حلو کے فواد میں خر مائی ہے کہ معدہ کو قوی کرتی ہے اور پانی سے زیادہ اس کو قوت دیتی ہے اور اسی خرمائی میں تقطیع اور تلطیف بھی ہے سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جائے اور تھوڑا سا سرکہ اس میں داخل ہو جب اس سکنجبین کو پانی میں

گھول کر استعمال کیا جائے فوائد عدیدہ پر شامل ہے تطفیہ حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ اسی سے ہو جاتا ہے پھر اگر ترشی سرکہ اس اس میں زیادہ ہو گی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہو گا یا تبرید زیادہ پیدا ہو گی یا لزوجت بڑھے گی کہ وبال جان ہو گا تا اینکہ جس قدر تقطیع کرتی بھی ہے بیشتر محتاج اس کے اخراج میں قوت قوی کی ہو گی پھر اگر ترشی کا استعمال ایسا ہی ضرور ہو واجب ہے کہ نیم گرم اور آب گرم ملا کر اسی سکنجبین حامض کو معتد بہ بذریعہ نفث کے برآمد ہو چکی اور اس کے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے حائل ہو تو استعمال حقنہ ہائے متوسطہ کا خواہ حقنہ ہائے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اس وقت مقتضی ہو خصوصاً اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو۔

بقراط اشارہ کرتا ہے ذات الجنب کی اس قسم کے علاج میں کہ درد شدید اس میں محسوس نہ ہو اور جس قدر محسوس ہو اسے زیادہ میلان شراسیف ہی کی طرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور بذریعہ قلیون کے اور دوسرے نسخہ میں بجائے قلیوں کے بقلہ پر یہ لکھا ہے اور یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہے کہ اس میں دودھ بھی ہوتا ہے اور از قسم تیوعات کے ہے جب استفراغ سے فراغ ہو جائے اور الم میں خفت پائی جائے فقط ماء السکر پر اقتصار کرنا چاہیے اور اس میں آشجو پختہ کیا جائے جو کو مقشر کر کے اور بہت سا پانی ملا کر اس طرح کہ خوب جوش دیا جائے یا جوار جس کو مکا بھی کہتے ہیں اس کا پانی اسی طرح پختہ کر کے اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنی ضرور ہو اور آب تربوز اور آب عناب اور آب سپستان اور خمیرہ بنفشہ اور تخم خشخاش کا استعمال کریں جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہے وہ روغن بادام ہے انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع کیا ہے کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہے اور میری رائے میں انار شیریں کے استعمال میں کچھ خوف نہیں ہے کبھی ان ادویہ سے ایک جوشاندہ تیار کیا جاتا ہے اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہے اور وہ ادویہ یہ ہیں جو مقشر عنا

اگر ذات الجنب میں اسہال عارض ہو اور یہ ذات الجنب بعد ذلبہ کے پیدا ہوا ہو یعنی ذلبہ کا انحلال اور انتقال ذات الجنب کی طرف ہوا ہو اس وقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلیین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہوں گے اور تدبیر اس کی منحصر اسی میں ہے کہ جو کے ستو پر اقتصار کریں اگر ضرورت فصد کی اصناف میں ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی نضج مادہ نہ ہوا ہو صواب یہ ہے کہ جس قدر وزن خون کا نکالنا حدس طبیعت کے رو سے درکار ہے اس وزن کا دو ثلث خون نکالا جائے اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت ملین ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہیں ہوتی جس شخص کو بعد فصد کے غشی یا شدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر دلیل ہے اس پر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہیں ہوا ہے مناسب یہ ہے کہ ابتدا میں اوجاع صدر کے تلیین طبیعت پر زیادہ اہتمام نہ کیا جائے مگر حقنہ ہائے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہیں ہے خطا عظیم طبیب کی ہے اگر مبردات شدید کا استعمال کرے بجز اس قسم میں ذات الجنب کی جو مادہ صفراوی سے حادی ہوا ہو اسی طرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا میں خواہ طعام میں جیسے مسور ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیائے قابضہ دینا کہ یہ خطائے عظیم ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد کا پلانا اس مرض کو مضر ہے اور اسی طرح جملہ اورام باطنہ کو مفید نہیں پس جہاں تک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس میں تسکین بدون آب سرد کے نہ ہو تو آب سرد میں سکنجبین ملا دینی چاہیے تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور ٹھہرانا پانی کا غیر منہضم ہو کر بدن کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہو کر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جائے اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگے حاصل ہوتا ہے علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب میں اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزا سے تبرید کرنی چاہیے جس میں جلا اور ترطیب کی قوت ہو جیسے آب خیار

اور آب تربز اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہے پر بیشتر اس کا پلانا مضر ہے اور ضعف پیدا کرتا ہے بسبب ادرار کے اور بعض نسخوں میں بجائے ادرار کے تناول لکھا ہے یعنی فقط استعمال اس کا مضر ہے جن مبردات سے اجتناب ضرور ہے جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیائے باردہ جن میں تبرید اور تکثیف ہو زیادہ تر غرض اس مرض کے علاج میں یہی رہے کہ بآسانی تنفیث یعنی اخراج مادہ بذریعہ نفث کے ہوا کرے منجملہ ان اشیاء کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہے یہ بھی تدبیر ہے کہ جس طرف پہلو میں مرض ہے اسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑی سی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایسا پانی پلانا جو مائل بحرارت ہو بجرعہ ہائے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہے اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہوتو حاجت اس کی ہوتی ہے کہ زنگار اور شہد کسی قدر مریض کو چٹایا جائے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلا کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی اور سرکہ کے دینی پڑتی ہے اور یہ علاج اس وقت کا ہے کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کمی کسی طرح نہ ہو جب سانس کے رکنے کی نوبت یہاں تک پہنچے کے غطیط اور خرخرہ جس کو موت کا گھرا لگ جانا کہتے ہیں لگ جائے اس وقت نطرون بریان اس قدر جو تین انگلیوں سے اٹھ سکے اور زنجار بقدر باقلا کے اور تھوڑا سا زیت اور نیم گرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر اس کے استعمال سے کار برآری نہ ہو شگوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیم گرم استعمال کریں اور زوفا اور اخرول اور حرف یعنی سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیم گرا اور یہ دوا اول سے اقوی ہو پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جائے واسطے دفع ضرر انہیں دواؤں کے زردی بیضہ بھر بھری کر کے کھلائی جائے اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذائے قوی دینے کی ضرورت ہو مک رضراضی تجویز کرنی چاہئے جس وقت کہ تپ کی شدت نہ رہے اسی طرح روٹی ہمراہ شکر اور مسکہ کے کہ یہ اشیاء نضج اور نفث پر معین ہوتی ہیں اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کی

جائے۔

کوشش طبیب کی معدہ اور امعا کے سبک رکھنے میں زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو ان کا امتلا اور گرانی مزاحم نہ ہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعہ تلئین طبیعت اور اخراج ثفل محتبس بذریعہ حقنۂ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشک اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہے اور نفخ شکم سے بھی بچانا ضرور ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثقل اور نفخہ شکم سے جو بخار اٹھتا ہے یہ بخار اس مرض میں زیادہ ضرر پہنچاتا ہے اور زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضج مادہ میں پہلے سے آ جائے اور اس مادہ کا مدہ نہ ہونے پائے اور اگر مدہ ہو جائے بہت جلد اس کا تنقیہ ہو جائے قبل ازانکہ تاکل اور شر ناپیدا ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہے اور طبیب کو مقصود اس ترطیب سے یہ ہے کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ صعود اور تزید مرض میں ظاہر ہو اور چوتھے روز سے تجاوز کر جائے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب میں نہ ہو سکنجبین پلانے میں کچھ خوف نہیں ہے جو پانی میں ملی ہوئی ہوتا کہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب املتاس اور ترنجبین اور شیر خشت کے نرم کریں تو بہت اچھی تدبیر ہے کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ میں اعانت چاہی جاتی ہے اور پہلے واجب ہے استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سفید سے مرکب ہو بعد ازاں رفتہ رفتہ چربیوں اور لعابہائے مناسبہ سے جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اس کے بعد اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندہ خبازی بستانی اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کرنب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال کریں۔

ایضاً افسنتین اور اصل السوس میں کسی قدر شہد اور روغن ناردین ملا کر ضماد تیار

کریں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مادہ میں کثرت ہو اس وقت ضماد اور طلاءِ بارد کا استعمال مضر ہے اور اگر مادہ قلیل ہو کچھ ضرر نہیں اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا اس وقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہ ہو گا اور اگر کوئی استفراغ نافع سوائے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہو گا۔

صفت ضماد جید کی برگ بنفشہ اور خطمی ملد ایک جزو اصل السوس اور جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد ڈیڑھ جزو بابونہ کتیرا ایک جزو پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اس میں زیادہ کیا جائے اور گوندھنے میں ان اجزا کے مُفتّح ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن نرجس ملانا چاہیے اور اگر حرارت قوی ہو بجائے ادویہ حارہ کے مثل موم اور نرجس اور تخم کتان اسی نسخہ میں ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے۔

نسخہ مروج جید موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی روغن زرد اور زوفائے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی تیار کرتے ہیں اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے منجملہ ایسے ضمادات کے جن میں قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہے یہ ضماد ہے جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے تیار کیا جائے کبھی ایسے امراض میں مادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لی جاتی ہے لیکن تکمید رطب مناسب اس ورم کے ہے جو حمرہ صفراوی کی طرف مائل ہو اور رمادیابس اس ورم کے مناسب ہے جو مائل فلغمونی اور ورم دموی کی طرف ہو پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ رماد رطب اگر نفع نہ کرے گا ضرر بھی نہ کرے گا اور رمادیابس اگر ضرر کرے گا ضرر عظیم پیدا ہو گا سب سے اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کریں اور آب گرم میں اقوی یہ ہے کہ آب دریائے شور ہو خواہ اور کھاری پانی بعد ازاں اس سے بھی تجاوز کر کے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کر کے تکمید کرتے ہیں

اوراس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ سرکہ اور مٹر سے اور کرسب کو پیس کر صوف کو کسی روغن میں ڈبوئیں اور سفوف کر نب اس میں لے کر سینک کریں یہ سب طریقے تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنی سوکھی دواؤں سے سینکنا کمادیہ ہے کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کریں۔

بعد ازاں قوت میں باجرہ اس کے بعد فقط نمک سے تکمید ہے تکمید ہر ایک درد کو اعضائے عالیہ اور سافلہ کے دور کرتی ہے اگر کوئی مادہ بذریعہ تکمید کے جذب نہ ہوتا ہو فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہے اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہو پس اس امر میں کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرہ علیل تک نہ پہنچیں ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہوگا بیشتر جب مرض میں یبوست زیادہ ہوتی ہے اس وقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جوتر ہوں اگرتری اعتدال سے زیادہ نہ ہو اور چہرہ میں اثر ان کا پہنچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اس بخار کی رسائی ہو اور پہنچے کبھی لعوقات کے استعمال سے بھی اعانت لی جاتی ہے اور سب سے زیادہ نرم اور محرورین کو موافق موم سفید مصفی اور مغسول ہے روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو کبھی محجمہ کا استعمال بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہے بشرطیکہ نقاء مادہ کی طرف سے اطمینان ہو اس لئے کہ محاجم اس وقت اگر موضع درد پر چسپاں کیے جائیں نفع عظیم پیدا ہوگا کہ اکثر درد میں بالکل سکون ہو جاتا ہے اور کبھی درد جذب ہو کر نواحی اور اطراف خارجہ کی طرف آ جاتا ہے ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جائے وہی عمل کرتا ہے جو پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب کرنے میں درد کے جب ساتو اں روز گزر جائے قدمائے اطبا کی اجازت تھی ایسے لعوق کے استعمال سے جو بادام اور حب القریض سے تیار کیا جائے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقات جو سمن اور علک البطم سے تیار کیے جائیں اور بیشتر معاجین کبار کو مثل اثاناسیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہے کہ اس پر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو محقق

صناعت ہذا کے ہیں اور جن کو بجائے خود اپنے علم اور عمل پر اس قدر اطمینان ہے کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہو اس کا تدارک اور تلافی بھی کر سکیں اور تلافی سوء تدبیر پر انہیں قدرت بھی ہو پس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شہد داخل کر کے ایسے حذاق اطبا تنقیہ مادہ کا بمقدار کافی کرا کے دوسری مراد کو بھی پہنچ سکتے ہیں جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہے نئے طبیب ناواقف جو معالجہ امراض میں متحیر رہتے ہیں یا وہ نو آموز جن کو امراض کے علاج میں نومیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہیں ہے وہ شہد کے استعمال سے ڈرتے ہیں اور بجائے شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہیں۔

ایضاً قدمائے کاملین ایسی قوی دواؤں کا استعمال کرتے تھے جن کی قوت تنقیہ کی زیادہ تھی اور شہد میں گولیاں تیار کر کے زبان کے نیچے ان حبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت ان ضمادات کا استعمال تجویز کرتے تھے جن کا نام ذات الرالفہ ہے جن کی ساخت مرزنجوش اور مرہم سدابی اور سرائی سے ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو طبیب قدما کے طریقے پر علاج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور بچاؤ کی صورتیں اپنی رائے میں سوچ کر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہو جانے کے خوف سے مامون ہو کر اور ہیجان حرارت کثیرہ کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست کر کے تب اس کا ارادہ کرے اور اس کے بعد یہ بھی اس پر واجب ہے کہ قواعد فن پر بعد مشاہدہ حال مریض کے وثوق کامل اس کا بھی کر لے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہو جائے گی پھر اگر چودھویں روز تک مرض باقی رہ جائے چارہ نہ ہوگا بدون استعمال حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنی تقلیل غذا کرنی بھی اس وقت ضرور ہو گی اور جس وقت سہر اور بیداری کی ان پر شدت ہو ضرور ہے کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جائے اور اگر استعمال خشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اس ضر کا تدارک فقط ترطیب سے بذریعہ لعاب اسبغول کے کیا

مریض کو ان احساء سے غذا دینی چاہیے جو گندم مہروس یعنی خوب پختہ بنائے گئے ہوں اور شہد اور روغن بادام ان میں داخل ہو گا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور روغن ہائے گرم کو جرعہ جرعہ کر کے نوش کرے جیسے روغن بادام شیریں اور احساء لینہ جو باقلا اور تھوڑی میتھی سے بنائی جائیں اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگوں کو زیادہ نافع ہے یہ بھی نافع ہے کہ قسط ایک درہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن بلسان یا شراب عسل اور یہ دوسرا سرفہ ردی کو بھی نافع ہے جو پانی ریہ میں فراہم ہو جائے اس کا علاج نہایت سب ہے بہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے بیان کریں گے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہے۔

علاج ذات الریہ کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجب کے ہے مگر ضمادات اس کے قوی تر ہوں اور ان پمادوں میں وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہیں جو مغوص ہیں واجب ہے کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعہ نفث کے زیادہ رہے اور بعوض جانب ماؤف پر لیٹنے کے پیٹھ کے بھل لیٹیں اور جہت ماؤف پر مائل رہیں اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہے کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے املتاس مویز منقی ہر واحد تین استار جو ہمارے حساب سے تخمینا ۶ تولہ ہوتا ہے اور اس پر چار سکرجہ پانی ڈال کر جوش دیں جب آدھا جل جائے اور شکر صاف کر کے ایک سکرجہ آب ملکو سبز اضافہ کریں اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اس کا دینا چاہیے اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستوں کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیریں بریان کر کے اور انار شیریں کا استعمال کریں جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرا ہے اس کا علاج جس طرح ہم نے بیان کیا دشوار ہے پھر بھی اگر کوئی تدبیر سود مند ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جائے عصارہ ہائے شدید البرو سے جو اکثر مذکور ہو چکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انہیں مبردات میں سے ان کو اختیار کریں جو ملین طبع ہوں مثلاً عصارہ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیر خشت

اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کریں یہ بھی جائز ہے اسی طرح بوقت ہونے امتلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہے۔

تفتیح کا بیان جس وقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ میں علامات جمع کے ظاہر ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے اور مرض درجہ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہے کہ اس وقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کریں بذریعہ ضمادات اور نطولات کے جو دقیق شعیر اور علک الانباط اور شراب ابیض شیریں اور چھوہارا اور انجیر خشک سے بنائے ہوں زیادہ مفید وہ ضماد ہے جس میں برگ حمام اور نطرون بھی داخل ہو اور یہ ضماد آخر زمانہ میں بروقت تفجیر اور شگافتہ کرنے کے بھی لائق ہے واجب ہے کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اسی پہلو پر لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہے کہ اس طرح لیٹنا نفث اور شگافتہ کرنے پر معین ہے پھر اگر حرارت زیادہ ہو ماء العسل ہمراہ ماء الشعیر کے دینا چاہیے خواہ ماء العسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ قوی نہ ہو اور قوت قوی ہو واجب ہے کہ طبیخ زوفا دیا جائے اور وہ جوشاندہ جس میں ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماء الشعیر میں بیخ سوسن کو جوش دے کر استعمال کریں کبھی مثل شرودیطوس اور تراریق کی بھی حاجت ہوتی ہے تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہے تاکہ شگافتہ ہونا ورم کا مع حفظ طبیعت اور قوت غریزی کے ہو بذریعہ تریاق کے چھوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہے اور اس کے بعد بھی اور شراب افراسیون کا نفع بدرجہ غایت ہے شگافتہ کرنے میں اور نفث کے اخراج میں۔

قرص منضج تخم خطمی اور خبازی اور خیار اور بطیخ اور قرع اور رب السوس اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کتیر العاب بزرکتان میں قرص تیار کریں اور آب انجیر کا بدرقہ ہے۔

تغذیہ کا بیان حالت صعود اور ترقی میں روٹی پانی میں بھگو کر خواہ ماء العسل میں

بھگو کر دینی چاہیے اور بیضہ نیمر شت ازیں قبیل اور لطیف غذا ہے اور تنقل میں حب صنوبر کبرا اور صغرا اور بادام شیریں اور احسا جو آرد جو اور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر اور شہد ڈال کر تیار ہوں جب وقت انفجار کا آہی پہنچے اور نضج تمام ہو جائے اس وقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے اگر اس اعانت کو نہ کرے گا طبیب نے مرض میں ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کر دی ہو گی دودھ ان کے حلقوم میں ٹپکایا جائے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہے پلائی جائے اور ضماد ہائے قوی لگائے جائیں مثر ودیطوس اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہے اگر تپ نہ ہو اور نہ نحافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا میں اور سوتے وقت منہ میں گولی رکھیں جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور حب قوقایا بھی سوتے وقت پلایا جائے۔ واسطے شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہے کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائیں اور ایک آدمی اس کے دونوں کولھے پکڑلے اور کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دیں خرول کا پلانا ہمراہ ماء العسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہے۔

ذات الجنب میں ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہے جس وقت ارادہ انفجار ورم کا ہو بعض اطبا نے اجازت دی ہے کہ طعام شب کے بعد قے کرانی بھی ایسے وقت نافع ہے اور یہ امر خالی از خطرہ نہیں ہے کہ بیشتر انفجار عظیم کو دفعتہً پیدا کرتا ہے کہ اکثر اس انفجار سے اختناق ہوتا ہے پھر اگر ورم باوجود ہمہ تدبیرات کے شگافتہ نہ ہو داغ دینے کی حاجت ہو گی اور داغ لگانے کے بعد اگر مدہ سفید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہو سکتی ہے ورنہ امید نہیں ہے شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہو اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اس کی مقدار قلیل ہے خواہ معتدل ہے اور ایسی ہے کہ بذریعہ نفث کے چالیس روز تک اس کا تنقیہ اور اخراج ہو جائے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہوں اور منقی بھی ہوں استعمال کرنی چاہئیں اور جب وقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اسی وقت پلائی جائیں

یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور احساء مذکورہ جو آبجورہ اور آروہائے مناسبہ سے مرکب ہوں اور ان میں آرو کرستہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنا بھی مفید ہے۔

ادویہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض میں ہیں وہ مثل آرو کرستہ اور تحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونوں قسم کی زراوند اور قلفل کے اقسام سہ گانہ اور خرول اور حرف حتی کہ جاؤشیر بھی اور قسط او سلیخہ اور سنبل اور بیشتر ان ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایک مقدار معین پر انہیں ادویہ میں سقوردیوں ہے کہ اس مرض میں زیادہ نافع ہے یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہیں ایسے وقت یعنی انفجار کے وقت کہ ان سے شربت ہائے مرکبہ اور ضمادات اور نطولات ہمراہ آسفنج اور روغن ہائے مذکورہ کے تیار ہوتے ہیں اور بیشتر وہ روغن جس میں قوت ان ادویہ کی ہوتی ہے تیار کیا جاتا ہے جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور رحنا اور ناردین خواہ مثل دہن الغار کے خصوصاً بروقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بیشتر انہیں روغن ہائے مذکورہ بالا میں راتیانج شحوم اور قنہ اور رفقاح اذخر اور زوفائے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اس کے داخل کر دیتے ہیں اگر حمی قوی ہو اس وقت تسخین میں زیادہ افراط نہ کرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سوء مزاج حار کے ضعیف ہو جائے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نہ رہے گی شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہے کہ اخراج قیح میں مبادرت اور جلدی کی جائے بعد انفجار کے جو سینہ تک واقع ہوا ہو یہ اخراج قیح کا ان ایام میں کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ میں خفت معلوم ہوتی ہو لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اس کا استنقا اور اخراج نہ ہو سکے گا خواہ چالیس روز تے زیادہ میں بھی خارج نہ ہوگا بلکہ مرض سل میں ڈال دے گا پس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ میں سوراخ کر کے تھوڑا تھوڑا

مدہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مادہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہے جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جائے ادویہ ملحمہ جن سے زخم بھر جاتا ہے ان کے استعمال کی طرف توجہ کرنی چاہیے واجب ہے اس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدھر قیح اور مدہ پڑا ہے انہیں طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اس کی جنبش جدھر ہو شناخت ہوتی ہے یا کپڑا کتان کا گیرو میں تر کر کے مواضع سینہ پر رکھیں اور جس جگہ جلد سوکھ جائے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہے اسی جگہ نشان دیں اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اسی جگہ کا ہوگا اس لئے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ پہلو اور جب شگافتہ کیا جاتا ہے کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اس میں نل کی طرح جوف بھی ہوتا ہے کہ مدہ اور قیح اس میں بھر جائے اور جب اس آلہ کو باہر نکالیں اس میں تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آئے اور ہر روز اسی طرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعۃً خارج نہ کرنا چاہیے ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جائے گی اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا تھوڑا کیا جائے حفظ قوت مریض کی گوشت اور غذائے معتدل سے پر ضرور ہے اور تپ کا کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ تپ کا زوال جب تک مدہ باقی ہے کبھی نہ ہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہو جائے گا حمی خود بخود زائل ہو جائے گی جس وقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرلے گا لامحالہ تپ زائل ہو جائے گی اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ ہو جاتا ہے اور رطوبت جو اس شگاف سے برآمد ہوتی ہے فقط خون ہوتا ہے ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے اور ضمادات جو واقع خون کے دوسری جانب ہیں ان کو بھی استعمال کرنا چاہیے مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کرنب اور ماء العسل کا ہے بموجب نسخہ ساہر (ساہر سے مراد حکیم یوسف ساہر ہے) کے۔ ایک اور ضماد اسی طرح ہے فلفل پرسیاوشان زوفائے خشک انجرہ زراوند مدحرج شہد ملا کر ضماد تیار کریں۔

علاج قروح نواحی صدر کا اور سن کا علاج جو قرحہ قصبہ ریہ میں ہو وہاں تک اثر دوا کا بہت جلد پہنچتا ہے واجب ہے کہ مریض پشت کے بھل لیٹے اور دوا کو منہ میں رکھے اور جو لعاب دوا پگھل پگھل کر پیدا ہوا ہے تھوڑا تھوڑا نگلتا رہے اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اتارے ورنہ کھانسی کا زور ہوگا اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکورہ حلق سے بآسانی اتر جائے اور کھانسی کا ہیجان نہ ہو ادویہ منہ میں رکھنے کے وہ ہیں جو مغری اور مجفف ہیں چنانچہ سل کے علاج میں ہم انہیں لکھیں گے جو قروح کہ سینہ اور ریہ میں پیدا ہوتے ہیں اور ذکر بھی ان کا ہو چکا ہے ان کے علاج میں ادویہ غسالہ کے پھونک کر پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے کھانسے اور خود ہلے یا کوئی اور اس کو بہ رفق ہلاتا رہے کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہے بعد چھوڑنے اور ڈالنے ماء العسل کے جو بذریعہ اس آلہ کے پہنچایا جاتا ہے جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہے جیسے قاناطیر جب مدہ پاک ہو جائے اور امید قوی اس کی ہو کہ اب بالکل باقی نہیں ہے اس وقت ادویہ مدملہ لحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ادویہ منقیہ جن میں قوت جلا کی بھی ہو اور اس وقت کے بھی مناسب ہوں ان میں شہد سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہے اور غذائے مرغوب طبع بھی ہے اور قروح کو ضرر بھی نہیں پہنچاتا ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہو سکتی ہے ایک تو علاج حق یعنی پورا پورا علاج اور دوسری تدابیر مدارات یعنی رفق اور ملائمت کی ہے علاج حق اسی وقت ہو سکتا ہے کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور اس بات کو ہم نے بیان کر دیا ہے کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا بس یہی صورت علاج کی ہے اور دفع کرنا مواد ان قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنی زخم کے بھر جانے پر ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی۔

اوپر کے مقامات میں نزلہ کے روکنے اور منع انصباب کے طریقے بیان ہو چکے

اس مقام پر اس تدبیر کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ ان تدابیر کا یہ ہے کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جائے اور سر کا مادہ جذب کر کے اسافل اور نیچے کے اعضا کی طرف لایا جائے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اس قدر کریں پھر اس میں فضول کی کثرت نہ ہونے پائے اور جو رطوبت دماغ سے ریزش کرتی ہو اس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کی طرف اسے کھینچ کر لے جاتا ہے واجب ہے کہ تنقیہ سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے میں کیا جائے مثل قوقایا کے خصوصاً اس کے ہمراہ مقل اور صمغ کا اضافہ کیا جائے کبھی احتیاج ان ادویہ کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط سوداویہ کا بھی اخراج کریں مثل افتیمون وغیرہ کے اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضروری ہوتی ہے اس طرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کریں اور فضول کم ہو جانے کے بعد مریض کو کسی قدر آرام دے کر پھر فصد کریں اور پھر آرام دہی کر کے استفراغ مسہلات کا اعادہ کریں اور یہ تدبیر خاص کر ابدان قوی میں زیادہ موثر ہے منجملہ اشیائے نافعہ کے نوازل کے روکنے میں استعمال دیاقوزہ کا ہے خصوصاً وہ قسم دیاقوزہ کی جو خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ قرابادین وغیرہ کے تیار ہوئی ہو طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کی یہ بھی معین ہے کہ ایسے بلاد اور شہروں کی طرف سفر کرے جہاں کی ہوا میں جفاف اور خشکی ہے اور وہاں پہنچ کر استعمال دودھ پینے کا کرے واجب ہے کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جس میں گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کی طرف رہے یا کہ وقوع اجزائے ریہ کا باہم یکے بر دیگرے مساوی ہو اور اجزائے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہ ہو جائیں یعنی جو وضع خلقی انطباق اور محاذات اجزا کی ہے نشست برخاست کی شکل اس کی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی اوپر مذکور ہوئی کھانسی کے روکنے کی تدبیر میں زیادہ مبالغہ درکار ہے ان ادویہ سے جو مانع نفث کے ہیں اس لئے کہ کھانسی پیدا ہونے میں خطرہ عظیم ہے اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہے مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہے

دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اس طرح پورا کیا جاتا ہے کہ ان قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہیں تاکہ زخم ہائے مذکورہ پھیل کر وسیع اور کشادہ نہ ہو جائیں اگرچہ التحام اور اندمال کی امید ان قروح کی نہیں ہے اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک زمانہ دراز تک موت سے ہوسکتی ہے اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطائے تدبیر میں زیادہ ایذا پہنچتی ہے اس لئے کہ ایسا مریض جس وقت کوئی حرکت عنیف اس سے صادر ہوتی ہے یا ایسی شے تناول کرے جس میں کسی قدر حرکت اور ازعاج یعنی جنبش میں لانا ہو پس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اس خشک ریشہ کا ہوتا ہے جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہے اور خشک ریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہے کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہو جاتا یا ادویہ ایسے مجففات ہیں جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہیں اور تجفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہیں اور تطبیق یعنی چسپیدگی اجزائے ریہ کی کرتے ہیں اگرچہ اندمال زخم کی قوت ان میں نہیں ہے جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ میں پابند ہو اس کو دودھ کا استعمال قطعی ترک کر دینا چاہیے۔

مترجم ہمارے خاندان کے بعض نامور طبیب ایسے تھے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہے اور جب ذرا سی سوء تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اس کی سنبھال کر کے اسی کیفیت پر کر دی جاتی تھی متن شہد کسی طرح مضر بھی نہیں ہے قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہو چکیں کرنا چاہیے اور طبیخ زوفا جو قرابادین میں مذکور ہے اس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہے ان دونوں سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہے جو حب القطن سے مرکب ہے کہ وہ بھی قرابادین میں مذکور ہے اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ

لبن مادہ خر میں تیار ہوتا ہے کبھی ان ادویہ کے ہمراہ ملزجات مغریہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہے یعنی ایسی ادویہ جن میں لزوجت اور اغرا بھی ہو اور کبھی ان کے ہمراہ مخدرات کو بڑھا دیتے ہیں تا کہ سرفہ کو روکیں اور سکون سے سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنی جس قوت میں بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب میں ہم نے کر دیا ہے اور باب قیح میں بھی ان کا بیان دوبارہ ہو چکا ہے انہیں ادویہ میں سے معتادیہ ہے کہ احسا کرسنہ کا استعمال کریں یا وہ احسا جن میں کرش شتائی داخل ہو اور چنا اور جوار یعنی مکئی سے ستو بنائے جائیں اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا ان میں پڑا ہو۔

ماء العسل میں منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملحمہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع تراکیب کے اوپر مذکور ہو چکیں معاجین مجففہ جیسے کمون اور اثانا سیاہ اور لعوق بزرکتان مثرودیطوس اور تریاقات جب اوقات مناسب پر مستعمل ہوں خصوصاً اوائل مرض میں اور جس وقت ہزال اور لاغری شدید نہ ہو وہ بھی نافع ہے اور جب تک حمی اوقیہ جو لازقرحہ ریہ کے ہے درجہ ذبول کو نہ پہنچی ہو اس وقت بھی نفع کرتا ہے گل مختوم انفع اشیاء ہے ہر وقت میں اور گل ارمنی بھی اسی طرح جملہ وہ ادویہ جن کو ہم نے بیان کیا ہے ضمادات اور رمادات اور مروخات یا ہمراہ شہد کے خواہ کسی قدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جائے پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سودمند ہوں پس ریہ ثعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پر سیادشان کو آب شکر یعنی گاڑھے شربت میں تیار کریں یہ دوا بدرجہ غایت مفید ہے کبھی اس مرض میں چند قسم کے بخورات کا استعمال کیا جاتا ہے جو مجفف ہوتے ہیں اور تنقیہ مدہ کرتے ہیں ان دھونیوں کو کسی چنگیر دان وغیر میں رکھ کر سلگاتے ہیں منجملہ ان بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضہ مرغ میں لت کر کے سلگاے ہیں اور ازانجملہ برگ زیتون شیریں اور او جھنیل گاؤ کا اور چربی پہاڑی بکری

کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہم وزن از انجملہ پوست نبق یعنی بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کے پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کوہی از انجملہ زرنیخ اور زراوند اور پوست بیخ کبر جملہ ہم وزن لے کر شہد اور روغن زرد میں جمع کریں۔

ایضاً زرنیخ زرد ساذج ہندی ہمراہ شیرج کے اور جس وقت مزاج مریض کا گرم ابازیر اور افادیہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو اور خالص شراب ابیض کے اول مرض میں کچھ ممانعت نہیں ہے ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ سونگھنا بہتر ہے آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دل تنگی کو ترک کرنا لازم ہے اور کوئی بات اس پر ایسی وارد نہ کی جائے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو میں نے ابدان کثیرہ اور بلاد مختلفہ میں چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہے کہ مریض سل گلقند شکری کا استعمال کرے جو تازہ تیار ہو اور سالخوردہ نہ ہوگئی ہو اور ہر روز جس قدر مریض سے ہو سکے اس کو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجائے گوشت وغیرہ کے اسی کو کھاتا رہے بعد ازاں اس کی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جائے اگر ضیق نفس میں بسبب تجفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب زوفا بقدر حاجت پلا کر اس ضیق نفس کا ازالہ کیا جائے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اس کی مشتعل ہو جائے قرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور کریں اور اس علاج یعنی گلقند کے استعمال کو نہ بدلیں بلکہ بدستور جاری رکھیں یقین ہے کہ مریض کو شفا ضرور ہو جائے گی اگر مجھے تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہ ہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب میں نے مشاہدہ کیے ہیں ان کو بیان اور تعداد اور شمار بھی ان بیماروں کا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوئے ہیں لکھتا۔

از انجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اس قدر بڑھ گیا تھا کہ آثار مرگ کے اس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو

کر سکتا تھا اسی مریضہ کا بھائی اس کی سر پرستی پر آمادہ ہوا اور اسی دوا سے اس کا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا کہ وہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اسے حاصل ہوئی اور فربہی بھی اس کے جسم پر آ گئی اور جس مقدار وزن میں اس نے گلقند کا استعمال کیا اس کی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہیں ہے کبھی بسبب یبوست اور ذبول کے استعمال دودھ اور دہی کا ضرور ہے تغذیہ اور ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور جنبیت کی وجہ سے تغریہ قرحہ کا بھی ہوتا ہے اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ دودھ کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہے بسبب قوت جلا کے جو اس میں ہے بلکہ اکثر یہ تدبیر قروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہے اگر اس تدبیر میں تصلیت قرحہ کی منظور نہ ہو سب سے زیادہ تر مفید دودھ عورتوں کا ہے اگر پستان سے پیا جائے اس کے بعد دودھ مادہ خر کا کہ اس میں تغریہ زیادہ ہے اس کے بعد شیر بز خصوصاً کہ قوت قبض کی شیر بز میں زیادہ ہے اور لین رماک بھی منقی ہے اور بسہولت نفث کو دور کر دیتا ہے مگر اس میں تغریہ نہیں ہے اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہے اور جس قدر مجھے تجربہ ہوا ہے اس سے کہتا ہوں کہ شیر مادہ گاؤ اور بھیڑ کا دودھ اس میں کسی قدر غلظت ہے لیکن اگر تھن سے پیا جائے البتہ مفید ہو گا جس حیوان کا دودھ جس غرض سے پلایا جائے اسی اثر پیدا کرنے والی گھاس سے اس حیوان کو چرانا بھی واجب ہے اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہے اس وقت حیوان کو عصی الراعی اور رفوتج اور حبل المساکین یعنی لبلاب وغیرہ چارہ میں دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج نفث مطلوب ہو حاشا اور رفتہ النحل اور حندقوقی یعنی بسکھپرہ اور بلکہ تیوعی یعنی شیر دار درخت جو زہیلے ہیں جو شخص دودھ کے استعمال پر آمادہ ہو اس پر واجب ہے کہ جملہ تدابیر مذکورہ سابقہ کی رعایت کرے اس لئے کہ اگر کسی تدبیر میں بھی خطا واقع ہو گی تو اثر استعمال دودھ کا وبال جان ہو جائے گا۔

بعض اطباء محصلین نے کیفیت استعمال دودھ کی اس طرح بیان کی ہے اور اس

کا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت میں یوں بیان کرتے ہیں مادہ خر جس کا دودھ پلانا مرکوز ہے ایسی ہو کہ جس کو بچہ جنے ہوئے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گزرے ہوں اور محلبہ یعنی دودھ دوہنے کا برتن جو چمڑے کا ہوتا ہے اسے لے کر پانی سے خوب دھوڈالیں اور اگر اس دوہانے یعنی ظرف میں پہلے بھی دودھ دوہا گیا ہو لازم ہے کہ اسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کریں اور گرم پانی اس میں ڈال کر رکھ چھوڑیں تا اینکہ اگر اس میں کسی قدر رطوبت سابق میں میں جذب ہو چکی تھی وہ بھی متحلل ہو جائے پھر اسے آب گرم سے خوب دھو کر آب سرد سے دھوئیں اس کے بعد اسی برتن کو آب گرم میں رکھیں اور دودھ کو دوہیں نصف سکرجہ کے قریب جو تخمینا تین تولہ ہوتا ہے اور یہ مقدار استعمال دودھ کی روز اول میں ہے اگر مرض سلیم ہو یعنی زیادہ شدائد نہ ہوں ورنہ اس سے زیادہ پلایا جائے اگا جس قدر تخمی حدت طبیب سے ہو پھر دوسرے روز پہلے دن سے دوچند وزن دیا جائے گا اور دوہنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہے جو روز اول کی گئی اگر روز اول طبیعت نے دودھ کو قبول کر لیا اور ٹھہر الیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودھ میں شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز وہی کرنا چاہیے جو روز اول کیا تھا پھر اگر دوسرے روز طبیعت نرم نہ ہو یعنی دست نہ آئے خصوصاً اگر تیسرے دن بھی اجابت ملیں نہ ہو چھ تولہ دودھ اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم نشاستہ سے پورے ڈیڑھ درہم تک ملا کر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف سکرجہ دودھ ہر روز بڑھایا جائے جب چھٹا دن گزر جائے اور اجابت ملین نہ ہو تو تولہ دودھ میں شکر اور نمک اور نشاستہ اور روغن بادام ملا کر استعمال کریں جب تین اجابت ملین سے زیادہ آنے لگیں اس وقت پھر دودھ میں کسی شے کی آمیزش کرنی جائز نہیں ہے اور مقدار دودھ کی بھی کم کرنی چاہیے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شبانہ روز میں تین اجابت ملین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہ ہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودھ پلانا کسی قدر نافع ہو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے۔

بعض محصلین اطبانے کہا ہے کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر مادہ خر وغیرہ کے پلانے میں یہ ہے کہ لکڑی کے برتن میں دوہا بھی جائے اور پلایا بھی جائے دودھ کے جملہ اقسام میں افضل وہی قسم ہے کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہاں کی گھاس میں قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور قبض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے افسنتین وغیرہ اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور علیق وغیرہ بھیڑ کا دودھ اگر دوشیدہ کر کے پلایا جائے اس میں کسی قدر پانی بھی ملانا ضرور ہے اور سنگریزہ کو گرم کر کے دودھ میں بجھا دیں اور مکرر اسی طرح عمل کریں تا اینکہ دودھ کسی قدر پختہ ہو جائے اور اس کی مائیت کم ہو جائے اور اس طرح کا دودھ ہضم ہونے میں عمدہ تر ہے بہ سنبت اس کے کہ آگ پر پکایا جائے۔

ایضاً رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے ہاں اگر ذرب عارض ہو اس وقت طراشیث کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ اٹھتی ہو دودھ میں کثیر ابوزن ایک درہم کے ملانا چاہیے اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون اور کرویا اس میں شریک کرنی چاہیے شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کر جائے تو اس کے واسطے غذائے کافی ہے اور جس وقت مریض کو تپ آ جائے واجب ہے کہ استعمال دودھ کو ترک کر دے دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہے اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ ان کو نافع ہے اور زیادہ تر مفید ہے اور عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دہی جما ہوا اس کا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دیں اور مقام معتدل میں اسے رکھیں پھر صبح کو اسے خوب سا متھنی وغیرہ سے ہلائیں حتی کہ بعض اجزا اس کے بعض سے خوب مل جائیں اس کے بعد قرص تیار کریں چنے کا بیسن اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اس پر چتیاں پڑ گئی ہوں یہاں تک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اس کا نام فارسی میں ہزاردہ رکھا جائے انہیں اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جائے اور بطور لعوق کے چاٹا جائے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جائے اور روٹی ایک درہم کم کر دی جائے اسی طرح ہمیشہ کم کرتے رہیں تا اینکہ فقط دہی باقی رہ جائے اس کے بعد اٹی

چاول چلیں یعنی دہی کو گھٹائیں اور روٹی کو بڑھاتے جائیں تا اینکہ قرص فقط باقی رہ جائے اور دہی بالکل چھوٹ جائے اور یہ تدبیر اس وقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جائے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو اور جس وقت مرض کے آثار نمایاں ہوں دوغ میں کمی اور قرص کے وزن میں زیادتی کیا کریں حتی کہ دودھ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جائے اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اس کو دوغ میں بجھانا کچھ خوف کی بات نہیں ہے اب ہم ان چیزوں کو بیان کریں جو قرابادین میں مذکور ہوئی ہیں غذا ان بیماروں کی مغریات سے تجویز کرنی چاہئے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاوریہ جو باجرہ سے بنتی ہیں جاول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہے اور گوشت زخم کا اوگاتا ہے کشک شعیر جو بخوبی پختہ ہوئی ہو مغری بھی ہے اور منقی ہے اور بوقت شدت تپ کے اس کا استعمال مناسب ہے خصوصاً ہمراہ سرطان کے جن کے اطراف دور کر دیے گئے ہوں اور مکرر پانی اور راکھ سے ان کو دھویا ہو خصوصاً ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ جو غذا نشاستہ اور خیار اور تربوز سے تیار ہوتی ہے کبھی اس سے بھی نفث بآسانی دفع ہوتا ہے اگر تپ خفیف ہو کرنب اور ہلیوں سے بہتر کوئی غذا نہ ہوگی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کریں ماہی شور یا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جائے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے اگر قرحہ ریہ کا خبیث ہو اس وقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہے اور اسی طرح نمکین اور شور چیزوں سے اگر گوشت سے ان کو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوشت اور چکور اور کنجشک کا دیں کہ یہ سب غیر مسمن یعنی فربہ اور چرب نہ ہوں اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوئے خشک کھلائے جائیں تاکہ تجفیف ان کی زیادہ ہو اور الحام یعنی گوشت زخم کا بھرلانا اس کی قوت بھی بھنے ہوئے گوشت میں زیادہ تر ہے پایچہ کا استعمال عمدہ ہے کہ اس میں لزوجت زیادہ ہے مچھلی کے کباب بھی جائز ہیں اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملا کر دینا چاہیے کبھی ان بیماروں کو حمام میں داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہے اور بعد غذا کے بھی بشرطیکہ ان

کے جگر میں سدہ نہ ہو اس وقت حمام سے فربہی بدن کی پیدا ہو گی پانی ان کے لائق آب باران ہے اگر ممکن ہو اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنابر بیان بالا عارض ہوتا ہے اس کے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہے گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب آلاس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم بسد کثیرا طباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم ضمغ وردی عصارۃ السوس ہر واحد سات درہم خرفہ یا گلاب تازہ میں قرص تیار کریں اور کھیرے کے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کریں اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنی کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اس وقت اس کی آواز میں تغیر اور غطیط پیدا ہوتی ہے اسے سقوط لہاۃ کی وجہ سے بیشتر لہاۃ کے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو باب امراض لہاۃ سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہاں بخوبی بیان کر دیا ہے مجربات جیدہ سے یہ ہے کہ نواحی صدر اور جانب راست کو برادہ صندلین میں گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملا کر ضماد کریں کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہے مقالہ پنجم تمام ہوا اس کے بعد فن گیارھواں احوال اور امراض قلب میں لکھا جاتا ہے۔

فن گیارھواں احوال اور امراض قلب کے بیان میں

اور اس فن میں دو مقالے ہیں:

پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کے بیان میں۔

تشریح قلب کی

قلب یعنی دل کی خلقت لحم قوی سے ہوتا ہے تاکہ آفات سے دور تر رہے قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنی ریشوں سے ہوتی ہے جن میں اختلاف شدید ہے کوئی ریشہ طویل ہے کہ بخوبی جذب غذا اور نسیم کی کرتا ہے اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہے اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہے جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہے اور یہ لیفہائے مختلفہ اس واسطے بنائے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہوں تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی

اور طبعی تینوں قسم کی پوری ہوا کریں مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کے ہے
نہ اتنی کم جو فضلہ بچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو۔

جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل روئیدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جائے تعلق رباط کا تجویز ہوا چوڑا اور عریض اس لئے مخلوق ہوا کہ اگنے والی اشیاء یعنی شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزائے قلب سے اعلےٰ قرار دیا گیا تا کہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اس کی توریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہنچے ایک کنارہ قلب کا باریک اس واسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہے اس کی ملاقات اور مماست استخوان سے نقطہ واحد پر ہونے سے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہنچے اور یہ نوک یعنی سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور با صلابت ہے تا کہ ہڈی کی سختی اور اس کی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جائے اور زیادہ کمی نہ ہو اور بتدریج اداز شکل صنوبری پر درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونوں جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نہ ہونے پائے ایک غلاف کے اندر قلب رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہے اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلی کے ہے لیکن اور جھلیوں میں کوئی ایسی معتدل جھلی نہیں ہے جو مشابہ اس کی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسی واسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے اندر سے جرم قلب کا بمقدار قلیل نظر آتا ہے مگر نزدیک اصل اور بیخ کے اور اس مقام کے جہاں سے شرائین اوگتی ہیں کہ اس جگہ زیادہ چسپیدگی غلاف کو نہیں ہے باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے اصل قلب کے پاس ایک عضو مثل اساس اور بنیاد کے ہے وہ عضو مشابہ غضروف کے ہے تھوڑا سا تا کہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے قلب میں تین بطن ہیں دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی میں کہ جالینوس اسی

متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہے اور منفذ بھی اسی کو کہتا ہے اور یہ منفذ بطن نہیں ہے بطن ایمن جائے ودیعت اور امانت اس غذا کے مقرر ہوا ہے جس سے قلب کی غذا ہوتی ہے اور یہ بطن قوی اور کثیف ہم صورت جرم قلب کے مخلوق ہوا اور بطن ایسر معدن اس روح کا ہے جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہے او بطن سوم بطور مجری بیچ میں ان دونوں کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہے یہ مجری وسیع ہو جاتا ہے اور جس جگہ قلب طویل ہے یعنی انتہائے بطن ایسر کے پاس وہاں یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہے قاعدہ بطن ایسر کا ارفع اور بلند ہے اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت اترا ہوا ہے جملہ رگہائے جھندہ یعنی شرائین کی خلقت میں دو جھلیاں داخل ہیں سوائے ایک شریان کے ان دونوں جھلیوں میں اصلب اور سخت وہ جھلی ہے جو اندر کی طرف ہے اس واسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشاء اندرونی ہے اور حرکت جوہر روح قوی سے بھی اسی جھلی کو اتصال ہے لہذا اس کی حفاظت اور احراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی منبت شرائین تجویف ایسر ہے دونوں تجویفہائے قلب سے اس لئے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہے لہذا اس کا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا میں واجب ہوا اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہے اور شے غلیظ اور ثقیل یعنی غذا کا مستودع ہے اور بطن ایسر حاوی شے رقیق اور سبک یعنی روح کا ہے لہذا دووں جانب کی تعدیل اس طرح پر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذائے غلیظ ہے وہ پتلا اور رقیق بایا گیا خصوصاً کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تبخر کے مامون اور بے خوف تھا لہذا اس کا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہ ہوا اور جو بطن حاوی شے لطیف یعنی روح کا ہے وہ غلیظ بنایا گیا خصوصاً کہ اس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشح اور تبخیر کے ہروقت خوف تھا بلکہ جائے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہے بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی نہایت معتدل خو وہی ہے جو قلب کے بطن اوسط میں ہو قلب کے واسطے دو فزونی مثل منہ کے اس مشترک مقام پر بنائی گئیں جہاں مدخل مادہ خون کا یعنی ورید شریانی ہے اور

مدخل نسیم کا جو قلب میں جاتی ہے یعنی ابہر بھی اسی جگہ ہے اور یہ دونوں زیادتیاں مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی ہیں یہ دونوں فزونی مثل شاخہائے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈ ایسے نظر آتے ہیں اور مسترخی یعنی ڈھیلے رہنے ہیں جب تک قلب منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہے اور جس وقت قلب میں انبساط پیدا ہوتا ہے یہ دونوں کھنچ کر تن جاتے ہیں اور جو شے کہ قلب اس کو گھیرتا ہے اندر تک اس شے کے حصر اور گھیر یعنی میں اعانت کرتے ہیں گویا دو خزانے ہیں کہ اوعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے میں جمع کر کے بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اسی ذخیرہ کو کو بقدر مناسب پہنچا دیتی ہیں یہ دونوں اذن قلب دقیق اور باریک اس لئے بنائے گئے تا کہ زیادہ تر حاوی ہوں اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کریں اور سخت اس واسطے بنائے گئے ہیں کہ انفعال اور قبول اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر رہیں قلب مع اپنے قوائے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہے اس طرح پر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہے جس طرح ہوا کو جذب کرتا ہے قلب درمیان صدر یعنی سینہ کے رکھا گیا اس لئے کہ جسم میں زیادہ تر معتدل وہی جگہ ہے اور تھوڑا سا مائل بائیں طرف رہا تا کہ جگر سے دور رہے تب جا کر جگر کے واسطے مکا واسع دستیاب ہو طحال قلب سے بہت اتر کے نیچے کی طرف ہے اور قلب سے دور بھی ہے اور طحال کے نیچے اترنے میں ایک منفعت ہے جس کو ہم عنقریب بیان کریں گے جگر کے واسطے مکان وسیع جو دور ہونے سے قلب کے پیدا ہوا اور گنجائش زیادہ ہوئی یہ بات اولی اور انسب ہے بہ نسبت اس کے کہ طحال کو دوری قلب سے وسعت مکان حاصل ہوئی اس لئے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہے اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف لسیار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہے کہ حار غریزی جانب واحد یعنی جانب یمین میں فراہم نہ ہو جائے اور تا کہ جانب لسیار بھی معتدل رہے اس لئے کہ طحال بذات خود گرم نہیں ہے چوتھا فائدہ قلب کے لسیار میں ہونے کا یہ ہے کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہے اس کی آمد میں مزاحمت اور تنگی مماست قلب سے نہ پیدا

ہو اور تھوڑی سی جگہ اسی رگ کو بھی مل جائے جس حیوان کا دل اور جثہ مقدار میں بڑا ہے اور پھر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہے جس طرح خرگوش اور ابابیل تو سبب اس کا یہ ہے کہ حرارت اس کے قلب میں کمتر ہے اور بڑی جگہ یعنی قلب میں اسی حیوان کے اسی قدر حرارت پھیلتی ہے لہذا بخوبی اسے گرم نہیں کرتی ہے کہ ظرف کبیر ہے اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ میں بڑا ہے اور پھر وہ جری بھی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ حرارت اس کی قلب میں زیادہ ہے اور تحقن ہوتی ہے اور شدت پاتی ہے مگر اکثر تو یہی ہے کہ جو حیوان جری ہے وہ عظیم القلب بھی ہے قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اٹھا نہیں سکتا ہے اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا ذبح نہیں ہوا کہ اس کے قلب میں کوئی آفت پائی گئی ہو جس طرح کہ اور اعضا میں پائی گئی ہے کبھی بعض حیوان تن آور اور کبیر الجثہ کے دل میں ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصاً بیل کے دل میں اور یہ ہڈی غضروفیت کی طرف مائل تھی بزرگ تر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی میں زیادہ ہاتھی کے دل میں پائی گئی ہے بعض بندروں کے دل میں دو سر پائی گئی قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہے کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کر لیا جائے تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہے اس شخص کی رائے خطا پر ہے جس نے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہے ارچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہے اگر چہ تھوک قلب کا ارادہ نہیں ہے۔

امراض قلب کا بیان

کبھی خاص جرم قلب میں جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہیں مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہیں اور کبھی ساذج بلا مادہ ہوتے ہیں مادہ کبھی عروق اور رگہائے قلب میں ہوتا ہے اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کے ہوتا ہے خصوصاً رطوبت کہ اکثر اسی جگہ پائی جاتی ہے اور اکثر اسی جگہ چند طرح کے رطوبات ہوتے ہیں اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ جس وقت رطوبات کثیرہ قلب میں جمع ہوں گے انبساط سے اس کو منع کریں گے کبھی قلب کو اورام اور سدہ عارض ہوتے ہیں اور کبھی کوئی

مرض امراض وضع سے بھی اس کو عارض ہوتا ہے جس طرح کہ احتقان رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہے پس ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہے انحلال فرد جو قلب کو عارض ہوتا ہے یا تو خاص جرم میں قلب کے یا غلاف میں اس کے ہوتا ہے جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب میں مستحکم ہو جائے پھر علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر مستحکم نہ ہوتب بھی بآسانی علاج پذیر نہیں ہوتا ورم حار اگر قلب میں ہو فورا قاتل ہوگا اور ورم رم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہے کہ قلب میں واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہے تو غلاف قلب میں ہوتا ہے پھر اگر اتفاقا جرم قلب میں ورم بارد ہوا ہو تو بشکل ورم حار کے فورا قاتل نہ ہوگا مگر پھر بھی انجام میں قتل ہی کرتا ہے اور بیشتر ورم صلب ج غلاف قلب میں ہوتا ہے خلط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خلط مائی سے ہو اور منفط یعنی پلپلا ہو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ ایک زمانہ گزر جائے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہے کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب مر جانے کے بعد اس کے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات میں اس کے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف اور ضعیف رہتا تھا جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہیں ہے پھر اس کا ورم جمع اور تقیح کے قابل کب ہو سکتا ہے اگر قلب میں قروح مخیلہ ثبر یہ پیدا ہوں ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہیں بنابر قول بعض اطبا کے کبھی رگہائے قلب میں سدے ایسے پڑ جاتے ہیں جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہیں۔

انحلال فرد یعنی تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہے اگر جرم قلب میں کسی قسم کا تفرق اتصال عارضی ہو اور بطون ثلثہ تک پہنچے فی الحال قتل کرے گا اور اگر نافذ بطون تک نہ ہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت ملے گی کبھی قلب کو بمشارکت اس کے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہیں اور بمشارکت دماغ اور جنب اور ریہ اور جگر اور امعاء اور جملہ احشا کے خصوصاً مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہیں اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ

ہے جس طرح حمیات میں جب ان کے نوبہ اور بحران متحقق ہو جائیں مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے بھی بسبب اس شے کے ہوتی ہے جو ان اعضا سے منقطع ہو کر قلب کو پہنچے مثلاً جگر جس وقت ضعیف ہو گا توجہ غذا سے اپنی طرف اس وقت کوئی آفت قلب کو بمشارکت جگر کے پہنچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہو گا اس وقت عضل منفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہو گی کبھی امراض شرکی قلب میں اس سبب سے پیدا ہوتے ہیں کہ اعضائے مشارکہ سے کوئی شے موذی قلب تک پہنچتی ہے دماغ کو خیال کرو جس وقت اس میں خلط سوداوی کی کثرت ہو گی اور جوہر دماغ میں اس کا نفوذ ہو جائے گا پس براہ شرائین ے قلب تک بھی اس کا ضرر پہنچے گا اور خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہو گا اور جو شے تابع خفقان کے ہے سو فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہو گی یا اینکہ کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب میں پہنچے کہ اس وقت بلادت اور کسل اور سقوط نشاط اور کشادہ دلی کا سقوط عارض ہو گا جگر سے خون ردی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب میں پہنچ کر مورث امراض ہوتا ہے کبھی یہ امراض بسبب شرکت ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اگر غلاف قلب میں ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی اس سے ایذا پہنچتی ہے اور تمامی احشا کے اورام سے عموماً قلب متاذی ہوتا ہے خواہ اگر فم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع سے متاذی ہو خواہ دیدان یا کدو دانہ یا تے لاذع سے فم معدہ کو گزند پہنچے ان جملہ اوقات میں قلب بھی بشرکت معدہ اور فم معدہ کے متاذی ہوتا ہے اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب مشارکت وجع اور درد کے جب شدت ہو بھی ایذا قلب کو پہنچتی ہے اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہے کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بجانب قلب کے مائل ہوتا ہے پس خناق پیدا کر کے قاتل ہوتا ہے جو مشارکات درمیان قلب اور غلاف قلب کے واقع ہوتے ہیں ان کا قاتل ہونا واجب نہیں ہے اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ

البتہ قاتل ہوتا ہے کبھی خاص فم معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور گمان یہ ہوتا ہے کہ قلب میں اختلاج ہوا ہے۔

وجوہ استدلال احوال قلب پر جن وجوہ سے استدلال احوال قلب پر کیا جاتا ہے آٹھ چیزیں ہیں:۔

(۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اگتے ہیں (۵) لمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدن میں عارض ہوں (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور اوہام

نبض کا سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہے اور ضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر دلیل ہیں نبض رطبت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہے نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہے سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہے اور ان کیفیات کی اضداد سانس میں ہونی برودت قلب پر دلیل ہے سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اس کے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہے اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اس کا سبب نہ ہو برودت قلب پر دلیل ہے اگر سر کی اس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کہ اس پر بزرگی سر کی دلیل ہے اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہے اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہے جس سے اضلاع او پسلیاں اگی ہیں اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہے پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہیں ہوسکتی ہے سینہ پر بالوں کا بکثرت پیدا ہونا خصوصاً ہمراہ کثرت کے بالوں کا گھونگھر والے اور پیچدار ہونا حرارت قلب پر دلیل ہے اور سینہ بالوں سے بالکل خالی ہونا

خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہے اس لئے کہ فاعل دخان یعنی حرارت نہیں ہے جب تو بال کم پیدا ہوئے یا آنکہ یہ کمی بالوں کی خواہ مفقود ہونا بالوں کا یبوست پر اس وقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدن کا مرطوب زیادہ نہ ہو یا ہوائے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہ ہو سارے بدن کی حرارت قلب کی حارت پر دلیل اس وقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی تبرید نہ کرتی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر میں برودت ہو اس وقت حرارت سے تمام بدن کی قلب گرم نہ ہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نہ کرے۔

نرمی بدن کی قلب کی نرمی پر دلیل ہے اگر جگر کی صلابت اس نرمی کا مقابلہ نہ کرے اور صلابت بدن میں قلب پر دلیل ہے اگر رطوبت جگر اس کے مقابل نہ ہو حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہیں اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یوں ہوتا ہے کہ غضب طبعی اور خلقی جو براہ خوگری اور عادت کے نہ ہو اور بے دھڑک درآنا ہر ایک کام میں اور حرکات میں خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہیں اور ان اخلاق کی اضداد یعنی غصہ کا نہ ہونا اور جبن اور گرانی حرکات میں بشرطیکہ یہ امور مستفاد اوہام اور عادات سے نہ ہوں برودت قلب پر دلیل ہیں بدن کا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہے اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہ ہو ضعف قلب پر دلیل ہے ضعف قلب دلالت کرتا ہے کہ قلب میں کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہے اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہے کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہے اور مزاج طبعی یہ ہے کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب میں ہو اور التہاب اس میں نہ ہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہو حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دل تنگی دلالت کرتی ہے اور بیشتر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس میں پہنچ جاتی ہے اوہام یعنی تصورات بے اصل ان کی دلالت یوں ہے کہ

نہ ہو اسی طرح نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کی طرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالوں کی زیادتی خصوصاً بجانب چپ کہ یہ سب امور **قلب** کے حرارت طبعی پر **دلیل** ہیں بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلاً دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی شدت نہ ہو خواہ بلد اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نہ کرے شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا اور درازی امیدوں کی کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی ان کی حرارت پر دلالت کرتا ہے اگر یہ عظیم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان بالا نہ ہو **قلب** کا مزاج بارد طبعی اس پر تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے بشرطیکہ دل سے تنگی نہ ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کی طرف ہونا ہاں اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اس وقت ان علامات کو دلالت برودت **قلب** پر نہ ہوگی اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کی طرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور حلم یعنی بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہیں کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرو کرکے اپنے کو حلیم بنایا ہو اسی طرح اور اخلاق و عادات میں زنانہ پن ہونا اور عورتوں کے ایسے اخلاق ہونے اور وحشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنے والی چیزوں سے شرمانا اور بدن کا سرد ہونا یہ سب علامات برودت **قلب** کے ہیں **قلب** کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا ان امور سے جو غضب یا فرح کریں اور پھر بہت جلد اس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنی قیام کسی بات کا نہ ہو جیسے **مثل** مشہور ہے کہ گھڑی میں ولی اور گھڑی میں شیطان رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت **قلب** کی ہے اگر یبوست جگر اس کے مقابل نہ ہو مزاج یابس پر **قلب** کی صلابت نبض اور انفعال میں بطوء یعنی امور وارد کا دیر میں موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اس کا پائدار اور ساکن رہنا اخلاق سبعی اور بدن کی یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اس کے مقادم نہ ہو حار یابس مزاج **قلب** کا اس پر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہے یعنی پوری عظیم نہ ہو جو اقطار ثلثہ

کی حد کو پہنچ جائے اور یہ امر اس وجہ سے ہے کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہے اور کمی اس میں مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہے اور اسی طرح نبض کی سرعت خصوصاً حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصاً اخراج ہوا میں سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات میں خفت اور شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر میں خوشنود ہونا بسبب یبوست کے سینہ پر بالوں کی کثرت اور کثافت بالوں کی بسبب یبوست کے اور گرہ دار ہونا بالوں کا لمس بدن کا گرم اور خشک ہونا حار رطب مزاج میں بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اس مقدار سے جو مزاج یابس میں ہوتی ہے بشرطیکہ حرارت میں حار یابس اور حار رطب کے مساوات ہو کہ اس وقت غصہ بہت جلد آئے گا اور شدید نہ ہوگا اور لمس بدن کا حار رطب ہوگا اگر برودت جگر کی بشدت نہ ہو اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت میں فرض کی جائے مقابلہ رطوبت قلب کا نہ کرے ایسے مزاج حار رطب میں امراض عفونت کی کثرت ہوتی ہے۔

بارد رطب قلب کی نبض عظیم نہیں ہوتی بلکہ مائل بطرف صغیر ہونے کے ہوتی ہے اور لین بھی ہوتی ہے سریع اور متواتر نہیں ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہے جس قدر مزاج میں رطوبت اور برودت ہو ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ بے مو بے عداوت اور بے غصہ ہوتا ہے اور بدن اس کا بارد رطب ہوتا ہے اگر کبد کی تسخین کثیر اس کے مقابل نہ ہو اور یبوست جگر گو بہ قلت ہو اس کے مقابل نہ ہو بارد یابس مزاج قلب پر دلیل یہ ہے کہ نبض ایسے شخص کی اس قدر بطی نہیں ہوتی اور غصہ اس کو دیر میں آتا ہے اور بعد آنے کے دیرپا ہوتا ہے صاحب کینہ اور بے مو ہوتا ہے اور بدن سرد ہوتا ہے اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اس کے مقابل نہ ہو۔

علامات امراض قلب کے ازیں جملہ دلائل امرجہ غیر طبعیہ بھی کبھی سوءمزاج قلب پر دلیل ہوتے ہیں کبھی سوءمزاج قلب پر ضعف اور انحلال قوت دلیل ہوتا ہے

اور جو ذوبان کسی سبب بادی اور امر خارجی کی طرف خواہ کسی امر سابق کی طرف منسوب نہ ہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے ذوبان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہے پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت میں اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اس وقت اس سبب کی دلالت تمام ہو جائے گی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہنچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت میں استحکام ہوگا اگر قلب پر کوئی سوءمزاج قوی ہو جائے اور وہ سوءمزاج بلا مادہ بارد ہو یا حار ہو خواہ یابس ہو اس وقت بدن طریق سل یعنی لاغری اور ذوبان میں پڑے گا سوءمزاج حار اور ساذج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور دق ہرمی اور سوءمزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اس کی ہے جو ریہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ ریہ اس دق اور سل میں ماؤف نہیں ہوتا ہے اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہے اور دق حار سے اس کو جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہے علامت سوءمزاج حار یہ ہے کہ نبض سرعت اور تواتر میں طبعی برعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہوائے بارد سے ایسی تشنگی فرد ہو جاتی ہے اور سرد جگہ اور سرد ہوا میں پہنچنے سے راحت پیدا ہوگی اور نحول یعنی لاغری جسم کی عموما اور اسی طرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور سبب کے پیدا ہوتا ہے اور غم اور کرب جن کے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہے سوءمزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کی طرف ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہو جائے اس وقت باضطرار تواتر پیدا ہوگا تاکہ تدارک اس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونوں یعنی صغر اور بطوء کے نہ ہونے سے جاتی رہی۔

اس سوءمزاج میں ضعف نفس اور انحلال قوت کا بھی ہوتا ہے اور جس شے مستحسن کی طرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کریں استراحت پیدا ہوتی ہے اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہے سوءمزاج رطب کی

نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد بر لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا ان امور سے جو نفس میں موثر ہوتے ہیں اور پھر ان آثار کا بسرعت زائل بھی ہو جاتا اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا علامت سوءمزاج یابس کی نبض کا یبوست کی طرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور بدشواری تاثیر موثرات کو قبول کرنا اور پھر جب قبول کر لے قوی اثر ہو یا ضعیف مگر اس کو قرار اور اثبات رہتا ہے اور بدن کی لاغری اور ذوبان اورام کے دلائل بھی مختلف ہوتے ہیں اورام حارہ ابتدا میں اختلاف عجیب نبض میں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہیں ہوتا اور نائرہ حرارت بدن عظیم ہوتا ہے خصوصاً اعضائے نفس میں اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعہ تنفس کے کھنچ کر قلب میں پہنچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل استنشاق ہوا کا نہیں ہوا ہے اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے درپے عارض ہوتی ہے اورام قلب میں امید صلابت نبض کی کرنی جس طرح اور اورام میں کی جاتی ہے واجب نہیں ہے اس لئے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض میں صلابت آئے پہنچنے نہیں پاتا اور قاتل ہو جاتا ہے انحلال فرد پر آگہی اسباب بادیہ سے ہوتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے اگر قلب میں کوئی قرحہ عارض ہو اور بائیں نتھنے سے اسی زمانہ عروض قرحہ میں خون جاری ہو مریض مرجائے گا اور علامات اس کے بائیں طرف کے پردہ بینی میں درد ہوتا ہے۔

اسباب جو قلب میں اثر کرتے ہیں یہ اسباب دو قسم کے ہیں ایک تو وہ امور جو خاص قلب میں موثر ہیں دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا میں بھی موثر ہوں جیسے وہ اسباب جو برے خون کو پیدا کرتے ہیں خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرد کے اسباب ہیں اور جملہ اسباب ترکیب وغیرہ کے جس کو ہم نے بارہا ذکر کیا ہے فن کلیات میں پس یہی اسباب مشترکہ ہیں مگر قلب کے واسطے خصوص چند اسباب ایسے ہیں جو بذریعہ نفس کے عارض ہوتے ہیں اور بذریعہ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہیں نفس یعنی سانس جس وقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی اس

میں آ جائے خواہ زیادہ برودت سانس میں پیدا ہو کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہنچے انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہمارے کتب طبیہ میں جہاں امور کلیہ کا بیان کیا ہے ملاحظہ کرنا چاہیے وہاں ہم نے بیان کر دیا ہے کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب میں بواسطہ روح کے ہوتی ہے۔

مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اس کے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہیں وہ طبیعات کے کسی مقام پر ہم نے نہیں دیکھے فقط و عادی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیجیے ہاں متکلمین اہل اسلام جس وقت امکان صدور معجزات کا انبیاء علیہم السلام سے ثابت کرتے ہیں کسی قدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آ جاتا ہے البتہ فقرائے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہیں ان کے کتب میں برمز و کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہے اور مترجم خاکسار نے بھی بعض امور کو اس قدر مجرب سمجھ لیا ہے کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاؤ جس طرح لازم ہے کیا جائے تو اکثر ان جھگڑوں سے جو طبیبان خرفہ نویس کو کرنے پڑتے ہیں اور کچھ اثر علاج کا ظاہر نہیں ہوتا ہے نجات مل جائے میں نے تجربات کو بلا بخل اور ضنت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری ان تجربات سے ہوتے ہیں اس پر ان حضرات کو قدرت بھی ہوئی با ایں ہمہ وہ لوگ پھر بھی اپنی پستی ہمت سے اسی خرفہ نویسی پر جمے رہے ایک بھی تو صاحف حوصلہ ایسا نہ بر آمد ہوا جو ان تجربات کے فروغ کی ترقی کرتا لیکن پھر بھی بدل خواستگار ہوں کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد سے اس فن کے دریافت ہوئے ہیں یا آئندہ ہوں گے ان کو ایک کتاب میں جمع کروں گا۔

متن جو چیز انہیں اسباب مذکورہ سے بافراط ہو گی کہ اس کی وجہ سے حار غریزی باطن کی طرف جا کر گھٹ جائے جیسے حزن اور ملال میں یہی کیفیت ہوتی ہے خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آئے جس طرح فرح اور سرور میں یہ بات ہوتی ہے المختصر ان دونوں قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہنچتی ہے بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر

بہ ہلاکت بھی ہو جائے گا غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بھی از یں قبیل ہے مگر اس کا مورث غشی ہونا خواہ منجر بہ ہلاکت ہونا بہ نسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہے کہ اس لئے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہے بیداری اور ریاضت وغیرہ ان میں اگر افراط ہو بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہیں۔

قوانین کلیہ علاج قلب میں ادویہ قلبیہ میں ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہے کہ اس کا سمجھنا اور اس سے فائدہ مند ہونا اس شخص کو لائق ہے جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبعی کو بھی معلوم کر چکا ہے یعنی اس رسالہ میں معالجات کلیہ کا بھی ذکر ہے اس مقام خاص پر تو ہم انہیں علاجات کا ذکر کریں گے جو خاص طب سے متعلق ہیں اور وہ تدابیر جو علم اخلاق میں امراض قلب کے واسطے مذکور ہیں ان کو بھی یہاں ترک کر دیں ے واضع ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہے اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیش قدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر با ارادہ مستحکم واجب ہے مگر اس معالجہ کی نفع دہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہے یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو استفراغ ایسا جو قائم مقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اس پر اقدام کرتے ہیں کہ اس کے دفع ضرر کے واسطے ہم کو اور تدابیر کا ملانا کچھ ضرور نہیں ہوتا بلکہ ہم کو التزام ہے کہ اس قدر بافراط سے خون کا اخراج نہیں کرتے جس سے قوت ساقط ہو جائے اور اگر کسی قدر سستی قوت میں ہو اس کا انتعاش یعنی جگانا اور برانگیختہ کرنا غذا خواہ ایسی دوا سے ہم کر دیتے ہیں جو قوت کی برانگیختہ کرنے والی ہیں اگر قوت میں کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہیں ہے جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطا کی جاتی ہے اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہے سوائے فصد کے اور تدابیر سے جو ہم کو معالجہ قلب میں استغنا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ خون کا نکالنا بذریعہ فصد کے ایسی بات نہیں ہے کہ

کوئی دوا خارج سے قلب پر وارد ہوتی ہوتا کہ اس کی مصلح اور بدل اور زیادتی خواہ کمی اثر میں آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو پھر چونکہ اکثر ممتلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہے اور اسی فساد اور خوبی سے اس کی صحت اور زوال صحت رہتی ہے اور دونوں کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہے اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہیں ہوتی پس اگر امتلا خون سے قلب کو ضرر ہو فصد داہنے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری میں باسلیق بائیں ہاتھ کی اور قسم کے استفراغات جو بذریعہ ادویہ کے ہوں ان میں اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہے اس لئے کہ ادویہ مستفرغ بدن کی قوت سے ضد رکھتے ہیں پس ضرور ہے کہ ان کے ہمراہ ادویہ قلبیہ بھی شریک کی جائیں اور یہ ایسی ادویہ ہیں کہ بالخاصیت قلب میں قوت پیدا کرتی ہیں پس لازم ہے کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اس کے ہمراہ ادویہ تریاقیہ فادزہریہ بھی ایسی شریک کی جائیں جو مناسب قلب کے ہوں ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہے بلکہ ایک اور جہت سے ان ادویہ تریاقیہ کا نفع یوں ظاہر ہوتا ہے کہ ادویہ تریاقیہ ادویہ مستفرغ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کردیتی ہیں اور سوائے قلب کے اور اعضا کی طرف ادویہ مستفرغ کے پہنچنے کو مانع بھی ہوتی ہیں۔

تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتوں سے خالی نہ ہوگی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویہ حارہ مبدلتہ المزاج کو ادویہ قلبیہ حارہ سے ملا کر استعمال کریں گے مگر اس کی بھی رعایت ضرور کریں گے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک درشت کسی خلط کی قلب میں نہ ہو جائے کہ جرم قلب میں کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادہ ورم پیدا کرنے والے کی کشش سے تمدید پیدا نہ ہو خواہ کسی قسم کی تمدید قلب میں واقع نہ ہو اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اس وقت ہم کو جرات اور جسارت اس امر کی نہ ہوگی کہ فقط ادویہ باردہ پر اقتصار کریں اس لئے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب

کی خلقت ہوئی ہے یعنی وہ روح جو قلب میں بھر دی گئی ہے وہ ایک جوہر حار ہے اور اس کی حرارت غریزی اس قدر نہیں ہے جو بدن کو ضرر پہنچائے اور اسی روح میں سوء مزاج قلب سے اگر بحرارت ہو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اس روح میں کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہے اور دخانیت آجاتی ہے اور کدورت پیدا ہوتی ہے پس جس وقت جرم جگر پر کوئی ایسی شے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھا دے اور اس میں وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہے شریک نہ ہوں اور یہ تقویت کی خاصیت ان ادویہ میں بسبب حرارت کے نہیں ہے بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اسی حرارت کے ہے خاصیت تقویت روح کی ان ادویہ میں ہے بہر حال جب دوائے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہے کہ ایسی دوا اصل کو یعنی روح کو مضر ہو اگر چہ قرع کو یعنی جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہو جائے اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنی اطباء سابقین معالجہ سوء مزاج حار میں قلب کے ادویہ باردہ میں ضرور ادویہ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مدبرہ بدن قوی ہو ادویہ مبردہ اور مسخنہ میں تمیز کرے گی پس ادویہ مبردہ کو قلب پر وارد کرے گی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرے گی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدمائے اطبا کوئی دوائے معتدل یا قریب باعتدال ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے گاؤزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت میں ان کا اہتمام زیادہ رہتا تھا اور اگر طبیعت ضعیف ہو چکی ہے اور تمیز کی قوت باقی نہیں ہے اس وقت پھر کوئی تدبیر نافع نہیں ہوتی کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ کی حاجت اس واسطے ہوتی ہے کہ ادویہ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہیں جن کا نفوذ بہت کم ہے اور ثبات شعنے بحال خود باقی رہنا ان کا زیادہ ہے اور جزء بدن ہو کر باقی کا فضلہ بن جانا جو ہضم پر موقوف ہے ان اجزاء

معدنی میں نہیں ہوتا لہذا ادویہ حارہ قلبیہ کے ہمراہ ایسے احجار معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہے بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ ان کا بھی کسی قدر نفوذ قلب میں ہو جائے اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کر کے ان ادویہ باردہ کو قلب تک پہنچائے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور میں اسی غرض سے تجویز ہوئی ہے کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سب کے سب قلب تک پہنچ جاتے ہیں۔

پھر اب قوت طبعیہ کو اختیار ہے جس قدر اسے تصرف ممکن ہے چاہے تو اثر زعفران کو قلب تک نہ پہنچنے دے اور فقط اسی قدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران کا روح تک پہنچائے اور قلب کو اس کی حرارت سے باز رکھے اور ادویہ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے اور یہ طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہے اور بہت آسان ہے طبیعت پر بہ نسبت اس کے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جائے پھر یہ بھی تو ایک ضرر ہے کہ فقط ادویہ باردہ حجریہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویہ حارہ کے نہیں ہوتا ہے اور راہ میں ٹھہر جاتی ہیں جن لوگوں نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کر دیا ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ اوائل اطبا کی تجویز میں اصلاح دی ہے ان کا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کر دیتا ہے اور ان کو اس قلت نفع کی خبر نہیں ہے مزاج حار جو قلب کو عارض ہو اس کا علاج ربوب فواکہ سے کیا جاتا ہے خصوصاً رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ یہ شدید النفع ہے اور کیا خوب دوا ہے کہ جس کی خواہش ہے اور ہم آئندہ بیان کریں گے اور طلا اور ماءات مطفیہ سے جن میں مقویات قلب بھی شریک ہوں علاج کیا جاتا ہے اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اس کا استفراغ کیا جائے گا سوء مزاج بارد کا علاج ان معاجین کبار سے کیا جاتا ہے جن کو ہم بیان کریں گے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہوں اور اجزاء مناسب قلب کے ان میں داخل ہوں اور غذائے حار سے اسی قدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہے اور اگر سبب

اس سوءمزاج بارد کا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا اور علاج سوءمزاج یابس کا محتاج غذائے کثیر کا ہے جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام میں داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی میں رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام ی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اس وقت زیادہ سرد پانی نہ دینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعہ ادویہ اور مشروبات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا ان کو لازم ہے بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج میں حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اس کا استفراغ کردیں گے تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم میں جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کریں گے علاج سوءمزاج رطب کا یہ ہے کہ تلطیف تدبیر یعنی تقلیل غذا کی کریں اور ادویہ مجففہ کا استعمال کریں اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھیں اور متواتر قبل طعام کے حمام میں جائیں اور آب ہائے گرم مزاج سے نہائیں اور گرم پانی میں بدن کو تر رکھیں اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کریں اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذائے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ اینکہ زیادہ بمقدار کثیر کھائیں اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کریں اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اس کا استفراغ کرنا چاہیے۔

ادویہ قلبیہ کا بیان ادویہ قلبیہ تمام و کمال تو الواح اور جداول میں ادویہ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح میں اعضائے نفس کے اور بقدر حاجت اس وقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہیں جو بمنزلہ روس اور اصول کے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ ادویہ قریب باعتدال جیسے یاقوت اور بسد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاؤزبان اور ادویہ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد قرنفل ابریشم خاص کر اور زعفران اور دونوں بہمن کہ بعجلت نفع کرتے ہیں اور قرنفل عجیب النفع ہے اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم

بادرنجبویہ ایضا بادروج اور تخم اس کا اور شاہسفرم یعنی تلسی اور اس کے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور تخمشک خصوصاً تخم اس کا اور برگ اترج اور ساذج ہندی اور اس عجیب النفع ہے ادویہ باردہ موتی اور کہربا اور بسد اور کافور صندل گل سرخ اور طباشیر اور مختوم اور تفاح اور کشنیز تر۔

مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ میں از انجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہے خفقان ایک حرکت اختلاجی یعنی حرکت مکانی ہے جو قلب کو عارض ہوتی ہے اور سبب اس کا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب میں یا غلاف قلب میں خواہ ان اعضا میں ہو جو متصل بہ قلب ہیں اعضا مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی سوء مزاج ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنی تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہے کہ مادہ کسی عضو خسیس کا عضو رئیس کی طرف منتقل ہوتا ہے مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کی طرف منتقل ہو کر خفقان پیدا کر دے۔

متن کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہے کبھی دموی ہوتا ہے اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہے جو خفقان سوء مزاج ساذج سے ہو وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ہر ایک مزاج ساذج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہے اور جو ضعف قلب ہے جب تک کسی قدر اس کا بقیہ رہتا ہے کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہے جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اس ایذا کو دفع کرتا ہے جو سوء مزاج قلب سے اسے پہنچتی ہے پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہے جب خفقان میں افراط ہوتی ہے غشی کی طرف منتقل ہوتا

ہے اور افراط غشی سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہے ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوءمزاج ساذج پیدا کر سکتا ہے ورم حار ابتدا میں بشدت خفقان پیدا کرتا ہے اس کے بعد غشی اس کے بعد مہلک ہوتا ہے ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حار کے ہے مگر یہ ورم بیشتر تھوڑی سی مہلت دیتا ہے اسی رح انحلال فر دبھی خفقان پیدا کرتا ہے اور وہ سدہ بھی مورث خفقان ہوتے ہیں جو مجاری خون اور روح قلب میں خواہ ان مجاری میں جو قریب قلب کے پڑیں خواہ ان عروق میں پڑیں جو خشن ہیں اور اجزاءریہ سے وہ عروق ہیں جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہو اس کی مثال یہ ہے کہ اوجاع قیجیہ یا اوجاع مسخنہ کا انتقال قلب کی طرف ہو مثل خناق اور ذات الجب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤں کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسی طرح وہ خفقان جو ان حمیات اور کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو شکم میں پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جب کیڑے اوپر کے مقامات میں بعد ٹھہرنے غذا کے اور ثقل کے چڑھیں جیسے معاء مستقیم اور امعاء دقاق تک پہنچیں کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اس طرح پر ہوتا ہے کہ فم معدہ میں کوئی خلط الزج بلغم زجاجی یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اس میں فاسد ہو جاتا ہو مشارکت جملہ اعضا سے اس طرح خفقان عارض ہوتا ہے جیسے حمیات اور خصوصاً حمیات وبائیہ میں مشارکت خلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے اس طرح پر کہ غلاف میں ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو جو خفقان لطافت حس قلب سے پیدا ہوتا ہے اس کے مریض کو خفقان اندک رتج سے اٹھتا ہے جو درمیان قلب اور غلاف قلب کے پیدا ہوتی ہے خواہ جرم غلاف میں یا عروق میں قلب کے پیدا ہوتی ہے اسی طرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہنچتا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہے اس سے بھی خفقان عارض ہوتا ہے بدون اس کے کہ اس کیفیت برد سے کسی قسم کا ضعف افعال قلب میں پیدا ہو جو خفقان مشارکت سے معدہ کے پیدا ہو کبھی وہ اس طرح پر بھی ہوتا ہے کہ اس میں کوئی خلط

موجود ہو خواہ شور فم معدہ میں ہوں خاہ وہ سستی جو بعد تے شدید کے عارض ہوتی ہے کہ اس وقت اس کی تمیز باقی نہیں رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ میں ہے یا خاص قلب میں بیشتر اختلاج فم معدہ میں اور خفقان قلب میں عارض ہوتا ہے اور دونوں مترادف یعنی یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہیں کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہے جس وقت ریہ میں اس طرف سدہ پڑیں جدھر سے متصل قلب کے ہے پھر اس وقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہیں ہوتا اور یہ خفقان منذر اس ضیق نفس کا ہے جس میں امان ہلاکت سے نہیں ہے کبھی خفقان قلب بسبب بحراھ کے ہوتا ہے اور بسبب ان حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہیں بطرف بحران کے اور اس کی توضیح ہم مقام بحران میں کریں گے جو شخص شکایت ایسے خفقان کے بعد کسی مرض کے کرے اور ابکائی بھی آ رہی ہوں اور زیادہ مقدار صفرا کی تے میں برآمد ہوتی ہو اور پھر ابکائی ہمیشہ بنی رہے یہ خفقان منذر بہ تشنج ہے۔

علامات خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد طبعی سے اختلاف میں نہ رہی ہو دلالت کرتی ہے اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہے عظم اور صغر اور سرعت اور بطوء اور تفاوت اور تواتر میں اور اکثر خفقان کی نبض مشابہ اصحاب ربو یعنی ذمہ والوں سے ہوتی ہے خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہے اور قلب مری میں احساس اس قسم کا ہوتا ہے جس طرح کہ اس کا قلب رطب میں اولٹا پلٹا جاتا ہو ذموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان میں اور جماع سے وتیز ہوائے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہیں صفراوی خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہے امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہیں جو اسی خفقان کے تابع اور بعد میں ہوتے ہیں اور صلابت تھوڑی سی نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہے ریحی ساذج پر بسرعت اس خفقان کا متحلل ہونا اور خفت اور سبکی اس گزندگی جو قلب کو پہنچے اور کمی اختلاف نبض کی

ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب میں ہو وہی علامات دلالت کریں گے جو دونوں قسم کے اورام میں مذکور ہوں گے اور انحلال اور زائل ہونے پر سبب زوال ورم دلیل ہوگا جو خفقان سموم خواہ گزند حیوانات کی وجہ سے عارض ہوا نہیں اسباب سے اس پر استدلال کیا جائے گا اور دیگر اسباب مذکورہ بالا کی غیر موجودگی بھی اس پر دلیل ہوگی اسی طرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہوا اور جو خفقان سوء مزاج حار ساذج سے پیدا ہو اس میں التہاب شدید بدون احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہے جس میں قلب آغشتہ اور ڈوبتا ہوا نظر آئے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگرچہ غیر وقت ہیجان میں خفقان عارض ہوتا ہے اور اسی طرح جو برد ساذج کے مادہ سے پیدا ہو اس پر اسی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرد کرنے والی قسم استفراغات سے ہوں خواہ امراض برودت پیدا کرنے والی اور ہوائیں سرد وغیرہ اور نبض بطی اور متفاوت جو غیر وقت خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہیں جو خفقان سدون سے عارض ہو اس پر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور قوت میں اور عدم امتلا دلیل ہے جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑی سی ریح سے جو قلب میں پیدا ہو یا تھوڑی سی ایذائے قلب سے پیدا ہو حادث ہوتا ہے اس کی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اس کا عظیم ہونا بڑی قوی دلیل اس پر ہوتی ہے اور بتاکید دلالت ہوتی ہے اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سلیم ہوتا ہے اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہے اور عادت مریض کی افعال میں صحیح رہتی ہے اور اکثر یہ قسم انہیں لوگوں کو عارض ہوتی ہے جن کے چہروں پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں مثل غضب اور فرحت وغیرہ جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کے عارض ہوتی ہے جن کے چہروں پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں مثل غضب اور فرحت وغیرہ جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کے عارض ہو جیسے کہ حمیات میں اس کے دلائل خود ظاہر ہیں

اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہیں اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہوا اس پر دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب وغذا کی اور اس کی خرابی وغیرہ اور اسی طرح جوشے معدہ سے براہ قے وغیرہ کے برآمد ہو اور خیالات اور متلی اور پیچش کا مڑ روڑہ یہ سب امور اس پر دلیل ہوتے ہیں اور بروقت گرسنگی کے اس خفقان میں خفت ہوتی ہے لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلوئے معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہو اس میں خفت نہ ہوگی اور یہ بھی اس کی شناخت ہے کہ جس وقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہے اس وقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت ریہ کے ہوتا ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ مریض ہروقت معرض آفات ربو کا رہتا ہے اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری نفس جملہ علامات جو ربو میں مذکور ہیں دلالت کرتے ہیں ازانجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اس کی ہے کہ لعاب منہ سے بہتا ہے اور درد کی وہ قسم جس کو عاض یعنی گزندہ اور وجع غارز یعنی خلندہ کہتے ہیں دفعتہً فم معدہ میں پیدا ہوتی ہے۔

علاجات کلیہ خفقان کے جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہوں ان میں استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہے دموی خفقان میں فصد سے خون زائد جس کی مقدار اندازہ مطلوب کو پہنچ گئی مفید ہوتی ہے اور غذا کی مقدار میں تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال مفید ہوتا ہے اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہیں خواہ کسی فصل میں مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کی جائے اور تلطیف غذا کی کریں اور ایسی چیزیں تناول کریں جو مقوی قلب ہوں جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہے کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اس کا اخراج کریں جن دواؤں کا اثر قلب تک پہنچے مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہیں جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہیں اگر خون سوداوی سے خفقان کا عروض ہو اس کا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہے تاکہ تولید سودا کی

نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد میں اس کا ذکر ہم کریں گے اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہو اس وقت علاج یہ ہے کہ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات سودا سے جو دور کر کے مقام سے اس خلط کو کھینچ کر اخراج کرتے ہیں استفراغ کریں اور استفراغ کے بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہ جائے گی خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصاً وہ مبردات جو ادویہ قلبیہ میں داخل ہیں جو خفقان مشارکت سے معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ اس کا سبب ہو بعد طعام کے قے کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول عصارہ ترب کا سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قے کرانے کے اسہال ایارجات کبار سے جیسے لوغاذیا اور بنادریطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو اور اگر صفرائے لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ربوب فواکہہ اور فواکہہ خوشبو سے کی جائے جیسے تفاح اور سفرجل خصوصاً بعد طعام کے اور کثری وغیرہ سے اور طبیعت کا امالہ نرمی کی طرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزوں سے پرہیز کریں جو مستحیل بہ صفرا ہو جاتی ہیں اور معدے کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیے اسی طرح اگر طعام معدہ میں فاسد ہو جاتا ہو لازم ہے ایسی تدبیر کریں جو ہضم غذائے فاسد پر قادر ہو جائے جس طرح باب معدہ میں ہم بیان کریں گے جس طرح طبیب پر واجب ہے کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کردے اسی طرح پر ضرور ہے کہ منفعل یعنی عضو علیل کی جو قلب ہے تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہے کہ بالالتزام ادویہ قلبیہ سے تقویت قلب کی بھی کرتا رہے خفقان میں ایک مثقال گاؤزبان سفوف کر کے شب کو بروقت خواب کے تناول کرنا اور پے در پے چند شب اسی طرح پھانکنا بہت نافع ہے مجربات میں سے یہ ہے کہ بقدر ایک تواتے کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودھ ملا کر نہار استعمال کریں اسی طرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد میں استعمال کریں اگر

حرارت ہو یا شراب ملا کر استعمال کریں اگر حرارت نہ ہو اور چند روز پے در پے اسی کا استعمال جاری رہے صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہے کہ ہمیشہ اس کے قریب خوشبو ہائے مناسب رکھی رہیں اور بخورات معطر سے دھونی لی جائے اور شمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہے کہ جس کروٹ پہلو بدلے اسی طرف اس کے بچھونے پر خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغن ہائے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویہ لطیفہ حارہ بھی آمیز کی جائیں مثلاً مشک اور زعفران اور قرنفل ہاں اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اس وقت فقط خوشبو ہائے باردہ پر اقتصار کریں گے اور اگر مزاج بارد سے خفقان پیدا ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہے اور روغن بان اور روغن اترج کافور اور غالیہ خواہ مثل اس کے یا اس کے قریب اقسام دھونیوں کے اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہوں وہ بھی مفید ہیں ہم اس جگہ زیادہ بیان تعداد ادویہ قلبیہ میں نہیں کرتے اور جملہ ادویہ حارہ اور باردہ قلبیہ کو ذکر نہیں کرتے اس لئے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہائے اعضائے نفس میں ادویہ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہو چکیں وہاں سے ہر ایک شخص ملاحظہ کر سکتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا خوشبو ہے وہ دوائے قلبی ہے اور باینہمہ ہم نے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہے وہ مریض خفقان جس کو ہمراہ خفقان کے ابکائی بھی آتی ہو اور جس کو ہم نے اوپر اقسام ردی میں لکھا ہے ایسے مریض کا علاج خصوصاً اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہے کہ جو کے ستو آب گرم سے پہلے دھوئے جائیں اس کے بعد سرد کر کے اور دس درہم شکر ملا کر پلائے جائیں کہ اگر قے بھی کر دے گا جب بھی نفع ہو گا اور اگر شکر بوجہ شدت تہوع کے ناگوار ہو اس کے عوض حب الرمان کا استعمال کریں اور دونوں پنڈلیاں مضبوطی اور استواری سے باندھ کر کافور کا استنشاق کرایا جائے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شے ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر

خرقہ اور چھیتھڑے صندلین کے پانی میں بھگو کر رکھے جائیں کافور وغیرہ ملا کر اکثر ہیجان خفقان کا ہو کر داہنی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہے اور خفقان میں سکون پیدا ہوتا ہے۔

علاج خفقان حار کا یہ خفقان اگر مادی ہو اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اس مادہ کا کسی قدر باقی رہ جائے یا آنکہ خفقان حار بلا مادہ ہو دونوں صورتوں میں تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اس کی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جس طرح روٹی گلاب اور شراب ریحانی میں بھگو کر یا روٹی شربت سیب میں بھگو کر یا روٹی مرقہ سیب میں یا روٹی اس دوغ میں بھگو کر جو قریب متھنے اور مسکہ لگانے کے پہنچا ہو یعنی ابھی ترش نہ ہوا ہو یا میٹھا دہی خواہ ایسا دہی جو زیادہ ترش نہ ہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد تر کاریاں پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور علام بچہ ہائے کبک سے خاص کر ایسے مریض کو اس مریض میں دینی چاہیے تا اینکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انہیں گوشت کے اقسام سے بنائے گئے ہیں اور یہ تینوں اقسام قریص اور ہلام اور مصوص میں عصارات فواکہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکہ تیز میں تیار کیے جائیں اور گلاب اور آب بید سادہ ان میں چھڑکا جائے اور اگر حماض اترج خواہ ترشا نیبو کا بہم پہنچے وہ نہایت درجہ نافع ہے اگر مرض میں شدت ہو سرد پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملا کر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسی طرح جرعہ جرعہ شراب فواکہ اور شراب تفاح شامی وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شے بدل بدل کر اگر اس میں کافور حل کرنا کسی مصلحت سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہیں بیشتر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کریں اور اسی کو بجائے غذائے مریض تجویز کریں پھر اس کی تقویت لباب خنجر اور رنان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہے اور اگر قوت ضعیف ہو اور ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اس وقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور برگ اترج ملانا چاہیے۔

ایضا کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تا کہ تعدیل ان مبردات کی کریں کافور بان ایسی عمدہ دوا ہے کہ اس کے استعمال پر ہروقت جرات کرنی چاہیے اور اس کی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانی کی اشیاء سب میں ملا کر اور جو قدر شربت اس کا ہے پورا پورا جس طرح عادت اس کے استعمال میں جاری ہے استعمال کرنا چاہیے اور اسی طرح عرق گاؤزبان کا بھی استعمال بیدھڑک کرنا جائز ہے کبھی ایسے خفقان میں استعمال ایک درہم ریوند چینی کا آب سرد میں چند روز پے در پے نافع ہوتا ہے کوشش زائد کرنی چاہیئے کہ ہوا بدرجہ غایت سرد ہو اور نفوخات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہوں خواہ صندل سے ہروقت تیار رہیں کچھ خوف کی بات نہیں ہے اگر ان خوشبوؤں پر شراب اس قدر چھڑکیں کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہنچادے مریض خفقان کو تبدیل ہوا بھی مفید ہے کہ ہوائے گرم سے ہوائے سرد کی طرف لے جائیں کہ اس سے بھی اس کی صحت عود کرتی ہے واجب ہے کہ قلب پر اضمدہ کے لگانے سے غافل نہ ہوں اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحدادین یعنی کورہ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور عدس سے بنا کر خاص کر اس کے فواد اور دل پر لیپ کریں حمیات میں ان کے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہے مرکبات ادویہ جو اس مرض میں نافع ہیں جیسے قرص کافور کو زعفران ملا کر ہمراہ شربت حماض اترج کے استعمال کریں اور اس میں برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دواء المسک شیریں اور مفرح بارد۔

نسخہ جید اس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار نہ ہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایک درہم کافور نصف وہم تین درہم آب ترنجبین سے قرص تیار کریں اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کے ہو۔

دوسرا نسخہ درد نج ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو مروارید کہربا بسد عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاؤزبان دو جزو آب سیب میں پیس کر قرص تیار کریں

شیریں اور تلخ اور دوائے قیصر اور اسلنا اور جوارش عنبر اور دواء وقیا داور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال قرویا اور اس کے پلانے کی ہوتی ہے کبھی انقاخ نخود آب سے ہمراہ قفرنجان کے تیس مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہے اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت کنجشک اور قنابر کی ہوتی ہے مرکبات میں سے یہ دوا مجرب ہے گاؤزبان ایک درہم زرنباد ورونج ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم ماہ اور اوسط ماہ میں اور آخر ماہ میں واجب ہے کہ ہمراہ شراب ریحانی کے ہو۔

دوسرا نسخہ کہربا جند بیدستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارہ پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا نہ ہو اور نہ جوش دیا ہو اس مرض کے واسطے ادویہ جیدہ بالغہ اور نسخہ ہائے طوالانی ہیں جو قرابادین میں مذکور ہو چکے ہیں۔

غشی کے اصناف اور اس کے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب غشی میں تعطل اور بیکار ہونا واضح طور پر قوائے محرکہ اور قوائے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہے اور روح حیوانی سارے قلب میں جمع ہو جاتی ہے اور یہ اجتماع یا اس وجہ سے ہے کہ روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے خواہ اس وجہ سے کہ اندر روح مختنق ہو جاتی ہے اور کوئی متنفس یعنی سانس لینے کی راہ اور اس طرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہیں ملتا یا اینکہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہے کہ معدن روح یعنی قلب میں جس قدر موجود رہنی واجب ہے اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ باہر آسکے ناظر کتاب ہذا کو اس وقت تک جو معلوم ہو چکا ہے بخوبی واضح ہو گا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے یہی ہیں یا تو امتلاء خانقہ کی بکثرت ہو یا سد پڑ جائے یا استفراغ اس قدر کیا جائے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ماتحلل کا معدوم ہونا یا رجوع شدید روح کا اندر کی طرف ہو زیادہ تر ضعیف آدمی جو غشی پر صبر نہ کر سکیں وہی

لوگ ہیں جو منوبون کہلاتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نہ صحیح ہیں اور نہ مریض جس طرح صبیان اور جو لوگ قریب ان کے ہیں سن میں اور مشائخ اور ناقہین اور جو لوگ سن میں متناہی ہیں یعنی شباب سے لے کر سن وقوف تک ان کو تحمل اس مرض کا زیادہ ہوتا ہے اور جاڑوں میں تحمل اس کا زیادہ ہے بہ نسبت گرمیوں کے یا سوءمزاج مستحکم اور دفعتہً جو سوءمزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب غشی کا ہوتا ہے یا وجع شدید یا ضعف قوی اور مبادی رئیسہ کا خصوصاً ضعف قلب اس کے بعد ضعف دماغ اور اس کے بعد ضعف جگر بھی سبب غشی کا ہوتا ہے یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض نفسانی کا چنانچہ اور مقامات میں اس کا بیان ہو چکا اکثر غشی مشائخ اور اضعفا اور ناقہین کو عارض ہوئی ہے یا بسبب وصول ایسی قوت کے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہے اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہوائے وبائی کے وہ قوت مضاد روح اور قلب تک پہنچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہے جس طرح ابتدائے حمیات وبائیہ میں یہی سبب غشی کا ہوتا ہے خواہ مردار جانوروں کی بدبو یا زہریلی چیزوں کی بو قلب تک پہنچ کر غشی پیدا کرے اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا ہو یعنی غشی پیدا ہوتی ہے یا وصول سمیت کا قلب میں ہوتا ہے اور مورث غشی ہوتا ہے کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑوں کے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہے۔

اب اس مجملی بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہے مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو مادہ میں کثرت ہو کہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کر دیں اور ساری روح کو محصور کر کے قلب میں اس طرح بند کر دیں گویا اختناق پیدا ہو جائے اسی قبیل سے یعنی کثرت روح کے مثل انصباب خلاط کثیرہ خوہ انصباب خون کثیر کا ہے بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خوہ انتقال مادہ ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعتہً بطرف قلب کے یا آنکہ اگر چہ وہ مادہ کثیر نہ ہو مگر اس کی

چسپیدگی مسامات میں ایسی ہو کہ انسداد مجاری کر دے خصوصاً اعضائے تنفس کے مسامات میں یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہ ہو مگر اس کی چسپیدگی مسامات میں ایسی ہو کہ انسداد مجاری کر دے خصوصاً اعضائے تنفس کے مسامات میں یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدن میں اندرون عروق کے منتشر ہو اگرچہ اس کی کثرت چنداں نہ ہو یا بسبب کسی سدہ کے جس کی ایذا بنظر کیفیت برودت شدید کے یا لذع شدید کے یا احراق شدید کے قلب تک پہنچ کر غشی پیدا کرے جو غشی ابتدائے نوائب حمیات میں واقع ہوتی ہے وہ اسی قبیل کی ہوتی ہے یا بسبب اخلاط غلیظ بالزوجت کے یا بسبب اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہے کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہے اور کبھی یہ سدہ اور اعضا میں بشرکت دماغ کے ہوتا ہے اس لئے کہ اگر دماغ میں سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی اور کبھی معدہ میں کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ اگر دماغ میں سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی اور کبھی معدہ میں کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ضعف کی وجہ سے

دماغ کو قابلیت جلب مواد کی ہوتی ہے خواہ وہ مادہ حار ہو یا بارد۔

کبھی بسبب کثرت ان سدون کے غشی پیدا ہوتی ہے جو رگہائے بدن میں ایسی ہیں جن میں یہ مواد قابلہ موجود ہیں کبھی افراط خورد نوش متواتر بدہضمی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہے چونکہ تمام بدن میں ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہیں جو رگوں کو پر کر دیتے ہیں اور مسالک نفس کو بند کر دیتے ہیں یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ بدن ان کے امتلائے خراب کی وجہ سے غذائے جید سے محروم ہو جاتا ہے اور راہ آمد غذائے جید کی مسدود ہو جاتی ہے اور یہ مواد خود ایسے نہیں کہ ان سے غذائے بدنی اعضا کو پہنچے اس لئے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہیں اور فعل طبیعت کا اثر قبول نہیں کرتے اور پھر اس کے

ہمراہ یہ بھی ہے کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہو جاتا ہے یہ مواد جو اپنی
کثرت خواہ ردائت کیفیت کی وجہ سے غشی پیدا کرتے ہیں وہی مواد ہیں جن سے
کرب اور غشی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ پر ان کا ورود ہو اور مقدار اور
ردائت ان کی کمی کے ساتھ ہو جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہے اس کی
وجہ یہی ہے کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہے اور ہمراہ اسی مادہ کے جس کا
استفراغ ہو رہا ہے روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہے تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہے
کہ جمہور یعنی بہت سی مقدار اس کی نکل گئی ہے اور یہ استفراغ مثلاً روانی شکم سے جو
بذریعہ ذرب کے خواہ پے در پے اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کے خواہ سحج اور
خراش سے امعا اور معدہ کے ہو یا قے کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا
مثلاً کھل جانا رگہائے مقعد کے منہ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج آب استسقا کا خواہ
شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیر دفعتہً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس
خواہ ریاضت کثیر سے کسی طرح کا استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم میں قیام رہے
اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعریق سے جو بذاتہ تعریق مفرط کا
فعل کرتا ہے عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدن کا تحلل مفرط پیدا کرتا ہے یا
آنکہ اخلاط بدنی میں رقت پیدا ہو جائے اور یہ رقت طبائع اور جواہر اخلاط میں عارض
ہو اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہو اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اس میں ضعف نہ
آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہے
وجع اور درد سے بھی غشی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ درد محلل روح ہے چنانچہ ایلاؤس
اور قولنج میں اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہے۔ خواہ لذع مفرط جو اعضا
حساسہ مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ میں ہو اس سے بھی غشی حادث ہوتی ہے اور درد جو
قروح ساعیہ یعنی سڑے ہوئے زخم میں کہ وہ بسبب درد شدید پیدا کرنے کے غشی میں
ڈالتے ہیں اور شدت درد کی ایسے قروح میں بسبب حدت اور تاکل کے ہوتی ہے اور

انہیں قروح سے فساد اعضا میں پیدا ہوتا ہے تا اینکہ نوبت موت کی پہنچ جاتی ہے پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہیں اور آخر میں بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخارسمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہیں اور یہ بخارسمی اسی عضو فاسد سے برانگیختہ ہوتا ہے اور مستحیل ایسے مزاج کی طرف ہو جاتا ہے جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہے عوارض نفس جو مورث غشی ہوتے ہیں ان کا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبوں حالی میں ڈال دیتے ہیں وہ بھی معلوم ہو چکا ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اس کے بزرگی مقدار کی ہے ظاہر میں ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو متوسط شرائط کے فاسد کر دیتا ہے یعنی شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہنچتی ہے خواہ ورم ایسے عضو میں ہو جیسے غلاف قلب کہ اس کا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہنچ جاتا ہے خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگر چہ مقدار ورم کی عظیم نہ ہو کہ ایسا ورم اگر چہ مقدار اس کی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہنچاتا ہے جو بڑا ورم دور رہ کر پہنچاتا ہے یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہے جس وقت درد کے ورم یں شدت ہو معدہ کس طرح پر مورث غشی کا ہوتا ہے اس طرح پر ہوتا ہے کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہے جو قلب سے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہے اور شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہے۔

پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اس وجہ سے ہوگا کہ زیادہ برودت اس میں آ جائے جس طرح بولیموس میں یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے خواہ حرارت اور سخونت معدہ میں زیادہ ہو جائے یا درد زیادہ اس میں پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ میں کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنی تیز فراہم ہو جائے یا قروح اور ثبور فم معدہ میں پیدا ہوں اور اعضاء بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہیں ان کا سبب غشی ہونا کبھی تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کسی قسم کا درد ان اعضا میں پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہے

جس سے تحلیل روح کی ہو جائے جس طرح کہ ضعف شدید فم معدہ میں پیدا ہو یا سدے ایسے پڑ جائیں جو تنگی ان مجاری اور راہوں میں پیدا کریں جو گرداگرد قلب کے ہیں یا مزاج ہائے فاسد اور ردی اور قوی ان اعضا پر غالب ہوں جیسے کہ حمیات محرقہ وبائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غشی جو مستحکم ہو جائے اس کا علاج نہیں ہے خصوصاً جس وقت کہ چہرہ پر سبزی آ جائے اور گردن ڈھل جائے اس قدر کہ سیدھی نہ ہو سکے اور جب سیدھی کی جائے پھر ڈھل جایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہنچے جب اس کا سر اونچا کریں گے مر جائے گا۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کی فصد بنظر قاعدے کے واجب ہو کر کھولی جائے اور اس پر غشی طاری ہو اور یہ غشی بسبب کثرت بر آمد ہونے خون کے نہ ہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جس کی فصد کھولی گئی ہے یعنی اس کی عادت میں یہ امر نہ ہو کہ فصد کرنے سے اس پر غشی طاری ہوتی ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ اس کے بدن میں کوئی مرض ہے یا اس کے معدہ میں بذاتہ ضعف ہے خواہ کسی شے کا انصباب اس کے معدہ پر ہوا ہے۔ شیخ محموم پر جس وقت اس کا مادہ کی طرف اترتا ہے غشی پیدا کرتا ہے جس شخص کو اول فصد میں غشی طاری ہو اگر خوگر اس کا نہ ہو تو یہ غشی امر ناگہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر چونکہ فصد سے تبرید شدید پیدا ہوتی ہے لہذا مورث غشی کی ہوتی ہے۔

علامات جو اسباب غشی پر دلیل ہیں خواہ ان اوجاع پر جن سے غشی پیدا ہوتی ہے وہ علامات مناسب اور مشابہ ہیں انہیں علامات کے جو خفقان کے باب میں مذکور ہو چکے اس لئے کہ وہی علامات اگر ضعیف ہوں خفقان پر دلیل ہوں گے اور اگر ان میں شدت ہوئی غشی پر دلالت کریں گے اور اگر اس سے زیادہ شدت ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہوں گے نبض بہت بڑی دلیل ہے غشی پر اگر نبض میں انضغاط پیدا ہو

اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوگی جس نے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہے۔

اور اگر نبض میں اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع ہوتے ہوں اور صغر نبض میں زیادہ ہو انحلال وقت پر دلیل ہوگی اور جملہ حالات اور کیفیات نبض دیگر احوال پر ان کو تو اچھی طرح ہم بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اگر غشی دفعتہً واقع نہ ہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے نبض صغیر ہو جاتی ہے بعد ازاں خون اندر کی طرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہے اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہونے لگتا ہے اور پلکیں بھاری اس قدر ہوتی ہیں کہ ان کا جھپکنا اور از خود اٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہو جاتا ہے آنکھوں میں ضعف حرکت پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا اور رنگ آنکھوں کا بھی متغیر ہو جاتا ہے خیالات اور پتنگے جو موجود نہیں وہ آنکھوں کے آگے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں برد اطراف پیدا ہوتا ہے بدن میں ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہو جاتی ہے اکثر تو ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر تمام بدن سرد ہو جاتا ہے جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوں جس سے کسی نہ کسی قدر ایذا اضرور پہنچتی ہے لازم ہے کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہیں اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کریں کہو اگر پھر فصد وغیرہ کریں گے غشی پیدا ہوگی اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہ ہو اور اس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ میں کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہ ہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہے اور مستحکم ہے جو غشی ہمراہ غثیان اور کرکے ہوتی ہے وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہے اگر غشی پے در پے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اس کا معلوم نہ ہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعتہً مر جاتا ہے اور مرگ مفاجات میں مبتلا ہوتا ہے۔

علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوءمزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لاعلاج ہے اور جو ایسی نہ ہو بلکہ خفیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہیں اس کا علاج ہو سکتا ہے اور کیا جاتا ہے صاحب غشی کبھی عین حالت غشی میں اور کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہے جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہے اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ میں ہوتا ہے جو غشی سے کمتر اور خفیف ہے اگر مریض حالت غشی میں ہو تو ہمیشہ ہم کو یہ امر ممکن نہیں ہے کہ قطع سبب کی طرف مشغول ہوں بلکہ اس وقت واجب ہوتا ہے کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہے اس کا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کریں اور بیشتر ہم کو دو حاجتیں مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف سبب کے لاحق ہوتے ہیں اس طرح کہ اعضائے مریض میں نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے اور ارواح میں زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہے اور تنعش یعنی ارواح کے بیدار کرنے کی اس سبب سے کہ ارواح میں تحلل پیدا ہوا ہے اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہے اس کی تدبیر یہی ہے کہ ایسے امور کی طرف اشتغال کریں جو روح کو غذا دے یعنی روائح عطریہ کا استعمال کریں سوائے اس غشی کے جو اختناق رحم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم میں بھی یہ تدبیر نہ کرنی چاہیے پس واجب ہے کہ ان کی ناک کے پاس بدبو کی چیزیں لے جائیں خصوصاً ایسی بدبو اشیاء جو فم معدہ کے مناسب ہوں خیار یعنی کھیرا سونگھانے کو غشی کے بارے میں خاصیت عجیب ہے اور مجرب یہی ہے خصوصاً جو غشی کہ حار صفراوی ہو اسی طرح خس کا سونگھانا اس کے بعد علاج اس کا پلانے کی ادویہ سے جو بقوت انتعاش روح کا کرتے ہیں کیا جائے گا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کر کے وہ ادویہ مستعمل ہوں گے اگر بحالت غشی خلوے معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہیں ہے کہ تنہا شراب ان کو دی جائے بلکہ مقدار کثیر ماءاللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہے اکثر اقسام میں غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہے جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو

اور جب مسامات خارجی بند ہوں گے ضرور ہے کہ احتقان روح کا باطن میں ہو کر کثرت روح کی پیدا کرے گا اور غشی میں افاقہ ہو جائے گا۔

ہاں اگر اسہالقوی خواہ برد شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہے اس وقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہیں پھر اگر اس وقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہ ہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہوائے سرد پنکھے وغیرہ سے دینا اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصاً گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہوں جن سے تبرید پیدا ہوتی ہے پہنانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہے اور افاقہ پیدا ہوتا ہے پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے نہ واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کے اس وقت مشک کا اس کی ناک میں پھونک کر پہنچانا واجب ہے اور غالیہ کا سونگھانا اور رند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اس کے پلانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہو گی مثلاً اگر کافور اور صندل خواہ اور ارویہ جو تبرید میں ان سے بھی قوی ہیں جب مستعمل ہوں اس میں تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہے کرے گی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی سرد پانی گھونٹ گھونٹ ان کو پلایا جائے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو پانی میں کوئی شراب جو مبرد اور رقیق اور لطیف ہو بھی ملائی جائے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہے اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہوائے سرد میں تجویز کیا جائے اسی طرح جملہ اقسام کے مرضائے غشی کی خوابگاہ ہوائے سرد میں تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شے بارد نہ ہو خصوصاً دقوق کو جو غشی عارض

ہواس کی تبرید ہوا پر ضرور ہے اطراف اور اعضائے رئیسہ کے سروں کی تعطیل گلاب اور عصارات باردہ سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنے والا مثلا شربت انار خواہ آلو بخارا کا پلانا بھی ضرور ہے اگر غشی کے ہمراہ ہچکی اور متلی بھی ہواس وقت حرارت غریزی کو بیدار کرنا واجب اور قے کرنے پر اعانت طبیعت کی حلق میں ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قے کو ہیجان میں لانے سے کرنی لازم ہے اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودھ اس پر دوہانا ضرور ہے اور چیخنا اور چلانا اس زور سے اس کے کانوں کے پاس چاہیے کہ مافوق اس کا متصور نہ ہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ نکچھکنی سونگھانے سے بھی چھینک آجائے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیریں مفید نہ ہوں اور چھینک پیدا نہ ہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے واجب ہے خصوصاً اس غشی میں جو بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے اطعمہ کی ان کے دماغ تک پہنچائی جائے جن سے بالطبع رغبت ہو مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی میں گرفتار ہیں ان کو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہے اسی طرح وہ لوگ جن پر غشی بسبب فم معدہ میں کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہو ان کو بھی ایسے اطعمہ کی خوشبو سونگھانی نہ چاہیے۔

شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کر کے اتارنا بھی ضرور ہے اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو گرم کر کے ورنہ سرد کر کے ان حالتوں میں بحسب حال مریض کے جس طرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت اس میں ہو اور قوام اس کا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسی قدر قوت قابضہ بھی اس میں درکار ہو اگرچہ یہ قوت حالت تازگی میں اس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسی قدر اس میں باقی ہونی ضرور ہے اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہے کہ روح کو جمع بھی کرے گی اور تقویت بھی دے گی تلخی اس شراب میں زیادہ نہ ہونی چاہیے کہ طبیعت اس سے کراہت کرے اور نہ اس میں غلاظت قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نہ کر

سکے رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی بسبب استفراغ کے خصوصاً وہ استفراغ جو مسامات کی طرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہے اس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اس وقت پسندیدہ یہ امر ہے کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جائے کہ اس سے غذائیت زیادہ حاصل ہوگی اور اخلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل اس تحلل کے ہوگی جو ہو چکا اور روح کے قوام اور ثبات کو بسبب غلاظت قوام کے واپس کرے گی لیکن جس شخص کی ارواح کی تحلیل اس قدر نہ ہوئی ہو اس کے واسطے وہی شراب موافق ہے جو بسرعت نفوذ کرے طبیب کو ممکن ہے کہ تجربہ سے دریافت کرے کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہے تجربہ اس طرح سے کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی شراب مریض کو دیگر ملاحظہ کریں اگر نفوذ اس کا بسرعت ہوتا ہے اور تسخین اس کی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہے اور حسن قوام رطب بھی موجود ہے پس اسی درجہ اور اسی طرح کی شراب اس وقت مناسب ہے کبھی ہم تھوڑی سی مشک قریب دو حبہ کے شریک کر دیتے ہیں یا دواء المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا ثلث مقدار شربت کو شراب میں اضافہ کرتے ہیں اور یہ طریقہ غشی شدید میں جاری کیا جاتا ہے اسی طرح اقراص مشک جو قرابادین میں مذکور ہیں موافق ترین شراب ایسی غشی میں جو حرارت سے نہ ہو وہی ہے جو سخونت پیدا کرے پھر جس وقت قوت کی تدبیر روٹی وغیرہ سے کی جائے اس وقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہے شراب میبہ جو قرابادین میں مذکور ہے وہ بھی ایسے مریضوں کو زیادہ نافع ہوتی ہے۔

زیادہ تر محتاج شراب مسخن کا وہ مریض ہے جس کو افاقہ غشی سے دیر میں ہوتا ہے پس ان لوگوں کو شراب بارد ہرگز نہ دینی چاہیے اسی طرح جس شخص کا بدن غشی میں سرد ہو جائے اور یہی لوگ محتاج دلک اور تمریخ کے بھی ہیں کہ ان کے اطراف اور معدہ کی تمریخ روغن ہائے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے۔ اگر غشی بسبب کسی مادہ کے پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ بآسانی قے کرنے سے خواہ حقنہ اور فصد

کے ہونی چاہیے اور سی قدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر میں درکار ہے ایسی زیادتی جس کی قدرت ایسی حالت میں ہو مثال تدبیر مشترک کی جو دونوں کے واسطے مفید ہے یہ ہے کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونوں کو جرعہ جرعہ بحسب حال کے پلانا انہیں ادویہ میں سے جو مذکور ہوئی ہیں اور رباب خفقان میں ان کی شناخت ہو چکی اور اس تدبیر میں جلدی کرنی چاہیے علاوہ تدبیر مشترک کے اس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہے کہ مثلاً اگر فم معدہ میں قروت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو قے آ جائے کہ فوراً شفا پیدا ہو گی اسی طرح اگر امتلا ہوا سے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جس کا تحمل ہو سکے مثلاً گہوارہ میں ہلانا واجب ہو گا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہے اور غذا کا تحمل مریض سے نہ کرانا چاہیے بجز ان شربتوں کے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ ان کا پلانا حالت غشی میں جائز ہے اور پر ضرور ہے۔

اکثر اطباء جہان قصد غذا دینے ان مرضا کا باین خیال کرتے ہیں کہ غذا دینے سے اصلاح حال مریض کی اور انتعاش قوت ہو گا اور نتیجہ خراب یہ پیدا ہوتا ہے کہ حرارت غریزی ان کی متوجہ ہضم غذا پر ہو کر اندر تحقن ہو جاتی ہے پس ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہے ایسے مریضوں کو بجائے غذا کے اگر سکنجبین سادہ دی جائے خصوصاً وہ سکنجبین جس میں کوئی دوائے ملطف مثل زوفا وغیرہ کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہے اگر غشی بسبب سدہ ہائے اعضائے نفس کے حادث ہو یا ان اعضا کے سدون سے جو قریب اعضائے نفس کے ہیں تفتیح سدہ کی غرض سے اس وقت سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلائی چاہیے اور دونوں پنڈلیاں اور بازوؤں کی مالش کرنی لازم ہے اور ایسے مریضوں کے ادرار بول میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انہیں پلائی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی میں بھگو کر جس میں گلاب بھی پڑا ہو ان کو چوسنے کی اجازت ہے اور اکثر اوقات اگر دوغ کو برڑ وغیرہ ملے ٹھنڈا کر کے

دیں بھی نفع ہوتا ہے اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسی طرح آب انگور خام بھی مفید ہے اور افضل یہ ہے کہ رب حماض اترج میں اس کا چھلکہ بھی داخل کر کے یعنی پوست اترج ملا کر استعمال کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی تعریق شدید سے عارض ہوئی ہو اس کو جو دوا یا غذا دی جائے سرد بالفعل دی جائے اگر چہ تاثیر اس شے کی کسی قدر گرم بھی ہو ماءاللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جائے اور اس میں وہ چند شراب ریحانی اور کسی قدر زردی بیضہ اور کسی قدر عصارہ سیب میخوش یا سیب شیریں یا ترش جس طرح مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہے پھر اگر رائے طبیب کی اس مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہو اور شراب پلانے پر جسارت اس وجہ سے نہ ہو سکے اس وقت دوی کو سرد کر کے میدہ کی روٹی اس میں بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام مصوص جو رب و فواکہ سے تیار ہوئے ہوں ان کا استعمال کرنا جائز ہے اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی میں حالت غشی میں خواہ بعد غشی کے یا بروقت پلانے مبردات کے اپنے بدن میں پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاء اندرونی میں محسوس ہو اس کو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور خود فلفل اور افسنتین کا استعمال بھی جائز ہے اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورہ بالا دی جاتی ہیں اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا کریاور غشی سے افاقہ پیدا ہو جائے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا میں استعمال شربت افسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے تیار ہوا ہو اور ضمادات مقوی معدہ جو مذکور ہوئے ہیں لگان چاہئیں اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذاہائے محمودہ کھلانی چاہئیں جو غشی ابتدائے حمیات میں اور بسبب اورام کے پیدا ہو اس کا علاج باب حمیات میں ہم بیان کریں گے۔

جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہو گا اور مختصر یہ ہے کہ ان کے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے ان کو باندھنا درکار ہے تا کہ

مادہ اور قوت اندر کی طرف نہ چلی جائے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جایں اور سونے نہ پائیں ہاں اگر ابتدائے حمیات میں غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اس وقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہے نہ کی جائے گی جو شخص ان بیماروں سے جو ابتدائے حمیات میں مبتلائے غشی ہوتے ہیں محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے توبہ سے دو گھنٹہ پہلے اس کو غذا کھلا دی جائے خواہ تین گنٹھہ اور غذا جو کہ ستو سرد کر کے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جائے اور اگر طبیعت بستہ ہو اس وقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کے ایسی غشی میں بوجہ تفتیح کے نافع ہے۔

اگر حاجت غذائے مطلق کی ہو ماءاللحم اور زردی بیضہ اور احساو غیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماءاللحم کے دینا چاہیے اور بیشتر ایسی غشی میں کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اس کا تدارک خوشبو ہائے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور دلک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماءاللحم ہے کہ اس میں روٹی پتلی پڑی ہو اور شراب سرد کر کے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پے در پے قے کرنے سے مرہ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہے کہ پانی ملا کر دیں اسی طرح وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو قولنج کی ایذا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اس کا بیان باب قولنج میں ہم کریں گے جو غشی بعد فصد کے پیدا ہو اکثر تو ایسی غشی انہیں لوگوں کو عارض ہوتی ہے جن کا معدہ چھوٹا اور رگیں تنگ ہوں اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جن پر مرہ صفرا غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہ ہو ایسے لوگوں کی تدبیر قبل فصد کے یوں کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار رسوب قابضہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہو دی جائے اور جب ان پر غشی طاری ہو جائے وہی علاج جو مذکور ہو چکا کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سے سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جائے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصاً کسی

عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے اب پھر ازسرنو ہم پر واجب ہے کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کریں کبھی غشی کے علاج میں چند چیزوں کی رعایت ضروری ہو جاتی ہے قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا متسرخی اور نرم ہیں جیسے معدہ اور ریہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہیں ان کو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہے اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرلے تاکہ جو شے بطور ریزش کے اس پر گرتی ہے اسے قبول نہ کرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہوتی ہے کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونوں اوصاف یعنی قابض اور سریع النفوذ ہونا آپس میں ایک دونوں کے فعل کو مانع ہیں ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جائے گا لہذا واجب ہے کہ ان دونوں حالت استعمال میں تفرقہ کیا جائے دوا خواہ غذائے قابض تو بروقت افاقہ کے دی جائے یا بعد استعمال دوائے نافذ کے اس کا استعمال کیا جائے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جس وقت دوائے نافذ اثر کر چکی ہو اور کسی قدر اس کا اثر غشی میں ظاہر ہو چکا ہو اس کی بعد قوابض کا استعمال کیا جائے اور دوائے نافذ اسی وقت دی جائے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دوائے قابض دوائے نافذ سے پہلے کبھی نہ دینی چاہیے کہ اس کی یعنی نافذ کی قوت کو بھی روک دے گی۔

کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہے جس میں قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً ج وقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو اگر شراب خالص بروقت وارد ہونے کے ابدان پر ان بیماروں کے ایذا رسائی کرتی ہو اور بسبب تبخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت ان کے واسطے اس ماء اللحم سے بہتر ہے جو مذکور ہو چکا ہے کوئی شے نہیں ہے کہ اس میں کوئی شربت اور عصارہ سیب ترش خواہ اور کوئی شے حارّ بحسب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہ ہو بہتر یہ ہے کہ اس میں قرنفل اور مشک بھی داخل کریں کہ معدہ اس کو زیادہ قبول کرے

سے ملتا ہے اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط ناپختہ اور اختلاط اور درد سر وغیرہ سے نہ ہو۔

اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت زیادہ تقویت کی ہو اس وقت بھی شراب پلانی ضرور ہے اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نہ کرنا چاہیے مگر یہ اجازت اسی غشی میں ہے جو صعب اور سخت ہو حمام موافق اس شخص کو ہے جسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہو اس کو حمام مضر ہے اس لئے کہ حرارت سے حمام کی حدت خون میں پیدا ہو گی اسی طرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو۔ ایضا حمام ان لوگوں کو بھی مفید ہے جنہیں بعد افاقے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ میں محسوس ہو لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہو اس وقت ضمادہائے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور بہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جائے اسی طرح وہ ضماد جو اس شراب سے تیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہو علاوہ یہ ہے کہ اطراف کی مالش اور ان کو با ستواری باندھنے سے بھی نفع زائد ہوتا ہے جو غشی بسبب بھوک کے طاری ہو بیشتر وزن ایک درہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہے مگر زیادہ غذا دفعتہً نہ دینی چاہیے جو غشی بسبب یبس کے خواہ یبس اور احتقان طبیعت سے ہو اس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب میں بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے اکثر امراض حارہ میں بسبب غشی کے کسی شربت پلانے ی ضرورت ہوتی ہے اور نہایت عمدہ وہ شربت ہے جو کثیف ہو جن لوگوں پر غشی طاری ہوا کرتی ہے ان کو بیدار رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے۔

سقوط قوت کا دفعتہً

یہ کیفیت اکثر اسی وقت پیدا ہوتی ہے کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ اسہال اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اس کا حدوث بسبب ان اخلاط کے ہوتا ہے جو بھرے ہوئے ہوں اور کمتر یہ اخلاط دموی ہوتے ہیں اس لئے کہ خون سے جب

باب غشی میں بیان ہو چکا پھر ان سب کے بعد ریاضت معتدل کا استعمال کیا جائے غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام اور شراب کہنہ رقیق پلائی جائے حمام بعد استفراغ کے کرایا جائے اور روغن ہائے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کر دیتے ہیں اور قوت تلطیف بھی ان میں ہی ان سے بدن کی مالش کی جائے پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب افسنتین وغیرہ جو مشابہ اس کے ہے پلائی جائے جب کسی قدر مریض ہوشیار او رروبصحت نظر آئے غذائے مقوی اور سریع الہضم سے اس کا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت میں زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہے اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن وملال دور رہنا اور دل تنگ کرنے والی اشیاء کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزیں محبوب اور پسندیدہ ہیں انہیں روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احیاء یعنی یاران ہم صحبت کے جلسہ میں رہنا انہیں امور سے قوت میں زیادتی ہوتی ہے۔

تدبیر اس شخص کی جس کے قلب میں علامات حدوث ورم ے پائے جائیں اگر ورم پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہے اور کچھ علاج اس کا نہیں ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہوں تو مریض قریب بہ ہلاکت ہو گا پھر اگر کوئی تدبیر اسے نجات دے سکتی ہے سوائے فصد باسلیق کے اور کوئی شے نہیں ہے کبھی اس کے بچ جانے کی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن میں ہی کی جاتی ہے اور اس کے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برڑ کا پانی کافور ملا ہوا اسے پلانا چاہیے۔

فن بارھواں پستان کے امراض اور احوال میں

اور یہ ایک ہی مقالہ میں ختم ہے:

تشریح پستان

کی پستان وہ عضو ہے جس کی خلقت واسطے بنانے دودھ کے ہوئی ہے جس سے مولود کو غذا ملتی ہے شروع ولادت سے اس وقت تک کہ اس مولود کے اعضا مستحکم ہو جائیں اور قوت میں اس کی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کرنے کی غذائے قوی اور کثیف کی قابلیت اس کو ہو جائے پستان کا جسم رگہائے ساکن اور رگہائے متحرک سے مرکب ہے اور عصب سے اور ان چیزوں ے درمیانی مقامات لحم غذوی سے پر کی گئی ہے جس میں حس نہیں ہے اور رنگ اس گوشت کا سفید ہے اور اسی کی سپیدی سے جس وقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہے غذائے سفید پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ اس غذائے سفید سے بچ رہتا ہے وہی دودھ کہلاتا ہے پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اس دودھ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہے ایسی ہے جیسے نسبت جگر کو اس خون سے ہے جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہے اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر میں ہے کہ ہر ایک پستان اور جگر ان رطوبات کو جوان میں پہنچتی ہیں اپنی ہم رنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہے پس جگر تو کیلوس سفید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہے اور پستان خون سرخ کو سفید دودھ بنا ڈالتی ہے عروق اور شرائین جو پستان میں پراگندہ اور منتشر ہیں ان سے شعبہ اجزائے لیفیہ کے یعنی باریک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتے ہیں اور ان اجزا کے واسطے اسی پستان میں پیچیدگیاں اور استدارات یعنی گول گول گرہیں وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہیں مشارکت پستان کی رحم سے ان رگوں سے ہے جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے بافتہ ہوئی ہیں اور اس کی تشریح رگوں کے باب تشریح فن کلیات میں معلوم ہو چکی۔

دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر دودھ میں کثرت خون جید کثیر کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے اور جس وقت دودھ میں کمی ہوگی سبب اس کا قلت خون کے بعض اسباب ہوں گے یا اینکہ خون کی عمدگی میں فرق آجائے خون میں کمی یا بسبب کمی مادہ کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج ناملائم کے وہ کمی جو بسبب مادہ کے ہو اس طرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا

استعمال ہو یا اینکہ وہ غذا اگر چہ کثیر ہے مگر تولد خون کے مخالف ہے مثلاً بارد یابس غذا ہے اور برودت اور یبوست اس کی زیادہ ہے یا کمی خون کی اس وجہ سے ہوگی کہ اگر چہ مقدار کثیر پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اس سے ہوتی ہے اس میں کمی رہے وہ سبب جس سے خو کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جوشے خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت اس کی نہ رکھے کہ اس خون سے دودھ پیدا ہو سکے اس لئے کہ دودھ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہے بہر حال ایسے خون فاسد کی پیدائش غلبہ سے ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنی صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہے صفرا کی زیادتی دودھ کے زرد رنگ اور رقت قوام سے معلوم ہوتی ہے اور حدت دودھ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے اور بلغم کی زیادتی دودھ کے زیادہ سفید ہونے اور اس میں مائیت زیادہ ہونے سے اور ترشی کی طرف مائل ہونے سے دودھ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے۔

سودا کا غلبہ دودھ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے اور مقدار میں کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اس کے برآمد ہونے میں معلوم ہوتا ہے یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ خون بسبب کثرت اپنی کے فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہ ہو اور طبیعت اس خون کے دودھ بنانے سے بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے کے جو کثرت مقدار کو لازم ہے عاجز ہو جائے اور یہ قسم کی دودھ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہے مخفی نہیں رہ سکتی ہے مزاج کی وجہ سے جو کمی دودھ میں ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک کر دیتا ہو اور کثافت یعنی غلاظت قوام میں پیدا کرتا ہے پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدائش ہی نہ ہوتی ہو کہ مائیت کا فنا ہو جانا ہے اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ میں لائق خون صالح کے درکار ہے وہ باقی نہیں رہتا یا حرارت

وغیرہ کی زیادتی سے اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہے کبھی خون اور منی کی خشکی اس قدر زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ مثل ڈورے کے ایک شے بجائے دودھ خواہ منی کے برآمد ہوتی ہے ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کر دیتی ہے اور نہ اس خون میں صلاحیت باقی رکھتی ہے کہ اس سے دودھ کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جس قدر پیدا ہوتا ہے وہ دودھ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہے جس وقت سبب کمی دودھ کا اسباب مذکور بالا سے معلوم ہو جائے پھر اس کا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نہ رہے گا۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شے سے منی کی افزائش ہوتی ہے اکثر ابدان میں اسی دوا یا غذا سے دودھ کی بھی کثرت ہوتی ہے جیسے دونوں تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاؤ خواہ بھیڑ کی چھاتی وغیرہ اور جس طرح کوئی شے منی میں خشکی اور کمی پیدا کرتی ہے اور اس کی تولید کو منع کرتی ہے دہی سے دودھ کو بھی کم کر دیتی ہے جیسے شہدانج اگر دودھ میں کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑھانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنی خوشحالی اور عمدگی غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جس کا کیموس محمود ہوتا ہو اور اگر سبب کمی دودھ کا فساد غذا ہو اس کی اصلاح کر کے جنس مذکور یعنی حار رطب کی طرف لانا چاہیے اور اگر سبب کمی دودھ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت میں کمی اور سکون اور آرام دہی میں زیادتی کرنی چاہیے اور اگر سبب اس کا کمی خون کی ہو بسبب اس کے کہ خون کسی طرف سے نکل رہا ہو مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہو خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہے پس اگر اسافل بدن سے خارج ہوتا ہو خون کا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھوں کو سخت بندش سے باندھ کر اور اگر اعالی بدن کی طرف خون کا اخراج ہو رہا ہو جذب اس کا اسافل بدن کی طرف کرنا چاہیے اگر سبب کمی دودھ کا فساد مزاج ساذج بلا مادہ ہو اس وقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اس غذا کا زیادہ ہو اگر سبب اس کا کوئی خلط فاسد ہو

استفراغ اس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو ان کی غذا مائل برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے۔

ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسہ بزرگ چوبیں کے ایضا تخم خیار اور ککڑی کے بیج اسی مقدار تناول کرنا ان کو مفید ہے اور بھیجا حیوانات کا اور بکری کا دودھ اور گائے کا دودھ اور سمک رضراضی اور گوشت گوسالہ اور چوزہائے مرغ اور احسا جو کشک شعیر اور دودھ سے تیار ہوں اور شوربا خبازی بستانی کا بھی ان کو مفید ہے بلغی مزاج کی تدبیر غذا اور دوائے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجہ اول سے زیادہ نہ ہو نہایت یہ کہ درجہ دوم کی ہو مگر ترطیب اس میں ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہے کہ اس میں تجفیف کم ہو غذا ایسے اثر کی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس رطب اور سربیون ہے یعنی پرسیاوشان تازہ جو سوکھتی نہ ہو اس لئے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہے اور حسو جو چنے کے آٹے اور میتھی اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو اگر دودھ مثل دھاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور بیس کے اس کا علاج نطول نے کرنا چاہیے جو ترطیب زیادہ پیدا کرے اور اسی طرح منی کا علاج ہے جو ایسی ہی خشک برآمد ہو۔

سوداوی مزاج عورت کا علاج فقط اسی میں منحصر ہے کہ ایسی غذا کھلائی جائے جس میں تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلی درجہ کی اس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت کر کے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے منجملہ ان ادویہ کے جن سے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے یہ دوا ہے کانٹا درخت خرما کا تیں درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہریسہ کیے ہوئے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سفید خوب کوٹے ہوئے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی میں خوب جوش دیں تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جائے خواہ اس سے بھی کم اکو بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کریں ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملا کر ماہی نمکسو بھی دودھ کی افزائش کرتی ہے منجملہ ایسی

ادویہ کے یہ ہے کہ سمسم یعنی کنجد کو شراب خالص میں تر کریں اور پھر کسی باریک چھلنی میں چھانیں اور پھو اس کا جو چھاننے میں نکلے اس کا ضماد پستان پر کریں۔

ایضاً باذنجان کا مغز اندرونی بقدر صف قفیز کے جو ایک پیانہ خاص ہے لے کر پانی میں اوبالیں اس قدر کہ مہر ہو جائے یعنی گھل کر پانی میں مل جائے بعد ازاں ہاتھ سے خوب ملیں اور کپڑ چھان کر ایک اوقیہ روغن زرد ملا کر تناول کریں یا نخود کا نقیع یعنی پانی بھیگے ہوئے چنے کا چند روز نہار تناول کریں خصوصاً اگر چنے کو دودھ میں بھگوئیں اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور رجلاب کے یا تخم رطبہ یعنی بونجہ ایک جز و اور کابلی مٹر دو جز و مقدار شربت بقدر کفدست کے آب گرم میں استعمال کریں خواہ حب البان دو درہم کسی شربت کے ہمراہ ادویہ جیدہ سے روغن گاؤ ایک اوقیہ اور شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کریں شاخہائے باریک گل لالہ اور برگ اس کا پانی میں جوش دے کر آرو جو کے ہمراہ بطور ستو کے استعمال کریں مولی اور سبوس گندم شراب میں جوش دے کر چھان کر اس شراب کو پی جائیں تخم خشخاش اس کے بعد استعمال کریں کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہے تخم شبت اور تخم گندنا تخم بسکھپرہ ہر واحد ایک اوقیہ میٹھ اور تخم رطبہ یعنی اسبت تازہ بستانی دونوں ہم وزن عصارہ رازیانہ ملا کر اور اگر شہد اور گھی ملا کر استعمال کریں افضل ہے۔

دودھ کم کرنے کی تدبیر اور درد مفرط کے قطع کرنے کی

درور مفرط سے مراد یہ ہے کہ دودھ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہے بسبب کثرت شیر کے اگر کوئی مرض سبب کثرت دودھ کا ہے اسی کی وجہ سے افراط ہوئی ہے ایسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں کبھی دودھ پستان میں بدون حمل کے مثلاً مرض رجا میں فراہم ہو جاتا ہے جس وقت حیض بند ہوتا ہے اور مادہ حیض رحم سے پلٹ کر پستان میں آتا ہے اس لئے کہ رحم کو قوت اس کے دفع کرنے کی بذریعہ اورار حیض نہیں ہوتی اور پستان میں پہنچ کر

بنظر مشاکلت عضو کے دودھ بن جاتا ہے بیشتر مردوں کی چھاتی میں خصوصاً جوانوں کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اس زمانہ میں ان کی چھاتیوں میں گھنڈیاں اور گٹھلیاں پڑتی ہیں اور سرے چھاتیوں ے اونچے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اوپر اچھی طرح سے معلوم ہو چکا ہے کہ دودھ کی کمی کے اسباب کیا ہیں عمود اور اصل تدبیر دودھ کم کرنے کی وہی ہے جو تجفیف پیدا کرے بہ سبب خشک کر دینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا۔

وہ مرطبات جن میں ترطیب شدید ہے جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی بلغمی امزجہ میں کرتے ہیں جمیع ادویہ جو منی میں کمی پیدا کرتے ہیں دودھ کی بھی کمی ان سے ہوتی ہے ادویہ باردہ ان میں سے جیسے کاہو اور مسور اور طفشیل ہمراہ سرکہ کے اطلیہ میں عصارہ درخت اسبغول اور اسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد باقلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی گرم ادویہ ضماد یہ جیسے سداب اور تخم سداب خصوصاً سداب جبلی اور فنجنکشت اور تخم اس کا پوری مقدار شربت دو درہم تک ہے بادروج کی نسبت صحیح رائے براہ تجربہ یہی ہے کہ دودھ میں کمی کرتا ہے اگرچہ بعض لوگ اس کے قائل ہوئے ہیں کہ اس سے دودھ کی افزائش ہوتی ہے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی تجفیف پیدا کرتا ہے اور طلا بھی سرکہ کے ہمراہ پکایا جائے اطلیہ حارہ سے اشق ہمراہ شراب کے۔

طلاء جید یہ ہے بیخ کرنب کو لے کر خوب کوٹیں اور اسی کا ضماد کریں خواہ آرد باقلا اور مسور اور زعفران اور گوز گندم اور نمک کو آب سرد سے ملا کر طلا کریں عصارہ حلبہ کا طلا کرتے ہیں خواہ لک اور مرتک اور روغن گل اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہے کہ سرطان بحری پیسا ہوا اور سرطان نہری سوختہ دونوں کو پستان پر طلا کریں۔

دودھ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا

پستان میں دودھ کا پھٹ جانا خواہ بستہ ہونا بسبب حرارت مجففہ کے ہوتا ہے اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کردیتی ہے پیدا ہوتی ہے دونوں قسم کا بستہ ہونا اس کی جو علامت خاص ہے اوپر کے بیانات سے معلوم ہو سکتی ہے ادویہ جو مانع تجبن اور بستگی شیر کی ہیں از قسم طلا کے وہ یہ ہیں کہ مثلاً موم بعض روغن ہائے لطیف میں جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ نعناع کوٹ کر ہمراہ جغرات کے طلا کرنا اور گرم قسم میں قیروطی باردلعاب بارد سے اور روغن ہائے باردہ اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور ضماد کے زیادہ نافع ہے ادویہ محللہ واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جس میں روغن گل کو گھیپ کر گرم گرم طلا کریں یا برگ عنب الثعلب کا طلا کریں یا برگ کا کنج اور برگ مکو اور برگ کرنب اور عصارات انہیں چیزوں سے خصوصاً جب اس میں مر اور زعفران ملائی جائے۔

ایضاً شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی سی میتھی اس کا ضماد تیار کریں تجبن بارد کی محلل دوا یہ ہے کہ ہمیشہ نطول آب گرم سے کیا کریں اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزرالنج اور شبت استعمال تجبن بارد سے منع کرتا ہے کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہیں ایسے پانی میں جوش دیں جس میں بابونہ اور شبت اور تمام اور حلبہ اور قیسوم اور جندبیدستر داخل ہو روغنوں میں روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط ادویہ معتدل سے یہ ہے کہ خبز جواری ایک قسم کی روٹی ایسے آٹے کی پکتی ہے کہ بھوسی گیہوں کی بالکل دور کردی جاتی ہے اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر کوان میں سے ایک کاسہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد تیار کریں بعد تجبن کے جو ورم پیدا ہوا ہے یہ دوا مفید ہے کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں نیم گرم کر کے ڈبوئیں اور ورم پر رکھیں یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی میں پیس کر ضماد کریں نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی عمدہ ہے ماقیشیا مثل غبار کے پیا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کریں پستان میں دودھ کے جو سدہ پڑ جائیں لازم ہے کہ خراطین کو پیس

کرطلا کریں خواہ مرکو آب فوتنج اور انیسون کے ساتھ یا آرو نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون نبطی اور رقاقلہ آب عصی الراعی کے ہمراہ اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز۔

ایضاً کندر اور تلخہ گاؤ خواہ عسل لبنی کو لے کر روغن بنفشہ ملا کر پستان کو اس سے ملا کریں کہ تجبن اور ورم دونوں زائل کر دے گا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کریں کہ یہ بھی نافع ہے۔

دودھ کا پستان میں بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو پہنچے

علاج اس کا یہ ہے کہ چقندر کو اس قدر پختہ کریں کہ مہرا ہو جائے بعد ازاں لباب خبز اور آرو باقلا اور روغن کنجد ملا کر ضماد کریں خواہ وہ گھاس جس کو بر دیقیاس کہتے ہیں اسے تروتازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کریں یا روئی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا میفختج کے مکرر تضمید کریں اور ان ادویہ میں جس کو چاہیں روزانہ دو مرتبہ استعمال کریں خواہ تین مرتبہ اسی طرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کنجد اور روغن زرد اور شہد اور اگر اس میں نان میدہ خواہ آرو باقلا ملا دیں زیادہ نافع ہوگا آب گرم سے تکمید کریں خواہ اس کے بخارات کا اکباب ثدی کو کرنا خصوصاً جب اس میں تخم کتان اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تنطیل بھی اس کو نافع ہے بہ نسبت اس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہ ہو پھر اگر بستگی دودھ کے ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اس وقت نافع ہے مونگ اور خستہ انگور دونوں کو خوب کوٹ کر آب سرد خواہ چوب جھاؤ کے پانی سے ملا کر استعمال کریں جس وقت دودھ پستان میں جبن ہو جائے لازم ہے کہ ہمیشہ اس کی تمریخ روغن بنفشہ سے کریں اس کے بعد آب گرم اس پر گرائیں بعد ازاں وہی ضمادات جو شروع میں اس باب کے مذکور ہوئے استعمال کریں۔

ہے یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہے پھر اگر ورم میں صلابت آ جائے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران اور آب کافور کی مفید ہے اور بیشتر اس میں تلخہ گاؤ بھی اضافہ کرتے ہیں کبھی برگ مازو اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہے اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کر کے خواہ دردی سرکہ بھی بطور رطلا کے نافع ہوتی ہے بتوڑی اور غدو جو اس میں پیدا ہوں عمدہ تر دوا اس کے واسطے یہ ہے کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونوں کوٹ کر ضماد کریں اور اگر یہ غدو بقیہ سے اس ابھار کے ہوں جو بروقت جوانی کے استخوان پستان میں ہوتا ہے خواہ بعد اس ابھار کے حادث ہوئے ہوں اور تحلل قبول نہ کرتے ہوں یعنی ادویہ محللہ سے متحلل نہ ہوتے ہوں پس واجب ہے کہ چاک کریں اور زخم کو چاک کے شحمہ تک پہنچا کر اس فزونی سلعہ وغیرہ کو دور کریں بعد ازاں ٹانکے لگا دیں۔

دبیلہ پستان جب پستان میں ورم جامع یعنی ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اس کے کشادہ کرنے کے واسطے دوائے جید یہ ہے کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور راتیانج ان سب کو ہم وزن لے کر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کر کے لطوخ تیار کریں ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور مخ ساق گاؤ کی کمی بیشی اوزان کی باین نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو انہیں اجزا میں اجزائے منضجہ کا وزن زیادہ کر دیا جائے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزائے مفجرہ کا وزن بڑھا دیا جائے گا یک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاؤ سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہیں اس میں منفجح بھی شریک کر دیں اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزائے مجلیہ سے بھی کام لیا جائے۔

قروح اکالہ پستان کے کے نبیذ مازو کا بیس رطل اس میں ساق دباغین ایک رطل اور مازوئے ناپختہ نصف رطل سلیخہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی

شراب میں تر کریں اور بیس روز تک بھگو رکھیں بعد ازاں خوب پختہ کریں اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہیں تا ایکہ نصف جل جائے اس کے بعد ہاتھوں سے خوب ملیں اور چھانیں اور پھر نرم آنچ پر چڑھا کر اس قدر پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے اور کسی ظرف آبگینہ میں بحفاظت رکھ چھوڑیں اور یہ دوا عمدہ ہے جملہ ان اعضا ے قروح کے واسطے جو نزا عضا میں جیسے منہ اور زبان وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے ایک مرض جس کا نام ہماری زبان میں ہاڑا ہے یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ دونوں پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑ جاتے ہیں اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہے جب تک یہ مرض رہتا ہے اجزائے حیض اور انعقاد نطفہ میں خلل عظیم واقع ہوتا ہے میں نے ایک مریضہ کو اپنے اغرے اس میں مبتلا دیکھا اگرچہ عموما علاج ناصور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کرسکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ وائی چنائی جو کسی قدر واقف کار تھیں ان سے معلوم ہوا کہ اس کا نام ہاڑا ہے اور اس کا علاج بھی اور ناصوروں کے علاج سے جداگانہ ہے اور اس مریضہ کو دور از حال مرض چیچک کا بھی اس قدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید جان بری کی نہ تھی مگر بعنایت ایزدی میں نے بعض قیروطیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدہ عام تھ مگر بحسب مشاہدہ عین مناسب تھا علاج پر جرات کی اور صحت ہوئی اور اسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا مجھ کو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایائے مواد جدری سے ہے جو صفراوی تھی اس گمان فاسد پر میرا ارادہ قطعی ان نواصیر کے علاج کا برطبق انہیں قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگوں کے بیان سے تحقیق ہوگئی کہ مرض سوداوی ہے اس وقت بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجہ غایت ضعیف تھی میں نے اس نبات ہندی کا جس کا نام مچھی ہے اور جس کو چونا پانی بھی کہتے ہیں اور باب بواسیر اور سموم اور باب خنازیر

متقرح میں بھی اسے میں ذکر کروں گا ضماد استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ میں ناصور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمدللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگر چہ بید اور وائی وغیرہ کا متفق بیان تھا کہ اگر چہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہو جاتا ہے مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہے یعنی اس کے اولاد نہیں ہوتی کہ رحم اور پستان دونوں کو اس کی ردائت اس قدر فاسد کر دیتی ہے نہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہے مگر میں شکر خدا کا بجالاتا ہوں کہ اس دوا کو اس نے مجھے بذریعہ بعض فقرائے ہند کے عطا کیا جو قروح اور نواصیر سوداویہ کی مزیل ہے اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہے۔

اگر چہ یہ دوا اسرار مجربہ سے ہے مگر میں اس کے نفع عظیم کو خیال کر کے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہوں اور جس قدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہیں انہیں میں جستہ جستہ مقامات مناسب میں لکھوں گا اور میں قول حکیم ارسطا طالیس کو بہت سچ سمجھ رہا ہوں جسے حکیم جلدکی نے کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنی اکسیر حق میں نقل کیا ہے ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعاون یعنی نباتات کا علم اور ان کے فوائد بے ضرر ایسے ہیں کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہیں۔

پستان کی حفاظت کا بیان

پستان زیادہ بڑھنے اور لٹکنے نہ پائیں اور سخت اور مستدیر (کینچوے بیٹ اور پنڈول ہم وزن ملا کر پستان پر ضماد کریں عجیب الاثر ہے وہ کیڑے سرخ رنگ جو برسات میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کو لکھنو میں للّی گھوڑی اور بعض جگہ گجا پی کہتے ہیں لے کر بوتل میں رکھ دیے جائیں اور نمک ڈال دیا جائے جب بالکل خشک ہو جائیں تو پنڈول میں ملا کر ضماد کریں) رہیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اس کے دونوں پستان فراہم اور سخت رہیں لازم ہے کہ حمام میں کمتر داخل ہو اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہیں نہایت عمدہ ہے اسی باب میں سپیدہ اور طین قیمولیا ہر واحد دو درہم بزرالبنج کے پانی میں گھول

کر اور تھوڑا سا روغن مصطگی ملا کر طلا کریں ہمیشہ پارچہ کتان کو آب مازو میں جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان پر رکھا کریں خصوصاً اگر پستان مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئیں۔

ایضاً عورتوں کے تجربہ کی دوا یہ ہے خالص پنڈول اور شہد کو طلا کریں اور اگر اس میں افیون اور روئی ہمراہ سرکہ کے زیادہ کریں قوی تر ہو جائے یا اینکہ پنڈول بیس درہم اور شوگران دو درہم سرکہ ملا کر طلا کریں خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارہ درخت بنگ ملا کر طلا کریں یا کندر اور دوغ اور آرو جو سرکہ کہنہ میں خوب گوندھ کر تین روز پستان پر طلا کریں یا بیضہ چکور کا اور زنگار اور رمیعہ اور اقلیمیا کو آب اسبغول ملا کر طلا کریں خواہ شلکران کی لکڑی جیسے ہے کوٹ کر سرکہ آمیز کریں اور تین روز تک رہنے دیں جب ارادہ ہو کہ خشک ہو جائے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی میں تر کر پستان پر رکھیں کہ یہ جذب کر لے گا یا عصارہ طراثیث اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعہ گندھک ے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ میں سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی مسور سوختہ ہر واحد ایک درہم حلزون سوختہ اور قلسور ہر واحد تین درہم آب بارتنگ میں گوندھ کر طلا کریں یا زیرہ معہ اصبل السوس اور شہد اور پانی کے لے کر پستان پر طلا کریں اور تین روز تک لگا رہنے دیں اور نہ چھوڑائیں یا شوکران اور راشق کو تین روز پستان پر لگائے رکھیں اور فقط شوکران کو نو روز تک لگائے رہیں دعوی کر کے جو ادویہ اسے فائدہ کے واسطے لوگوں نے ذکر کی ہیں وہ یہ ہیں کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کریں زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیس کر کسی ہانڈی وغیرہ میں شراب بھر کر رکھیں اور قلعی کو اس میں ڈال دیں تا اینکہ قلعی محلول ہو جائے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہیں اسی طرح پنڈول اور مازوئے خام شہد ملا کر طلا کریں یہ مقالہ یعنی فن بارھواں تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجالاتا ہوں۔

فن تیرھواں مری اور معدہ کا بیان

اور انہیں دونوں کے احوال اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں:

پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان۔

تشریح مری اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہے اس گوشت کے اندر کی طرف درازی لیف کی ہے تا کہ نوالہ اور لقمہ اترتے وقت اسکو جذب کرنا آسان ہو اس لئے کہ بداہت سے معلوم ہے کہ جذب یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اسی وقت ہو سکے گا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہو کر دراز ہو جائے اور اسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہے تا کہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کی طرف آسان ہو اس لئے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہے کہ لیف جس وقت کوتاہ ہو کر عریض ہو جائے اسی وقت دفع کرنا ممکن ہو گا اسی لیف میں لحمیت ظاہرہ ہے انہیں دونوں طبقہ اندرونی اور بیرونی سے مل کر عمل ازدراد تمام ہوتا ہے میری مراد یہ ہے کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی کے دفع کرنا سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہے کبھی دشواری ازدراد کی اس شخص کو عارض ہوتی ہے جس کی مری طول میں شق ہو جائے اس لئے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہے اس کے فعل جذب امعین یعنی لیف بیرونی معدوم ہو جاتی ہے۔

قے کرنے میں فقط طبقہ بیرونی کام دیتا ہے اسی واسطے اس میں زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہے یہ فعل ناتمام ہوتا ہے کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہے موضع مری کا ان فقرات ہفت گانہ پر ہے جو گردن پر ہیں کہ ان گریون پر سیدھی ہو کر بدون انحنا اور خم کھانے کے گزری ہے نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک زوج عصب کا بھی اترتا ہے خاص دماغ سے جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہیں آتی ہے قدرے قلیل بجانب راست مائل ہو جاتی ہے تا کہ جو رگ قلب سے اوگی ہے اس کی جگہ وسیع ہو جائے پھر آٹھوں فقرات باقی ماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اترتی ہے تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہے چند اربطہ غشائی سے اس کی بندش ہوتی ہے اور وہ بندش ایسی عمدگی سے

ہے کہ مری کو تھوڑا سا اونچا کر دیتی ہے تاکہ جو لقمہ وغیرہ اس جگہ پہنچے رگ اجوف اور مری میں تنگی اور انضغاط پیدا نہ ہو اور دوسرا فائدہ اس کے اونچا ہونے کا یہ ہے کہ عصب کا اترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی اور تفریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلائے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہو اس کی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اس لئے کہ سیدھی لانبی شے کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہنچتی ہے۔

جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کر جاتی ہے دوبارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہے بہ نسبت اس میلان کے جو نزدیک چوتھے فقرہ کے اس کو بجانب یمین ہوا تھا اور یہ بائیں طرف مری کا مڑنا اس وقت ہوتا ہے جب فقرہ وہم سے گزر کے گیارھویں اور بارھویں فقرہ تک پہنچتی ہے بعد ازاں مری حجاب میں نفوذ کر کے مستعرض ہو جاتی ہے اور وسیع ہو رصورت فم معدہ کی اس پر طاری ہوتی ہے اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہے مری کا استر یعنی جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ بہ نسبت اول امعا کے مخلوق ہو اس لئے کہ مری گزر گاہ سخت اور باصلابت چیزوں کی ہے اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہے اور زیادہ تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہے بعد ازاں امعا میں جا کر بدرجہ غایت نرم ہو گیا ہے باطن مری یعنی سطح اندرونی میں جو ایک جھلی پنہائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہو کر پہنچی ہے اور اس کی آمد غشاء مجلل یعنی اس جھلی سے جو فم معدہ کو ڈھانپے ہوئے ہے اس کا فائدہ یہ ہے تاکہ جذ غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ بروقت ازدراد اور نوالہ اترنے کے حنجرہ کے اٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے کی طرف ہے مراد یہ ہے کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہے یہ امتداد حنجرہ کے اونچے کرنے پر اعانت کرتا ہے اگر حقیقت حال پر نظر کیجیے تو مری ایک جزء معدہ کی ہے کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہے اور دونوں طبقہ اندرونی اور بیرونی مری کے بھی مشابہ ہر دو

طبقات معدہ کے ہیں اندرونی طبقہ مری کا رقت اور باریکی میں مثل جھلیوں کے ہے اور طولانی ہے اور بیرونی طبقہ مری کا گندہ لحمی ہے جس کی لیف عریض ہے اور اس کی لحمیت اور پر گوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہے باایں ہمہ پھر بھی یہ طبقہ بیرونی مری کا اسی معدہ کا جزء ہے اور اس کی وضع اور اتصال اسی معدہ سے ہے۔

اول امعا جس کو اثناعشری کہتے ہیں وہ معدہ کا جز نہیں ہے بلکہ ایک شئے متصل معدہ کے ہے اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہے اور بوجہ جزء معدہ نہ ہونے کے اثنا عشری میں تنگی نہیں پیدا ہوئی اور نہ اس کی یعنی اثناعشری کے طبقات معدہ کے ہوئے جس طرح مری کی طبقات کا حال مشابہت میں ہے اور پھر اگرچہ مری جزء معدہ کی ہے مگر جوہر اس کا عضل سے مشابہ ہے اور جوہر معدہ کا عصبی ہے جس جگہ سے معدہ متصل مری کے ہوا ہے جرم معدہ میں شکل مخروطی بن جاتی ہے اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہے اس سے نیچے پھیلاؤ اور وسعت جرم میں پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل میں ہے پس اسی جگہ وسعت درکار ہے اور مستدیر جرم معدہ اسی منفعت سے مخلوق ہوا ہے جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہے اور منفعت ظاہر ہے اور پشت کی طرف جرم معدہ کے مسطح اس واسطے بنائی گئی کہ صلب سے اس کا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو جرم معدہ میں بھی دو طبقے ہیں اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہے اس لئے کہ جذب کی حاجت مقتضی طول کو لیف کے ہے اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہوجاتا ہے اور حنجرہ بلند ہوجاتا ہے اور طبقہ خارجی کی لیف عریض ہے اس لئے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہے لیف دافع خارجی طبقہ میں اس لئے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل معدہ کا ہے اور اقرب افعال ہے اس کے بعد دفع فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہے اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعہ نچوڑنے اور عصر کے تمام ہوتا ہے جو برابر اور مسلسل تمام وعا یعنی ظرف غذا میں ہوتا ہے تاکہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہوجائیں طبقہ باطنی اور اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہے

تاہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقہ جاذب یعنی اندرونی میں تجویز ہوئی طبقہ بیرونی جو واقع ہے اس میں نہ ہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کردی گئی اس لئے کہ مری منفذ ہے جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہیں رکھتی۔

پھر اب اس کی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی پورا طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہے اس لئے کہ اجسام کثیف غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہے اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی لحمیت زیادہ رکھتا ہے تا کہ حرارت اس میں زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو فم معدہ کا عصبی ہے تا کہ حس اس میں زیادہ رہے فم معدہ میں دماغ کے اعصاب سے یعنی زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اترتا ہے جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہے اور اسی حس کے ذریعہ سے بھول پر اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہ ہو آگہی ہوتی ہے اور اس ظعور اور اطلاع کی حاجت اور فم معدہ کے باقی ماندہ اجزائے معدہ کو نہیں ہے تخصیص اس حس کی طرف احتیاج کی فم معدہ کو اس لئے ہوئی کہ معمدہ محتاج ہے تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن غذا سے کب خالی ہے پھر جب معدہ کا طرف اول یعنی کنارہ اور سر جو فم معدہ کہلاتا ہے اس میں یہ حس پیدا ہوگئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا اب بقیہ اجزائے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہیں ان کو حاجت اس احساس کی نہ رہی اس لئے کہ ان اجزا کا غیر یعنی فم معدہ متحمل اس امر کا ہو چکا یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سے اتر کر دفعہ واحدہ میں قریب معمدہ کے مری پر لپٹ جاتا ہے پھر متصل معدہ کے ہوتا ہے جس جگہ معدہ میں تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہے اسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہائے باب کبد سے معدہ پر چڑھتی ہے اور طول معدہ کی طرف جاتی ہے اور بہت سے شعبے یہ رگ معدہ کی طرف چھوڑتی ہے اور ارتباط ان شعبوں کا اسی رگ سے ہوتا ہے اور انشعاب یعنی برآمد ہونا ان شعبوں کا بفرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک

شعبوں سے ہے ایک طرف یعنی بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور ملے ہوئے ہوتے ہیں اور بائیں طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سے ملتی ہے اور اس شریان کا بھی وہی حال ہے کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہائے متضامہ یعنی بہم پیوستہ برآمد ہوتے ہیں اور دونوں ورید اور شریان کا اعتماد اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہے اور مجموع ان شعبہ ہائے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندھ جاتا ہے چنانچہ اس جال بندی کی صورت ہم بیان کریں گے۔

معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اس کی لحم ہی کرتا ہے اور چند حراز میں اور بھی جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہیں اس کی حرارت غریزی سے مل کر ہضم پر معین ہوتی ہیں اس لئے کہ جگر داہنی طرف معدہ کے اس مقام پر جہاں سے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہے ملتا ہے اور اسی مخروطیت کی وجہ سے ملنا اور چڑھنا اجزائے جگر کا معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہے پس جگر کی حرارت بھی معدہ میں پہنچتی ہے اور طحال معدہ کے بائیں طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہے تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اولا تو اس میں یعنی طحال میں قزارت اور پلیدی ہے کہ ظرف نجاسب کا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر طحال اور جگر دونوں معدہ پر سوار ہو کر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے اتنا بوجھ معدہ پر گراں باری پیدا کرتا ہے لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسی قدر چڑھے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑھنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل اور پورا ہو کہ زوائد اس کے ممتد ہوں اور جس طرح کہ انگلیاں کسی شے کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہیں اسی طرح رکوب جگر کا جس قدر معدہ پر ہے اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جائے علاوہ اس کے بقیاس طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہے اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدید جمع ہوتی ہیں جن کے بعض فضول طحال میں پہنچتے ہیں لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سرا کسی قدر بائیں طرف جھکا دیا گیا کہ اس خالی جگہ اور فضا

کو جگر بھی پر نہیں کرتا لہذا بائیں طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجائش سے نکل آئی اور معدہ کے نیچے بھی یہ فضا پیدا ہوگئی پس اشرف ہر ایک دونوں جہت اور دونوں جانبین کا یعنی فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگر کے واسطے تجویز ہوا اور اخس اور پست تر دونوں جہتیں یعنی بائیں جانب اور نیچے کی جانب بنظر فرد مائگی عضو کی طحال کے واسطے مقرر ہوئی۔

مترجم اس عبارت میں شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جس کو ہم نے لطف ترجمہ سے دفع کر دیا ہے اس لئے کہ اس جگہ چار جہات ہیں فوق اور تحت اور یمین اور لسیار دو اشرف ہیں اور دو اخس پس حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتیں متقابلتین من الجہات الاربعہ جس کا ترجمہ یوں ہوتا کہ اشرف ہر ایک دونوں جہت فوقانی اور تحتانی اور دونوں جانب یمین اور لسیار کا چنانچہ ہماری عبارت مذکورہ بالا جو ترجمہ میں ہے اس مراد کو شاید اچھی طرح ادا کرتی ہو۔

متن یہ تو ہو چکا اب اور بیان شروع ہوتا ہے معدہ کے سامنے سے ایک عضو جس کو ثرب کہتے ہیں یعنی چادر کی شکل پر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کر لیتا ہے اپنے اندر معدہ کو لیتا ہے اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہے اس لئے کہ یہ لوگ معونت ہضم کے زیادہ محتاج ہیں کہ ان کے قوائے ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف زیادہ ہیں اور یہ ثرب کثیف اور اس کے اجزا غیر مضبوط اس وجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کر لے اور سبک اس لئے کہ معدہ پر زیادہ بار نہ ہو اور شحمی یعنی سطح اندرونی اس کی چکنی چربی سے اس لئے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت میں رکھے اس لئے کہ چکنی شے خصوصاً شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہے اور بعد قبول کرنے کے اس کا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہے ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنی صفاق ہے جس کا نام اربطادون رکھا گیا ہے اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہیں واقع

ہیں۔

یہ دونوں جھلیاں یعنی صفاق اور مراق اوپر کی طرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہیں اور نیچے بجانب اسفل دونوں جدا ہوگئی ہیں یہ معدہ کے پیچھے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہے یعنی پیٹھ ہے کہ اس سے ہر ایک رگ جہندہ ممتد ہے اور یہ رگ بہت بڑی ہے اس رگ کی گرمی بسبب اس کے ہے کہ روح کثیر اور خون کثیر اس میں بھرا ہے اور ہمراہ اسی شریان کے ایک ورید بھی ہے اس کی حرارت کثرت خون سے ہو صفاق منجملہ ان تینوں جھلیوں کے پہلی جھلی ہے جو کل احشاء غذائی کو حاوی ہے یعنی سب کو گھیرے ہوئے ہے اس لئے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر باطن کی طرف مائل ہوتی ہے اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سے فراہم اور مجتمع ہو کر حجاب سے اوپر کی طرف متصل ہوتی ہے اور نیچے سے تینوں اعضائے مذکورہ بالا متصل ہوتی ہے اسی طرح دونوں خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہے اور اس جگہ یعنی جب اس کو کوکھ سے اتصال ہوتا ہے دو سوراخ نزدیک ارتبین کے پیدا ہوتے ہیں یہ دونوں سوراخ دو مجرے ہیں کہ جن میں رگیں اور معالیق انثیین درآتے ہیں اور جب یہ دونوں سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہیں ان میں امعاء اعور درآتی ہے جس کا نام فتق تا ورقیلہ اور قیلۃ الثرب ہے منافع صفاق کے انہیں اعضا کی نگہداشت ہے اور یہ بھی ہے کہ امعا اور عضل مراق میں حاجز اور مانع ہوتا کہ معاء عضل مراق میں آکر ان کے فعل کو باطل نہ کردے صفاق کی شرکت اس بارہ میں وہ جھلیاں بھی کرتی ہیں جو شکلکم میں ہیں اور معلوم ہوچکیں۔

صفاق بیرونی یعنی مراق کے منافع بھی بہت ہیں اس لئے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اس عنصل کے جو ہمراہ مرق کے ہے نچوڑتی ہے اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہے اور اس حرکت سے عضل اور صفاق سب مل کر ان اوعیہ پر دراز ہو کر کھنچ جاتے ہیں جن اوعیہ میں وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہیں ان کی شان سے یہ بات ہے کہ کسی

قدر عصر اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہو جائیں اسی طرح مراق مثانہ میں عصر پیدا کرتی ہے اور پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہے اور وہ ریاح جن سے نفخ پیدا ہوتا ہے انہیں بھی بذریعہ عصر محل ریاح کے خارج کرتی ہے پس امعاء کو بجز دفع ریاح میں مراق کی مدد سے نہیں ہونے پاتا اور ولادت مولود پر بھی مراق اسی طرح معین ہوتی ہے صفاق تمام احشا سے مرتبط ہے اور سب احشا میں بعض کو بعض سے ربط دیتی ہے اور صلب سے بھی مرتبط کرتی ہے لہذا اجتماع احشا کا استوار ہوتا ہے اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شے واحد کے ہو جاتے ہیں جس وقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہے اور دونوں کو کنارہ اس کے فقرہ پنجم کے قریب مل جاتے ہیں تو اس جگہ مرتبط ہو جاتی ہے اور اسی جگہ اس کا مبدا ہے اس لئے کہ مبدا اس کا ایک فزونی ہے جو حجاب سے فم معدہ کی طرف اترتی ہے اور اسی فزونی سے ایک اور فضلہ یعنی فزونی ملتی ہے جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہنچتی ہے اور پھر دونوں مل جاتے ہیں اور اس جگہ سے صفاق جزء غشائی بن جاتا ہے جس کی تقسیم محسوس کی طرف نہیں ہے بلکہ حس ظاہری میں ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہے اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے ان دونوں صفاق کے حاوی ہوتا ہے جو دونوں صفاق جو ہر معدہ کے ہیں اور صفاق لحمی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہے اور معدہ تک پہنچ کر بذریعہ ان اجرام کے جو متصل صلب کے معدہ سے مرتبط ہوتا ہے اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاؤ اتار سب کچھ ہوتا ہے اس کی جانب زیریں اور لیسار میں زیادہ گندگی اور غلاظ ہے ایک طبقہ اس کا اس جگہ سے شروع ہوا ہے جہاں عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہو اور یہ طبقہ اس کو ڈھانپے ہوئے ہے اس طبقہ کے نیچے طبقہ باریک ہے جو در حقیقت صفاق ہے اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہے اس باریک طبقہ سے غشاء مستبطن صدر اوگتی ہے۔ مقام روئیدگی صفاق سے ایک فزونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہے کہ اسی فزونی اور امعا اور طحال اور ماساریقا سے ایک جال سا گندھ جاتا ہے جو جانب مسطح کی طرف

منقطع ہوتا ہے۔

یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے معلق ہے ایسی چیزوں سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنی جانب اندرونی اور مواضع شریانات اور ان غدو سے جو درمیان متصاصہ جن کو ماساریقا کہتے ہیں اور جو درمیان معاء اثناعشری کے ہیں انہیں سب چیزوں سے اس کی تعلیق معدہ سے ہوئی ہے مگر مگر یہ تعلیق اس کی قلیل اور ضعیف ہے اور بھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہے اور ان اضلاع سے جو زور کے ہیں مگر یہ اتصال خفی اور پوشیدہ ہے یہ اشیاء جو بذریعہ تعلیق اور اتصال کے ہیں پس یہی جائے روئیدگی ثرب کی ہیں اور اول ان سب میں معدہ ہے یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہے ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شے پتلی اور سیال اس میں رکھی جائے اسے بھی ٹھہرا لے جب بنظر تحقیق دیکھا جائے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشاء یعنی جھلی جو بعد جلد کے ہے اور وہ غشاء لحمی ہے اور عضل جو طبقہ فوقانیہ پر عضل بطن کے ہے جس کا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق میں داخل ہیں اور طبقہ زیریں طبقات عضل بطن سے مع اس رقیق جھلی کے جو درحقیقت صفاق ہے منجملہ صفاقات کے ثرب بمنزلہ استر کے صفاق کے واسطے ہے اور بمنزلہ ابرہ کے ہے معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہیں اسے گرم کرتے اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی میں بھی آپس میں ایک دوسرے کا معین ہے۔

معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہے جس سے معاء اثناعشری متصل ہوتی ہے اور اس سوراخ کا نام بواب یعنی چوبدار ہے اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہے اس لئے کہ بواب منفذ ہے اس شے کا جو ہضم ہو کر پتلی اور رقیق ہو چکی ہے لہذا اسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شے کا منفذ ہے پس وہ بڑا ہوا بواب اس وقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہے کہ ہضم پورا ہو جائے بعدازاں کھل جاتا ہے اور جب تک کل شے منضم دفع نہ ہو جائے کھلا رہتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہنچتی ہے ایک تو یہ کہ جب تک معدہ مشغول اپنے فعل میں رہتا ہے اور طعام اس میں موجود ہوتا ہے وہ یہی ایک قسم کی پری معدہ کی غذا سے ہے دوسری وہ غذا جو معدہ میں ان رگوں سے آتی ہے جو باب تشریح میں رگوں کی مذکور ہوئی تیسرے جس وقت زیادہ گرسنگی ہو اس وقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قدما جس وقت لفظ فم معدہ کی بولتے تھے بھی تو مراد اس لفظ سے اس مدخل کو لیتے تھے جو موضع تنگ ہے اور اس میں وسعت نہیں ہوئی اور وہ موضع اجزائے معدہ سے ہے بعد مری کے اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتے تھے جو حد مشترک درمیان مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہیں جس طرح بعض لوگوں کے کلام میں فم معدہ سے اشارہ بطرف قلب کے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا اور اس وجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے میں اعضا کے ناموں کے ضعف تھا اور بقراط کے زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازا ہوتا ہے۔

امراض مری میں اصناف جب سوءمزاج کے عارض ہوتے ہیں اس وقت اپنے فعل خاص یعنی زدراد میں ضعیف ہو جاتی ہے اور اس میں امراض آلیہ سب کے سب اور امراض مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہیں اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہیں امراض آلیہ میں سے اکثر مری میں سدون کے پڑ جانے کا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑیں مثلا کوئی فقرہ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر تنگی اور ضغطہ پیدا کردے۔

خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب میں مثلا حنجرہ یا اور اغشیہ اور ریہ اور قصبہ وغیرہ میں پیدا ہو کر مری میں تنگی پیدا کرے یا خود مری میں خواہ اس عضلہ میں جو مری کو ٹھہراتی ہے ورم پیدا ہو کر یہ تنگی پیدا کرے امراض مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری

میں لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے۔

ازدراد کی کیفیت فعل ازدراد یعنی نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعہ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور معین اس جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسی طرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور روکنا شے معلوم یعنی نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے لہذا شے مبلوع دب کر اور نچڑ کر نیچے کی طرف اتر جاتی ہے۔

مترجم کی عبارت مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی کھڑی کی گئی ہے اور مبلوع یعنی لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو اب خیال کرو کہ مبلوع یعنی گیند مری میں کسی قدر اترا اور اوپر کی جگہ اس سے خالی ہوئی پس اگر خالی جگہ اوپر والی کسی قدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اترنے کے سوا چارہ نہ ہوگا جس طرح ہم گیند کو نل کے اندر کسی قدر اتار کے پھر نل کا سرا دبائیں اور سمیٹیں ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کی طرف اترے گا پس لیف عریض کی اعانت ازدراد میں ایسی ہے جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اتارنے میں بیان کی اور ظاہر ہے کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہ ہوگا شے مبلوع پر کسی قسم کا دباؤ نیچے اترنے کا نہ ہوگا شاید اس بیان سے کسی قدر توضیح زیادہ کیفیت ازدرد میں ہوئی ہو۔

متن قے کرنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اس لئے کہ نوالہ اترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے کہ جملہ اقسام اپنے مرکز کی طرف بالطبع مائل ہیں پس ازدراد کی آسانی اسی وجہ سے ہے کہ لقمہ جو بالطبع نیچے کی طرف مائل تھا ازدراد بھی اسی نیچے ہی طرف اتارنے کو کہتے ہیں یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہو چکا دو طبقہ کی اعانت ہمہ گیر سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جس کی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوئے ہے اس کی لیف عریض ہے اور قے

وقت ایذا اور الم زیادہ ہوگا جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہوگی اس پر طول زمانہ اور مدت اترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر اترنا اور اترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمع مسافت از درد میں اور باوجود ہمہ امور کے درد کا بالکل نہ ہونا البتہ ہرگز یہ ضعف کسی جزء معین میں مری کے ہو اس وقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق از درد خاص اسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا تحبس ہونا اسی جگہ خاص محسوس ہوگا جو قسم اس کی بسبب ورم کے ہو قریب اسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اسی جگہ درد محسوس ہونے سے اس کی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہ ہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہیں ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت ملمس اور پیاس بھی اس پر دلیل ہوگی اور اگر حار نہ ہوگا تپ بھی نہ ہوگی پیشتر ورم خراجی ہوتا ہے جو اس قدر زیادہ حار نہیں ہوتا کہ تپ آ جائے اس وقت درد خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اس کے صدمہ سے لرزہ اور تپ ہو جایا کرے گی بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر شگافتہ بھی ہوتا ہے اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہے ان شدائد میں سکون ہو جاتا ہے جو اس ورم کے سبب سے پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہے اس پر ہمراہ کزاز وغیرہ اور جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہیں۔

علاج اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اس کا علاج بعینہ ورم اور زوال فقرہ کا علاج ہے اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہو اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ میں پائی جائے واجب ہے کہ لطوخات درمیان دونوں شانوں کے لگائے جائیں اور وہ لطوخات عصارات اور ادویہ باردہ سے مرکب ہوں اور انہیں عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہ اسی قسم کی اور اشیاء باردہ پلانی چاہئیں اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔

پس واجب ہے کہ ادویہ مسخنہ سے جو علاج میں معدہ بارد کے مستعمل ہیں علاج

کریں اور روغن اور مروخات مسخنہ جو باب معدہ میں مذکور ہوں گے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک وغیرہ اور ضماد جند بیدستر اور اشق اور مر اور افراسیون وغیرہ کا لگایا جائے اگر سوءمزاج رطب ایسا ہو کہ اس نے ترہل اور ڈھیلا پن زیادہ پیدا کیا ہو اور اس کی شناخت سطح دہان اور زبان کے ترہل سے ہوتی ہے کہ یہ دونوں عضو ترال میں مری کے ترہل سے مشارکت رکھتے ہیں اس وقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جن میں قبض اور اسخان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہوں مگر ان ادویہ کا استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہے اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو یہ ادویہ جیسے انیسون بریان اور بہمن اور سنبل اور ناردین اور ساذج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مر اگر حاجت اس کی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسخنہ قویہ ہمراہ قوابض باردہ کے اضافہ کی جائیں تاکہ مسخنہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرو کی ٹوٹ جائے اور جو تجفیف مثل درد اور گلنار وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہے وہ باقی نہ رہے یہ بھی کرنا چاہیے۔

میری رائے میں انجداج زیادہ نافع ہے اس مرض میں اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنی جس قدر یبس غالب ہو اسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال لعوقات مرتبہ معتدالمزاج کا اور نیمبرشت چیزوں کا اور شحوم اور زبد اور مخ کا کرنا لازم ہے اور بدن اور معدہ کی تدبیر پوری پوری کی جائے اس لئے کہ مری اکثر امور میں تابع مزاج معدہ کی ہے۔

اورام مری کے کبھی حار فلغمونی ہوتے ہیں اور کبھی ماشرا یعنی خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہیں اور بارد بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہیں اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے۔

علامات لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اس پر دلالت کرتا ہے اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہنچتا ہے اور مقام بلع میں ضیق اور تنگی ہوتی ہے ورم حار مری کا کمتر

اس کے ہمراہ تپ ہوتی ہے اور وہ بھی شدید نہیں ہوتی اور بیشتر تپ کسی کسی وقت عارض ہوتی ہے جیسے حمی یوم کی کیفیت ہے اور کبھی تابع اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہے مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہے جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے لرزہ میں زیادتی ہوتی ہے اور جب شگافتہ ہو جاتا ہے تو قے کی راہ سے قیح بر آمد ہوتی ہے لیکن اگر ورم حار نہ ہو تنگی مبلع میں مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس نہ ہوگی۔

علاج دواؤں کے چند اقسام سے ہوتا ہے پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی مگر خارج سے جو ادویہ لگائی جائیں لازم ہے کہ درمیان دونوں شانوں کے لگائے جائیں اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہوں جو ریاحین یعنی گلہائے خوشبو جیسے گلاب اور تلسی وغیرہ اور اسی طرح فواکہ معطر سے مطابق انہیں ادویہ کے جو باب اورام معدہ میں مذکور ہوں گے بعد ازاں ان میں اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جائے مگر قوابض سے خالی نہ رہیں اور چربیاں بھی اضافہ کی جائیں اگر یہ ادویہ مفید نہ ہوں تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل ورم صلب ہوگا پس واجب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں وہ اجزا ملائے جائیں جو قوی التحلیل ہوں مثل حب الغار اور عاقر قرحا اور قرومانا اور زراوند اور ایرسا اور بلسان کے بیشتر حاجت مفجرات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہے تو مثل خرول اور ثافیسا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہے ان ادویہ میں سے جو دبیلات صدر اور ریہ میں مذکور ہو چکیں تا اینکہ جب زیادہ قوی دوائے مفجر کی حاجت ہوتی ہے کبوتر کی پنچیاں تک تجویز ہوتی ہے پینے کی ادویہ اورام حار میں از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہئیں تا کہ ان ادویہ کا گزر اور پہنچنا موضع ورم تک علی الاتصال اور تھوڑا تھوڑا ہو اور اوائل مرض میں لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسبغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے تیار کرنی چاہئیں۔

اس کے بعد رواد ع اور محللات کی طرف آنا چاہیے مگر تھوڑا سا انجیر اور رازیانہ

اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اس پر بھی زیادتی کرنی چاہیے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا میں احسا کا استعمال درکار ہے اول میں روادع جیسے وہ ستو جو آرو جو اور عدس سے تیار کیے جائیں اور ترشی حموضات معلومہ کی ان میں پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرراس کا ذکر ہو چکا ہے جب ورم کا نضج شروع ہو اس وقت حلقیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے تیار کریں اور تخم کتان وغیرہ بھی اس میں داخل کرتے ہیں اس کے بعد پھر آرو کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہے جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہنچتی ہے اس وقت ان ادویہ میں یعنی احسا میں کسی قدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خرول اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہیں۔

اورام باردہ کا علاج جو مری میں پیدا ہوں جو طریقے علاج کے معدہ بارد میں مذکور ہیں ان کا اعتبار کر کے پھر ان اورام کے علاج میں ملینات منضجہ کا استعمال کرتے ہیں اندرونی ادویہ میں لعوقات اور وہی احسا جن کو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کے ہم نے بیان کیا ہے اور بیرونی ادویہ میں ضمادات مذکورہ کہ ان میں حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور ایرسا اور کسی قدر عطر بھی ملاتے ہیں اگر ورم بطرف تقیح اور تسخن کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ میں بیان ہوئی کرنی چاہیے اور ان امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے جو باب معدہ میں مذکور ہیں۔

مری شگافتہ ہو کر خون کا برآمد ہونا اس کی تدبیر اور علاج قی الدم کے باب میں بخوبی بیان ہو چکی ہے اسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے ہاں قی الدم اور اس کے علاج میں جو کسی قدر فرق ہے از اں قبیل جو باب معدہ میں مذکور ہوا وہ یہی ہے کہ ادویہ انفجار مری میں ایسی ہونی چاہئیں کہ ان میں کسی قدر لزوجت بھی ہو اور گوند کی ایسی چسپیدگی بھی ہوتا کہ وہ ادویہ دفعتہً معدہ تک نہ پہنچ جائیں بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گزریں کہ ان کا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور دیر میں گزرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہنچے گا اور نفع کرے گا مگر یہ اثر بہت

سست اور ضعیف ہوگا اس لئے دور دراز راہوں کو طے کرنی اوران مسالک اور راہوں میں منفعل ہوکر وہ اثر آئے گا ضرور وہ قوت جو بروقت درو دوا کے مری میں ہے گھٹ جائے گی اور تھوڑی سی باقی رہ جائے گی۔

قروح مری کے مری میں قورح بسبب پھنسیوں کے پیدا ہوتے ہیں خواہ ان اورام کے جو مری میں حادث ہوئے ہوں اور پیدا ہوکر شگافتہ ہو جائیں یا چند اخلاط حادہ بروقت تے کرنے کے مری میں ہوکر گزریں خواہ اور وجہ سے ان اخلاط کا مرور اور گزر مری میں ہو نزلہ کے بکثرت انصباب سے بھی مری میں قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔

علامت ہم نے باب قروح معدہ میں بیان کیا ہے کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح میں کیا فرق ہے اس امر کو باب معدہ میں دیکھنا چاہیے دلیل خاص اس امر پر کہ مری میں قرحہ ہے اور ورم نہیں ہے یہ کہ اگر مری میں ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنی نوالہ وغیرہ اترنے میں زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہے لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش ہونے کے سبب سے اور قروح مری میں ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہے لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چنداں متوثر ایذا دہی میں نہیں ہے اور کیا عجب ہے کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی میں کسی قدر ایذا قروح مری میں نہ پیدا کرے اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اس پر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری میں ایذا دے گا تاآنکہ اگرچہ وہ لقمہ اس قدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری میں پھنستا ہوا نہ گزرے اور اس کا حجم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہ ہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا رسانی بوجہ قروح مری کے کرے گا جس شخص کے مری میں میں پہلے سے کسی مادہ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہوں اس کے

قروح کا علاج دشوار ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے۔

علاج قروح مری کا اگر مری میں قروح پیدا ہوں تو ہم دفعتہً ایسی ادویہ جو اصلاح ان قروح کی کریں بے دھڑک استعمال نہیں کتے جس طرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج میں ہم بے تردد ان ادویہ کو استعمال کرتے ہیں بلکہ ہم قروح مری کے علاج میں یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ ادویہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہیں اور پہلے انہیں دواؤں کو ہم اختیار کرتے ہیں جو غلیظ او ربالزوجت ہوں یا اینکہ غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملا کر استعمال کرتے ہیں اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہوں خواہ اور کوئی چیز ہوری میں دیر تک ٹھہر نہیں سکتی اور نہ اسے گرفت کرسکتی ہیں بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گزرگاہ ہے لہذا وہ ادویہ مری میں ہوکر جب گزرتے ہیں فوراً نکل جاتے ہیں اور جدا ہوجاتے ہیں اور جب ان کے استعمال میں یہ حیلہ او رتدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہوں اور دفعہ واحد میں بمقدار کثیر اس کا استعمال نہ ہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گزریں گے بروقت مرور کے ملاقات ان کو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملیں گے اپنا اثر بھی پیہم کرتے ہوئے گزریں گے اور اگر لزج اور چسپندہ ہوں گزرتے وقت ضرور سطح مری سے لپٹیں گے اور کسی قدر چسپیدہ ہوں گے اور دفعتہً مری سے جدا نہ ہوجائیں گے تفصیل ان ادویہ کی باب قروح معدہ میں بیان ہوگی اس لئے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہیں جو معدہ کے قروح کے علاج میں بکار آمد ہیں۔

بیان مزاج معدہ کا جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاؤ اور نیل گاؤ وغیرہ کے اچھی طرح ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہیں وہ اس معدہ میں فاسد ہوجائیں جس طرح گوشت چوزہائے مرغ اور دودھ وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذائے گرم کا قبول اس معدہ میں زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اس غذا کو یہ معدہ بسبب مناسبت مزاج

کے یہ بھی ہے کہ ملاست یعنی چکنا ہونا اور خشونت یعنی دردرا ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہو معدہ میں ازلاق پیدا ہوگا یعنی جو شے اس میں جائے گی پھسلے گی امراض وضع یعنی انداز او رطرز کی یہ صورت ہے کہ مثلا معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول کرے گا۔

ایضاً سدد بھی لیف معدہ میں پیدا ہوتے ہیں اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہیں ان میں بھی سدہ پڑ جاتا ہے خواہ جو مجاری معدہ کے طحال تک ہیں ان میں سدد پیدا ہوتے ہیں اگر مجاری جگر میں معدہ کے سدے پڑ جائیں اس وقت ذرب پیدا ہوگا اور اگر مجاری طحال میں سدہ پیدا ہوں اس وقت اشتہا میں کمی واقع ہوگی کبھی معدہ میں ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اسے ہو پیدا ہوتے ہیں اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ میں کریں گے سوءمزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے جیسے حرارت اور برودت پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے بعض اقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اس وقت ان کا ہیجان ہوتا ہے یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد ردی کی کشش میں بطرف معدہ معین معدہ کی ہوتی ہے خواہ اس وجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ میں موجود ہوتا ہے اس کی موجودگی سے مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہے پس حرارت فصل کی اس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہے اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے اسی مادہ کو مستحیل کر دیتی ہے اگر سوءمزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہے کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ میں سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ میں موجود ہے اس کی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہے جیسے صفرائے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کر کے کسی اور عضو سے معدہ میں آتا ہے جس طرح کہ دماغ سے نزلہ ہائے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے اور اس ریزش کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد

ہوجاتا ہے اور اسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہوجاتا ہے جس کا انصباب اس پر ہورہا ہے اسی طرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے اور یہ ریزش بعض ان آدمیوں میں نہیں ہوتی ہے جن کے بدن جداول یعنی چھوٹی چھوٹی نہریں اور راہیں مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہوں۔

اور یہ جداول وہی ہیں جو اکثر آدمیوں کے بدن میں مرارہ سے امعا تک پہنچتی ہیں اور اسی جہت سے جوشے مرارہ کے امعا میں جاری چاہیے وہ مرارہ سے معدہ میں آتی ہے پھر جب اس طرح کے مواد معدہ میں دیر تک ٹھہرتے ہیں مواد شور اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ میں قروح پڑ جاتے ہیں اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا وغیرہ معدہ میں ٹھہر نہیں سکتی ہے بیشتر تاثیر انہیں مواد کی اول امعا یعنی اثنا عشری تک بھی پہنچ جاتی ہے اور پھر متصل اثنا عشری کے ہے اسے بھی اثر ان مواد کا پہنچتا ہے ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہونا خواہ استمرائد اور ہضم کو فاسد کر دینا یہ ضرتو اول ہی امر ہے یعنی اور اضرار اور خربیاں تو پیچھے ہوں گی پہلے یہی فساد پیدا ہوتا ہے پس بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کے بدن خلقت ان جداول کی خلاف عادت کے ہوتی ہے اور برخلاف اس نقشہ کے جس کو ہم نے تشریح میں لکھا ہے اور نیز برخلاف اس ہیئت کے جو اکثر آدمیوں کی ہوتی ہے خلقت میں ان رگوں کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہیں کبھی معدہ میں جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہے اور یہ انصباب اس بدن میں ہوتا ہے جس میں کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہے لہذا بطرف معدہ کے اس چیز کی ریزش ہوتی ہے جس کو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے کبھی معدہ میں ریزش خلط سودا کی ہوتی ہے طحال سے چنانچہ آئندہ اس کا حال معلوم ہوگا بیشتر جوشے معدہ پر گرتی ہے وہ خلط صفراوی ہے جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہے کبھی اس ریزش کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہیں جو خاص معدہ میں موجود ہوتے ہیں مثلاً معدہ میں درد

شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے ہیجان اخلاط ہو یا کھانے میں تاخیر اور دیر کرتا اور قوت دافعہ میں معدہ کے ضعف کا ہونا اور بیشتر سبب انصباب مواد کا غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہے جو محرک مواد ہو اور تحریک کر کے اسی معدہ پر گرائے اور ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قے کرنے کے وہ خلش زائل نہ ہو سکے کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے سبب سے معدہ پر اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہے خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ ان اطراف میں جدھر سے مادہ ریزش کر کے آتا ہے قروح بھی ہوں اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سودا کی بھی ریزش ہوتی ہے سودا کی ریزش کا سبب معدہ پر یا تو کثرت مادہ سوداوی ہے خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اس کی ریزش ہوتی ہے اور کثرت خلط کے اسباب آئندہ معلوم ہوں گے۔

خون کی ریزش معدہ پر بھی یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہے اور خون میں ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو میں جو معدہ سے اشرف ہے اور قریب معدہ ہے اسی جانب میں ہے جدھر معدہ کو میلان ہے مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کی طرف وہ عضو شریف واقع ہے جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کر کے حلق اور مری سے گزر کے معدہ میں پہنچے اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ ان اشیاء کے قبول پر معین ہوتی ہے جو اس پر ریزش کریں منجملہ اسباب انصباب خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہے کہ سیلان خون کا کسی مقام معتاد سے بند ہو جائے مثلاً حیض کی آمد رک جائے خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خون کا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع پیدا ہو ایسی اوقات میں جس قدر خون کہ غذائے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہے اس سے زیادہ جمع ہو کر محتاج اس کا ہوتا ہے کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکل جائے اور بیشتر معدہ کی طرف آ کر قے کی راہ سے وہ خون نکل جاتا ہے۔

جائے خصوصاً قے کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اس میں کرنی پڑتی ہے اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہو جائے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ میں معدہ کے پیدا ہو جائے معدہ کی حس بہت زیادہ ہے کہ اسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہنچ جاتا ہے جو مزاج مفرط یعنی کیفیت زائد بر اعتدال سے ہے وہ معدہ کے ہر ایک فعل میں نقصان پیدا کرتی ہے تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہے اس لئے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ میں بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہے۔

اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا ہوتی ہے اس سے تو اکثر یہ مرض یعنی زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہے جو آفات کہ افعال معدہ میں پیدا ہوں یا تو وہ قوت مشتہیہ اور قوت جاذبہ میں اس طرح سے پیدا ہوتے ہیں کہ اشتہا بڑھ جائے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا میں کمی ہو جائے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہائے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذائے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ کی خواہش پیدا ہو یا اینکہ قوت ماسکہ میں معدہ کے آفت آ جائے مثلاً زیادہ امساک پیدا ہو یعنی قبض عارض ہو خواہ امساک ضعیف ہو جائے یعنی ثقیل اور گراں غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جائے کہ جو کچھ کھائے فوراً متفرق ہو جایا کرے یا قوت ہاضمہ میں فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جائے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہو کہ غذائے وارد بطرف دخانیت یا حموضت کے مستحیل کر دے یا قوت دافعہ میں خلل آ جائے اس طرح کہ دفع بشدت پیدا ہو مجرائے طبعی کی طرف خواہ مجرائے طبعی سے اوپر کی طرف یا قوت دافعہ ضعیف ہو جائے خواہ اس کا فعل یکسر باطل ہو جائے جو شے معدہ میں زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگر چہ وہ منجر نہ ہو مثل فواکہ کے پھر بھی تبخیر پیدا ہو گی جس سے الم اور ایذا تحریک اخلاط عارض ہو گی کبھی معدہ میں ایسے اوجاع پیدا ہوں گے جو تمدید پیدا کرنے والے ہیں اور لذاع ہیں نیز اور اقسام کے اوجاع بھی پیدا

ہوتے ہیں کبھی ان قوتوں کے ضعف کے تابع یہ امور ہوتے ہیں۔

طفوء طعام یعنی پھولنا اور اوپر کی طرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہے اور دیر ہضمی خواہ بسرعت منحدر رہونا اور ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہو جانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع امور کی تبعیت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر انہیں اراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے خصوصاً دماغ کی شرکت سے جو بہت سے اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہو رہے ہیں بہر حال شرکت کی وجہ سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہیں خواہ بصارت میں ضرر پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں کے سامنے ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے جون خونہ مچھر یا مکڑی کا جالا خواہ بھڑ سامنے اڑ رہی ہو اور دراصل کوئی شے نہیں ہوتی اور اکثر معدہ کا ضرر قلب تک بشرکت پہنچتا ہے اس وقت غشی پیدا ہوتی ہے اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصاً جب معدہ میں ورم ہو عارض ہوتی ہے خواہ کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو مستحیل سمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ سمی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہے کہ غشی پیدا نہیں کر سکتا اس وقت کرب اور قلق انگڑائی اور پھریری پیدا کرے گا یہ وہی لوگ ہیں جن کے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہے کہ شراب میں بالمناصفہ پانی ملا کر پلانا ان لوگوں کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہے اس لئے کہ ایسی شراب آب آمیختہ میں تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ تقویت کے ہے معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہے اور اسی قبول اثر سے صرع اور تشنج تک نوبت آجاتی ہے اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہے پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس شدت سے ریزش سے اسے ایذا پہنچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہے ایسا ہی آدمی اس کو وہ امور عارض

کو بھی دیکھنا چاہیے۔

اوجاع اوراورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اوراعضا کی جو امور معدہ کو لاحق ہوان کو بھی لحاظ کرنا چاہیے جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ معدہ کو موافق ہو اسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے طعام کے برداشت کرنے نہ کرنے کو اس طرح ملاحظہ کریں کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدنہہ سے کم کی برداشت ہوضرور اس میں کسی نہ کسی سبب سے ضعف آ گیا ہے اور اگر بقدر معتاد برداشت کرتا ہے تو قوت معدہ کی باقی ہے براز سے خواہ جوشے کہ شکم سے نکلتی ہے اس کی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اس طرح کرنا چاہیے براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو میں جودت ہضم پر دلالت کرے گا اور جودت قبوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی اور اگر ہضم جید نہ ہو ضعف معدہ اور سوءمزاج معدہ پر دلیل ہوگا پھر اگر رنگ براز کا زائد خواہ ناقص اعتدال سے ہو اسی مادہ پر دلالت کرے گا جو معدہ میں جاگزیں ہے پھر اگر براز میں بدبو ہو اور اس کے ہمراہ نرمی بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہو اور سبب اس کی جلد اترنے کا یہ ہے کہ معدہ اچھی طرح اس غذا پر حاوی نہیں ہو سکا بسبب اس کے کہ قوت ماسکہ اس کی ضعیف ہے اور اگر براز بدبو میں نرمی نہ ہو اس کی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ پر ہوگی آواز ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہے اگرچہ اس کی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہیں ہے تاہم بیان اس کا یہ ہے کہ ریح کا صادر ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اترنا قوت معدہ پر دلیل ہے اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہے اور قوت معدہ پر بھی اور اسی طرح بدبو میں ریح کی کمی ہونی اور صواب یہ ہے کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہیں ہے بلکہ اگر ہے تو کسی قدر ضعف معدہ پر دلیل ہے لیکن یہ ضعف معدہ اس سے کم ہے جس کے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہے کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر دلیل ہے جو نیچے اور مبرز کی طرف

اس کو دفع نہیں کرسکتی ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر دلیل ہے اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی جو ریح کہ لطیف اور دقیق ہو اور اس کے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہے قوت معدہ پر بہ نسبت اس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر اس میں آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کرے گی می بو کی ریح میں ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہے اور بوئے بد فساد ہضم پر دلالت کرتی ہے اور بالکل بد بو کا نہ ہونا ہضم کی حامی پر دلیل ہے ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب فواق کسی طرح کا لذاع اور خلش اپنے معدہ میں بروقت ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہے کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاؤ سا معلوم ہو معدہ میں ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہ ہو اور تمدد بھی نہ ہو اور پیاس بھی بروقت ہچکی آنے کی نہ لگتی ہو معدہ میں خلط بلغمی یعنی بلغم خام ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اس وقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔

پیاس کے ذریعہ سے استدلال اس طرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہے پھر اگر پیاس کے ہمراہ متلی بھی ہو مادہ صفراوی اور بلغم شور پر دلالت کرے گی پھر اگر پیاس میں سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی کا ہوگا اور اگر آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا منہ اور زبان کے حال سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر بروقت درد معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بزردی ہو تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہے اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب مرض کا یبوست ہے ہضم کے ذریعہ سے استدلال یوں کرنا لازم ہے کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہے کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہو بعد

ہضم کے پھر معدہ میں سی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہ ہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آئے نہ اختلاج معدہ کا پیدا ہو نہ تمدد اور کھچاؤ بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو اور ٹھہرنا طعام کا معدہ میں زمانہ معتدل تک ہو اور اوترنا غذا کا معدہ سے ٹھیک اپنے وقت پر نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اور نیند بھی مستوی یعنی ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنی جاگنا نیند سے بآسانی اور خفت اور بسرعت ہو آنکھوں میں یعنی پپوٹوں میں ورم نہ ہو اور نہ سر میں گرانی اجابت طبیعت سے بآسانی ہو اور اسفل شکم کا قبل دفع ہونے براز کے کسی قدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہے اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معدہ قوی ہے اور غذائے ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت میں تھی جس وقت معدہ کا شموم غذا پر اچھی طرح نہ ہوگا اور غذا بھی جید الہضم نہ ہوگی قراقر اور پے در پے ڈکار آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ میں غیر منہضم باقی رہے گا یا اینکہ قبل از وقت مناسب معدہ سے اتر جائے گا خلط صفراوی کی شان سے یہ امر نہیں ہے کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہے اور فاسد بھی کر دیتی ہے اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر معدہ میں ورم نہ ہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا میں کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہ ہو سبب اس کا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اس کے بعد حرارت سے اور اس کے بعد یبوست سے اوجاع معدہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع ممدو ہو ریح پر دلالت کرے گی اور اگر وجع ثقیل ہو امتلا پر دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو شے خلط حامض خواہ تیز یا بکٹھی یا تلخ پر دلالت کرے گی شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہیں اور جس قسم کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہو اسے بھی لحاظ کرتے ہیں مثلاً پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزوں کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور کبھی ناشف یعنی

کشندہ رطوبات کی طرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہے اور نمکین اور تیز اشیاء کی طرف میلان خاطر ہوتا ہے اور بیشتر یکبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزوں کو جی چاہتا ہے اس لئے کہ یہ تینوں قسم کی چیزیں تقطیع میں اس خلط کی جو معدہ میں جاگزیں ہے باہم مشترک ہیں یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اس لئے ک جو معدہ قوی ہے اس کی خواہش دسومات اور چرب اشیا کی طرف خصوصاً چرب شیرینی کی طرف زیادہ ہوتی ہے بیشتر خواہش طبع خراب اور زبوں چیزوں کی طرف ہوتی ہے جیسے طبیعت انسان کو نفرت ہے اور وہ چیزیں منافی طبع کی ہیں جیسے کوئلے کھانے کے یا ریگ اور ران اور بجی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنی اجنبی ہوتی ہے جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہ ہو اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نہ کرے گی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی نہ چاہے گا پس ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر وسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ میں قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی اور اگر مسخن چیزوں سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیاء کی طرف بسبب برودت کے نہ کسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ میں حرارت ہوگی اور اگر مسخنات کی طرف رغبت ہو معدہ میں برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزوں کی طرف رغبت ہو معدہ میں وئی خلط بالزوجت موجود ہوگی۔

معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذائے سرد کے زیادہ ہوتی ہے اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بہ سبب اس کے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ماتحلل کی ضرورت ہوتی ہے اور لذع بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا کرتی ہے اور یہ بھوک اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ اس کے روکنے پر صبر نہیں ہوسکتا ہے اور اگر اس بھوک میں غذا دینے کی تاخیر ہو ہمراہ اسی گرسنگی کے غشی بھی فوراً پیدا ہوتی ہے اشتہائے زائد اور کثیر اس وقت پیدا ہوتی

ہے جب معدہ پر ریزش سودایا بلغم شور کی ہو اور جو مقدار سودایا بلغم کی ریزش کرکے معدہ میں پہنچے وہ زائد اس اندازہ سے نہ ہو جسے معدہ دفع کرسکتا ہے اور یہ شہوت کثیر شہوت کلبی اس سبب سے ہوتی ہے جس کو ہم باب شہوت کلبی میں بیان کریں گے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً جملہ اعضا کو ہوتی ہے مگر یہ اعضائے عامہ یعنی سوائے معدہ کے ان کی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہے اور فقط انہیں علاقوں سے ہوتی ہے جو قوت غاذیہ کو قوت جاذبہ سے تعلق ہے اور معدہ میں علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہے اس لئے کہ معدہ ذی حس ہے کبھی بعض آدمیوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ بھوک بھی زیادہ لگتی ہے اور کھاتے بھی زیادہ ہیں اور باوجود زیادہ خورش کے نہ انہیں تخمہ ہوتا ہے اور نہ فضلہ زیادہ ان کے بدن سے برآمد ہوتا ہے اور بدن پر ان کے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کی فربہی جیسی چاہیے نہیں آتی سبب اس کا یہی ہے کہ تحلل کثیر ان کے ابدان میں عارض ہوتا ہے کسی ریاضت کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ اور جاذبہ شہوانیہ ان لوگوں کی صحیح ہوتی ہیں منہ کے ذائقہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور خلط صفراوی پر دلیل ہے اور ترشی منہ کی اکثر برودت معدہ پر دلیل ہے لیکن اس قدر برودت نہیں ہے کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہ ہوسکے اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل پر مع رطوبت کے دلیل ہوتی ہے وہ حرارت بس اسی قدر ہے کہ رطوبت میں تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کر کے پھر اس رطوبت کو چھوڑ کے جدا ہو جاتی ہے اور انضاج اس رطوبت کا اس حرارت قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہیں ہوسکتی لہذا ترشی پیدا ہوتی ہے جس طرح دوشاب انگور کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ برودت سے یہ بھی ترش ہو جاتا ہے اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اس میں غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہو جاتا ہے۔

کبھی ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کی طرف ریزش کرتا ہے اور اس وقت جو ترشی منہ میں ہوتی ہے اس کے ہمراہ اشتہائے معدہ زیادہ

ہوتی ہے اور نفخ اوقراقر بھی زیادہ ہوتا ہے اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہے یعنی بدہضمی ہوتی ہے اور کھٹی ڈکار آتی ہے اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم تفہ یعنی خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کرے گا برے برے منہ کے مزے جو عجیب عجیب طرح کے ہوں اور بہت ناگوار اور زبوں ہوں ان کی دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ بدن میں اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط بھرے ہوئے ہیں قے کے ذریعہ سے استدلال اس طرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط ابکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہے اور معدہ میں خوب ڈوبا ہوا ہے اور پیوست ہو رہا ہے اور اگر قے بسہولت ہو جائے معلوم کرنا چاہئے کہ مادہ تجویف معدہ میں ریزش کر چکا ہے اور اگر قے ہو کر پھر بھی ابکائی بنی رہے دونوں امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنی مادہ چسپندہ بھی ہے اور تجویف میں ریزش بھی کر چکا ہے خواہ فقط چسپندگی مادہ پر دلیل ہوگی یہ بھی ہمیشہ نہیں ہے کہ متلی فقط مادہ متشربہ سے پیدا ہو بلکہ بیشتر مادہ غیر متشربہ سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر وہ مادہ کثیر ہو اور فم معدہ میں لذع پیدا کرے یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے مل کر زیادہ ہو گیا اور اس کے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکال ڈالنا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہے اور بدون کچھ کھلائے ایسی آسانی سے اخراج مادہ کا نہیں ہو سکتا مگر اینکہ مادہ میں کثرت ہو اس وقت بدون طعام کی مدد کے بھی بآسانی قے ہو سکے گی لیکن اگر متلی اور ابکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اس وقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہے اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہیں ہے اور اگر متلی اور ابکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ میں پیہم ہوا کرتا ہے قے اپنے رنگ سے بھی اسی قسم کے مادہ پر دلالت کرتی ہے جیسا رنگ قے کا ہو اور مزہ سے قے کے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہے صفرا اور سودا پر رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ قے دلالت کرتی ہے اور بلغم شور اور ترش پر رنگ اور مزہ سے قے دلالت کرتی ہے اور بلغم زجاجی ہو فقط رنگ کے ذریعہ سے اور

بلغم جو سر سے اترتا ہوا اس پر مخاطی رنگ کی قے دلیل ہے کبھی سر کے بلغم کے ہمراہ قے کرنے سے اور اعضا کے نزلات بھی ہوتے ہیں بعض آدمی کی یہ صورت ہوتی ہے کہ جس وقت کھانا تناول ریں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر حرکت زیادہ کریں سب غذا قے کی طرف سے گر جائے گی یہ کیفیت فم معدہ کی رطوبت یا ان کے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہے لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت پیدا ہو بحالت گرسنگی بھی قے عارض ہوتی ہے خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی میں بھی پیدا ہوتی ہے اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو تو فقط بر وقت تناول غذا کے یہ بات پیدا ہو گی رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا اور خصوصاً چہرہ کے رنگ سے یوں مناسب ہے کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر امراض میں احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر امراض معدہ کے بارد و رطب ہوتے ہیں اور ان بیماروں کا رنگ رصاصی ہوتا ہے اور اگر کسی قدر ان کی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہے۔

قراقر کے ذریعہ سے استدلال یوں ہے کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہو گا اور یہ بھی ظاہر ہو گا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہیں ہے بلکہ بری طرح سے غذا پر شامل ہوتا ہے اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہے کہ براز رطب ہے یعنی بستہ نہ ہو گا تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اس میں کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہے جو رطوبت لعاب تر کو منہ تک پہنچتی ہے منہ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی خشکی معدہ پر دلیل ہے اور گرم تھوک باوجودیکہ قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہے بشرطیکہ اس وقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود ہوں جو حرارت کی دلالت پر معین ہوں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منہ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یبس حقیقی اور اس کی یہ شناخت ہے کہ ہرگز تھوک پیدا نہ ہو اور ہر وقت منہ خشک رہے دوسری قسم منہ کی خشکی میں کاذب کہلاتی ہے اس کی یہ صورت ہے کہ لعاب دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اس کو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کے پہنچتی ہے خشک کر دیا

ہے اور فرق خشکی دہن اور خشکی ریق میں یہ ہے کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہے اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہے جو معدہ سے منہ میں آتی ہو خواہ سر سے اترتی ہو ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ ڈار کے بہت سے اقسام ہیں کبھی بدبو ہوتی ہے کہ اس کی بوئے بدکا سبب یا دخان ہوتا ہے یا نجار جو معدہ سے اٹھتا ہے یا ڈکار بازہومت ہوتی ہے یا گرم اور جلن کے ساتھ یا باعفونت ہوتی ہے یا بساہندھی ڈکار ہوتی ہے خواہ مچھلی کی ایسی بوکی ڈکار ہوتی ہے اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہے کہ جس قسم کا کھانا کھائے اسی کی بو ڈکار میں پیدا ہتی ہے اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہے کہ اس کی کیفیت کسی اور طرح کی نہیں ہوتی یہی ڈکار سب اقسام میں ڈکار کے اچھی ہے جو زیادہ صحت پر دلیل ہے پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اس کے دخانی ہونے کا سبب جوہر کسی طعام کا نہ ہو جو بطبع خود بہت جلد دخایت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ خواہ ایسا طعام جس کے پکاتے اور تیار کرتے وقت اس میں دخانیت آگئی ہو جیسے حلوا اور شیرینی جو آگ پر زیادہ پکائی جائے یا اور کوئی شے مثلاً کباب پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہ ہو اور پھر دخانی ڈکار آئے ضرور ہے وہ دخانیت بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کر دیا ہو گا یا کوے سوءمزاج ساذج بلا مادہ باعث ناریت معدہ کا ہوا مادہ کا مورث ناریت معدہ ہونا انہیں وجوہ مذکورہ بالا میں کسی ایک وجہ سے ہوگا اور اکثر تو مادہ صفراوی اس کا مورث ہوتا ہے جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہے خصوصاً اگر یہ شخص صفراوی مزاج نہ ہو اس وقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا ایک اور طرح سے بھی استدلال اس ار پر یعنی دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو کیا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حرارت مادی خواہ سوءمزاج ساذج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہے کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور

وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اس کے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آئیں تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی کیونکہ یہ غذا مستحیل دخانیت کی طرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہیں ہوتی۔

ایضاً براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہو اور اگر مراری یعنی زرد رنگ کا براز نہ ہو اس وقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہیں ہے کچھ ضروری نہیں ہے اس لئے کہ فقط حرارت ساذج معدہ کی بھی مورث دخانی ڈکار کی ہوتی ہے گو براز صفراوی نہ ہو کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اس پر بھی ہوتی ہے کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہیں سویا کہ اس زمانہ میں معدہ حرکات بیداری سے فراغت پا کر اور آرام اٹھا کر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ میں اشتعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذائے ترش کے نہ ہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اس غذا کی زیادہ خوری ضرور اس کو ترش کر دیتی ہے اور خصوصاً اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آئے جو ترش ہوتی نہیں اور حموضت یعنی ترش ہونے سے وہ غذا بہت دور ہے جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہیں ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہو جائے اس وقت حکم کر دینا چاہیے کہ معدہ میں برودت آ گئی ہے کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہو اس کے ہمراہ ثقل اور گرانی فم معدہ میں بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے اور اگر کھٹی ڈکار جو بسبب مادہ بارد کے ہو سوداوی مزاج والوں کو خواہ مطحولین یا ان لوگوں کو جن کے معدہ پر نزلہ ہائے باردہ کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہے کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہے کہ ایسی حرارت جس وقت کسی شیریں چیز کو معدہ میں پائے اس میں جوش اور غلیان پیدا کر کے ترشی پیدا کرتی ہے ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہے اور تلخی اور دہن اور پیاس اور سرد چیزوں

سے نفع پاتی ہے پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہیں۔

منجملہ ان امور کے جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہے کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کر دیتی ہے ایک یہ بھی امر ہے کہ دودھ میں ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آ جاتی ہے بہ نسبت برودت کے کبھی مادہ یعنی غذائے ترش کی مورث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعہ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر ڈار بدبو ہو بھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہے بدلالت جزئی یعنی ہمیشہ یہ بات ہیں ہے کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہے بسائندھی اور مچھلی کی ایسی سڑایندھی ڈکار اور جمائی جس میں جلن ہوتی ہے یہ تینوں قسمیں رطوبت متعضہ پر دلالت کرتی ہیں اور زنگاری بو کی ڈکار حدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہے اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہے بہ نسبت دخانی ڈکار کے پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہ ہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اس میں آئے جس کے تناول کا زمانہ زیادہ گزر چکا ہے یعنی وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہو اس وقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہو گی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہے اور کیموس بنانے پر قادر نہیں ہے جو چیزیں معدہ کو موافق یا منافی ہیں یا معدہ کو ایذا دیتی ہیں ان کے ذریعہ سے استدلال احوال معدہ پر یوں کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعد مراعات ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہے کہ اگر اس قاعدہ کی رعایت نہ کی جائے اکثر غلطی واقع ہو گی اور اس کی مثال یہ ہے کہ اثر سرد چیزیں جو مضر معدہ بارد کو نہیں ہوتی ہیں اس کا اصلی سبب یہ ہوتا ہے کہ خلط رقیق بلغمی یں ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہے جس سے اشیاء باردہ کی برودت ٹوٹ جاتی ہے اور معدہ کو ضرر نہیں پہنچتا اور طبیب یہ غلط گمان کرتا ہے کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہے حالانکہ یہ عدم ضرر خواہ انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہیں ہوا کیونکہ دراصل معدہ حامل خلط بارد کا ہے کیونکر حار ہو سکتا ہے اسی طرح کبھی

کوئی گرم غذا معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اس معدہ میں ہے اس کو دفع کر دیتی ہے اور اس کی تحلیل کر دیتی ہے لہذا اگر چہ مزاج معدہ کا گرم ہے مگر سر دست غذائے گرم کا ضرر محسوس نہیں ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہے کہ غذائے حار سے نفع ہوا ہے لہذا مزاج معدہ کا بارد ہے پس لازم ہے کہ غذائے گرم اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے میں اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت اور برودت کے مذکور ہو چکے ان پر بھی نظر رہے تا کہ ایسی غلطی واقع نہ ہو جن چیزوں کی حس معدہ کو ہے ان سے مزاج معدہ کی شناخت کا یہ طریقہ ہے کہ اگر معدہ میں سی طرح کی لذع محسوس نہ ہو بلکہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اس وقت مادہ بلغمی زجاجی اس میں ہوگا اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہے خواہ مادہ شور بلغمی ہے اور اگر لذاع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہے اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنی صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنی صفراوی ہو گا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ غلیظ یا کثیر ہوگا۔

مشارکت ہائے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہے وہ اس طرح پر ہے مثلاً دیکھیں کہ دماغ پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہے اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہے خواہ جگر میں تولید صفرا زیادہ ہوتی ہے اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہے یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہے کہ اس میں ورم آ گیا ہے اور سودا کی اس میں زیادتی ہے اور یہ صورتیں شناخت سب سوء مزاج کی ہیں یا یوں نظر کریں کہ آنکھوں کے سامنے کوئی سے خلاف عادت متخیل ہوتی ہے اور اس شے کو چنداں ثبات اور قرار نہیں کہ ادھر نظر آئے اور غائب ہو گئی خواہ یہ دیکھیں کہ دردسر اور وسواس بروقت امتلاء معدہ کے پیدا ہوتا ہے اور بحالت گرسنگی اس میں خفت ہوتی ہے اسی طرح دوار یعنی سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلو معدہ میں یا اینکہ بروقت امتلا کے خفقان عارض ہوتا ہے یا بروقت خلو معدہ کے یا غشی اور تشنج ان

دونوں حالتوں میں سے کسی حالت میں پیدا ہوتا ہے اور اس طریقہ سے سوءمزاج معدہ کی شناخت بذریعہ عرض کے ہے پھر اگر بحالت امتلائے معدہ خیالات چشم یا دردسر یا وسواس یا خوابہائے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہے اور ضعیف ہے اور اسے سوءمزاج مادی عارض ہوا ہے اور اگر خفقان معدی اور دردسر اور غشی اور وسواس بحالت گرسنگی اور خلوءمعدہ کے پیدا ہو اس وقت جاننا چاہئے کہ اس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہنچتی ہے جو بروقت خلو کے فم معدہ کی طرف پہنچتی ہے یا کوئی خلط بارد اسی طرح پہنچ کر ایذا دیتی ہے اور ان تینوں اخلاط میں سے خاص خاص کی شناخت ان علامات سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور میں بخوبی بیان ہو چکیں انہیں اسباب میں جو سبب کہ اسفل معدہ میں اس سے بہت عظیم اور شدید دردسر اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہ ہوگا جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہیں بعض ان میں سے دماغی ہیں جیسے اختلاط ذہن اور دردسر اور سبات اور محمود اور وسواس اور بعض اعراض قلبی ہیں جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی اور بعض اعراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہیں جیسے بطلان نفس خواہ سانس میں دشواری اور سوءتنفس۔

دلائل امزجہ معدہ علامات سوءمزاج حار کے یہ ہیں کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کر دے اس وقت پیاس نہ ہوگی اور دخانی ڈکار آنی اور تھوک میں کسی قدر چکنی کا ہونا اور سرد اشیاء کے استعمال سے نفع ہونا مگر اس شرط کا بھی لحاظ رہے جو ابھی مذکور ہو چکی چوتھے لطیف غذاؤں کا معدہ میں سوختہ اور محترق ہو جاتا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال طبعی پر تھا اس میں محترق نہیں ہوتی تھی پانچویں غلیظ غذا کا اعتدالی حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہو جاتا لیکن اگر حرارت بافراط ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے اس وقت یہ علامت نہ ہوگی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتویں اشتہائے طعام میں اکثر گاہ کمی ہونی خصوصاً اگر یہ سوء

مزاج حار ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہوگا مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی ہے کہ جو کچھ کھالیا جائے چونکہ ہضم قوی ہے اچھی طرح ہضم ہو جائے گا ہاں اگر اس سوءمزاج میں بھی افراط اس قدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے اس وقت ہضم نہ ہوگا آٹھویں کبھی ایسے سوءمزاج حار کے ہمراہ حمی او قیہ خواہ حمی دقیقہ یعنی نرم تپ بھی ہوتی ہے نویں کبھی یہ سوءمزاج گرم جو افراط سے قبل اس کے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہے اور یہ بھول بسبب محلل ہونے ایسے سوءمزاج کے پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ فم معدہ میں لذع پیدا کرتا ہے اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہے جس طرح ماساریقا کی مس یعنی چوسنے سے رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فناء رطوبات پیدا ہو کہ شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جوع مغشی ہوتی ہے ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہے کچھ تناول نہ کیا جائے فوراً غشی پیدا ہوگی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کریں اور دیر تک نہ کھائیں اشتہا باطل ہو جائے گی کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہے اور بعد غذا کھانے کے یہ لعاب کا سیلان مٹ جاتا ہے اور لعاب جانے کا سبب یہ ہے کہ حرارت محللہ ہے یعنی تحلیل رطوبات کرتی ہے اور پھر ان رطوبات کا صعود اوپر کی طرف ہوتا ہے لہذا لعاب بکثرت پیدا ہوتا ہے پھر اگر یہی حرارت معدہ میں کسی قدر رطوبت پاتی ہے زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہے ایسے سیلان کو تناول غذاہائے غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو معدہ ناری یعنی حار ہو اس کے بدن میں خون کم ہوگا اور جس قدر ہوگا خراب اور بدبو اور تیز ایسا ہوگا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی میں مخالف ہیں سب اس کو ناگوار پاکر مکروہ سمجھیں گے اور اس خون سے ان اعضا کی غذا نہ ہوگی اسی جہت سے یہی بدن قلیل اللحم ہوگا اور رگیں اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے پر ہوں گی اس لئے کہ خون جس قدر اس بدن میں ہے سب کا سب رگوں میں بطور خزانہ کے جمع ہے کہ اسے طبیعت غذائے اعضا میں خرچ نہیں کرتی اور

اگر فصد کھولی جائے خراب خون بر آمد ہو جاتا ہے۔

علامات سوءمزاج بارد برودت پر معدہ کی دیر میں تغیر پانا طعام کا کیموس کی طرف دلیل ہوتا ہے بلکہ یہاں تک کہ وہ طعام معدہ سے اترتا ہی نہیں اور اس کی بہت سی مقدار مدت معتد بہ کی بعد بذریعہ تے کے گر جاتی ہے او مسلم غذا جس میں تغیر معتد بہ نہ ہو نکل آتی ہے پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہو جائے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہیں ہوتا اور نہ اس کا نضج پیدا ہوتا ہے۔

(۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا یہ امور بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہیں۔

(۳) سوائے غذائے خفیف کے ایسی غذائے غلیظ کا ہضم نہ ہونا جو قبل ازیں ہضم ہو جاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے۔

(۴) کبھی سوءمزاج بارد معدہ کا اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہو تمدد کثیر معدہ میں اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہے کہ جب تک رطوبت خلیہ یعنی کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعہ تے کرنے کے نکل نہ جائے اس تمدد اور درد میں کسی طرح سکون نہیں ہوتا ہے بیشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہو جاتا ہے سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب ہوتی ہے جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہیں رہتی ادویہ وہی مریض ہے کہ اجوائن کا استعمال اس کے علاج میں بہت عمدہ ہے کبھی دماغ کو برودت معدہ کی آفات میں شرکت ہوتی ہے لہذا اصداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اگر سوءمزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جس کا اصلی مزاج گرم اور حار تھا اس وقت قراقر اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہے اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے اس کی فصد کھولی جائے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہیں اور انجام کار میں مدقوق ہو جاتا ہے ایسے مریض کی دوا یہ

ہے کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جائے جس سے لہاۃ اور حلق تر ہو جائے اور بعد اس کے خشک غذا جیسے کباب وغیرہ اسے کھلائی جائے تاکہ بخوبی حلق سے اتر جائے اور شوربا خواہ یخنی وغیرہ تر غذائیں اسے نہ دینی چاہئیں۔

علامات سوءمزاج یابس کے بشدت اور کثرت پیاس لگنی اور خشکی زبان بافراط ہونی بشرط مذکور یعنی باب استدلال میں جو فرق جفاف حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہے اسے بھی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اس کا اصلی اور خلقی لاغری سے بڑھ چڑھ کر اور غذاہائے رطب سے نفع پانا یہی امور سوءمزاج یابس پر دلیل ہوتے ہیں۔

علامات سوءمزاج رطب کے پیاس میں کمی اور تر غذاؤں سے نفرت اور رہالے تو غذائے تر سے ایذا پہنچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات سوءمزاج رطب معدہ کے ہیں کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہے پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیاد آئے رطوبت کے ساتھ حرارت معدہ بھی اکثر دلیل ہوگا اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے بیشتر بعض آدمیوں کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنی تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہے پس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کچھ کھاتا ہے اسے یہ توہم کرتا ہے کہ ادھر حرکت کی اور بدن ہلا اور قے ہو جائے گی کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قے کرنے کی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہے مگر ہمراہ اس کے اور دلائل جو ضعف پیدا کرنے والے جگر کے ہیں بھی موجود ہوتے ہیں اور یہ بھی فرق ہے کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہو بروقت جوع یعنی گرسنگی اور خلوء معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہے اگرچہ کچھ بھی نہ کھائے اور ضعف معدہ میں جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو فقط کھانے کے وقت ہوتی ہے۔

علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ ان کے ہمراہ ہوتا ہے یعنی جو حالات ان مواد سے پیدا ہوتے ہیں جو مزاج معدہ کا مادی ہوتا ہے اس پر قے اور ڈکار اور براز دلالت کرتے ہیں خصوصاً براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہے اور جو چیز بول سے ملی ہوئی ہے وہ

بھی دلیل مادہ موجودہ پر ہوتی ہے ہاں اگر وہ مادہ لج یعنی چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہو اس وقت ہمراہ بول کے برآمد نہ ہوگی جو خلط رقیق اور گرم ہے اور صدی یعنی وہ صفرا جو مائیت خون سے آمیختہ ہو اس پر علاوہ سبک ہونے معدہ کے متلی اور لذع اور عطش اور التہاب دلالت کرے گا اور جس وقت طعام غلیظ تناول کرے گا فوراً اس پر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہر وقت جی متلاتا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسی طرح اگر وہ مادہ پیوستہ جلد معدہ میں نہ ہو مگر قعر معدہ میں گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کہ اس وقت تو متلی نہ ہوگی اور جب طعام اور غذا سے ملا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر پھیلا اور منتشر ہو کر فم معدہ تک پہنچا فوراً متلی پیدا ہوگی۔

کبھی اس خلط پر جو فضائے معدہ یعنی خالی جگہ میں معدہ کے ریختہ ہو کر بھری ہوئی ہے اور بخوبی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ میں نہ ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ جس وقت ایسے معدہ والا آدمی کوئی جلا کرنے والی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنی ماءالعسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شے مشروب باہر نکل آئے گی اور جس بصر کے ملاحظہ میں پہنچے گی جو مادہ متشرب یعنی معدہ میں ڈوبا ہوا ہو اس کی شناخت بذریعہ قے اور براز کے ہو نہیں سکتی بلکہ وہ دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے ان سے اس کی شناخت ہوتی ہے اصل دلیل تو اس پر متلی کا ہونا ہے کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہے پھر اگر فقط متلی ہو کر ابکائی آجائے اس وقت چسپیدگی اور متشرب یعنی پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر پیاس بھی دلیل ہوتی ہے سچی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہے خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے پیاس بجھ جائے تو بلغم شور ہے اور اگر آب گرم سے پیاس میں سکون نہ ہو تو مادہ صفراوی ہے منہ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منہ سے نکلتا ہے اس کے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہے اگر متلی اور پیاس دونوں مجتمع ہوں حرارت پر دلیل ہوں گے اور اگر متلی کے ہمراہ پیاس نہ ہو مادہ بارد ہوگا منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور

اس میں لزوجت بھی ہو یہ ہے کہ اشتہا ساقط ہو جائے اور انشراح صدر یعنی میلان خاطر ایسے طعام کی طرف جو کثیر الغذا ہے یعنی اس میں رطوبت ہے نہ ہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو جس میں حدت اور تیزی ہو پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز آرام اور چین نہ ملے۔

منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ میں خواہ جو عضو متصل اور قریب معدہ کے ہے اس میں یہ بھی ہے کہ مراق میں اور شراسیف کے نیچے اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع منجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہے منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہے کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اس کے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور وسواس اور وحشت بھی لازم ہے منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنے معدہ کو ایذا دیتا ہے یہ بھی ہے کہ پیاس ہو مگر اس کے ہمراہ تلخی اور شوریت منہ میں نہ ہو اور احساس ایسی شے کا ہو جیسے کوئی چیز چڑھتی اور اترتی ہے اور اس کے ہمراہ رطوبت کثیر منہ اور معدہ کے سرے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو۔

دلائل آفات معدہ کے جو غیر مزاجی ہوں یعنی امراض ترکیب وغیرہ معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر **دلیل** یہ ہے کہ غذائے کثیر کو اٹھا لے اور جب زیادہ غذا سے پر ہو جائے اس وقت احشا یعنی اوجھ کا باہم چسپیدہ ہو جانا اور بعض اجزائے احشا کا بعض سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہو جائے سمٹے اور احشا واس طرح چھوڑے اور ان سے جدا ہو جائے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوئے ہیں اور باضطراب ہل رہے ہیں معدہ کے صغیر اور چھوٹے ہونے پر **دلیل** یہ ہے کہ طعام کثیر کو اٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہو جائے سدون کے پڑنے کی علامت معدہ اور جگر کے درمیان میں یہ ہے کہ براز میں رطوبت ہو اور بکثرت براز برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا مائل برنگ اصحاب استسقا ہو جائے ابتدائے خراب حالی کی جو نہایت مشہور صحیح المعدہ آدمی کو بعد

ان سدون کے پڑنے کے ہوتی ہے یہ ہے کہ سوء مزاج پیدا ہوگا یا سوء القنیہ جو بدہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہیں ان کی دلیل کمی اشتہا اور تلی کا بڑھ جانا ہے جو سدہ درمیان عدہ اور امعا کے پڑیں ان سے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑیں ان کے دلائل یہ ہیں کہ اشتہا میں کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہے گی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہ ہو اور جو چیزیں نگلنے سے تناول کی جاتی ہیں اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہوں ان کی اس لذع اور تیزی کا احساس کمی کے ساتھ ہو اور اگر معجون فلافلی نہار منہ کھائی جائے اور اس پر کوئی شربت بھی پیا جائے ہچکی پیدا نہ ہو ریاح معدہ کے دلائل یہ ہیں کہ معدہ میں تمدد اور کھچاؤ ہو اور دونوں جب یعنی پہلو اور شراسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنی گوز اور ڈکاروں کی کثرت ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائی جائے اور نحافت بھی ساتھ ہی اس کے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہے جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہے۔

علاجات کا بیان عام طور پر معدہ کا علاج پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہے اور ضماد سے بھی اور نطولات سے یعنی تریڑے جن میں دوائیں جوش دی جائیں اور اور طلاؤں سے اور مروخات جو روغن اور مرہم سے ہوں اور مراہم موم سے تیار ہوتے ہیں جو ان پانیوں میں جوش دیے جاتے ہیں کہ ان میں دوائیں بھی پڑتی ہیں مگر طلا کرنے کی دوا اور ضماد کی بہ نسبت نطول کے اچھی ہیں اس لئے کہ نطول ضعیف الاثر دوا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ان امراض معدہ کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہوں آسان تر ہے بسبب اسکے کہ ہم کو ایسے ادویہ جو مخالف دونوں کیفیت کے ہوں بآسانی دستیاب ہوسکتی ہیں اور ان کی قوت بھی شدید ہوتی ہے مگر علاج ان سوء

مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہوں وہ نہایت صعب اور دشوار ہے خصوصاً سوء مزاج یابس کا اس لئے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوء مزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہے بہت ضعیف ہوتی ہے سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ میں ہوسکتا ہے اتنے ہی زمانہ میں گرم معدہ کی تبرید بھی ہو جاتی ہے مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے میں زیادہ ہے خصوصاً اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے تکلیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہو گیا ہو اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اس میں خطرہ یکساں ہے مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہوں اور بعد ازاں وہ مادہ جو سبب مرض ہے اس کا اخراج مشکل ہو اور دشوار اس وقت ایارج سے زیادہ تر نافع کوئی دوا نہیں اس لئے کہ ایارج مصالح معدہ پر اور تمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہے اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اس طرح کرنی چاہیے کہ پھر اس خلط کو قبول نہ کرے اطراف کی بندش اور ان کو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہے شربت خشخاش بشدت مانع ہے انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے پھر اگر وہ خلط جس کا استفراغ کر چکے ہیں بارد ہو پس جس مقومات کی حاجت ہوتی ہے وہ جیسے مصطگی اور اقراص ورد اور صعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اس وقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ کرنی چاہیے خواہ قرصہائے باردہ جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے تیار کیے جائیں جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور نحافت پاتا ہو جسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں یعنی اخیر میں اسی فصل مقدم کے اس کو لازم ہے کہ اپنی غذا اور دوا دونوں آب جو سے کرے اور ہر روز اس کے پینے کی مقدار بڑھاتا جائے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دن میں پی لی کرے

اور تلخی ہوتا کہ بسبب قبض کے تجفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے
از قبیل شراب مزو بھی تصور کرنی چاہیے اور ادویہ مشروبہ میں افسنتینیہ اور شراب
افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائیں ضماد اور طلا
اور مروخات میں ان کا مختار طریقہ یہ ہے کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہیں جن میں
ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہوں مثلاً وہ ادویہ جو حماما اور قصب الزریرہ اور سنبل اور
ساذج اولادن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہوں
مروخات میں قیروطیان جو روغن مصطگی اور زیت اور روغن ناردین سے اور روغن
سفرجل سے تیار کی جائیں پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ راست نفوذ کافی نہ ہو اس وقت
البتہ استعمال اضمدہ محمرہ کا جن سے جلد میں بوجہ حدت کے سرخی آجائے خواہ ثافیسا کا
استعمال کرتے ہیں منجملہ قوی ضمادوں کے یہ بھی ایک ضماد ہے زعفران سنبل سوری
مصطگی روغن بلسان مکد ایک جزو شہد تین جزو مر جو شہر اطروغیلون سے آتی ہے اس
میں سے تین جزو صمغ البطم ڈیڑھ جزو اذفربیون ایک جزو پس ان سب کا ضماد تیار کریں
اور اگر تھوڑی مقدار اس کی شربا استعمال کی جائے وہ بھی جائز ہے۔

ایضاً میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن
بلسان ڈیڑھ جزو روغن ناردین دو جزو ایضاً میعہ سمین جزو منفر ساق گوزن تین جزو صبر
احمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن ناردین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو
اس کی قیروطی بنتی ہے یہاں تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی ارباب قیاس جس کو پابندی
قواعد کی بھی ہے وہ لوگ پہلے تو ان بیماروں کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہیں اور غذا
ایسی جس کا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار میں معتدل بہ کمی کہ جو اچھی طرح
ہضم ہو جائے ان کو کھلاتے ہیں بعد ازاں رفتہ رفتہ استعمال ادویہ مذکورہ کا جو مسخنہ اور
قابضہ ہیں کرنا شروع کرتے ہیں خواہ اور ادویہ اسی قسم کے از قسم جوارشات خوشبو جو
باعتدال گرم ہوں خواہ اعتدال سے زیادہ گرم جس قدر حرارت بنظر مقابلہ برودت

معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہیں تاایکہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جائے انہیں جوارشات میں سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہے دوائے جید حب عرعر اور صمغ بطم اور فلفل مکد ایک جزو مر جوشہر اطر وغیلاون سے آتی ہے اور مجھے ظن غالب ہے کہ وہ میعہ ہے اس کے اور ناردین ہر واحد دو جزو قطر اسالیون یعنی کرفس جبلی اور کاشم مکد ہر واحد نصف جزو بقدر کفایت شہد لے کر معجون تیار کریں اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سنجرینا کا استعمال کرتے ہیں۔

منجملہ ادویہ جیدہ کے جو مفید ہو امراض حادہ رطب کو خواہ وہ امراض جن میں رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہے نسخہ اس کا یہ ہے عنصل مصفی اور پاک کردہ اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت لے کر کانچ کے برتن میں منہ بند کر کے رکھیں اور چھ مہینہ رہنے دیں۔

علاج مزاج حار معدہ کا التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہے خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز کے اور دہی مادہ گاؤ کا اور مغر خیار اور تازہ مچھلی بھی خاص کر مسکن التہاب معدہ کی ہے اور آب سرد اور سرد فواکہ اور کاسنی اور کھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر نہ ہو کہ مستحیل صفرا کی طرف ہو جائے اور کاہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملا کر استعمال کیے جاتے ہیں اگر ان اشیاء کے ملانے کی حاجت ہو۔

ایضا قرص طباشیر اور اگر خصوصاً اسہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہے غذا ان لوگوں کی بیضہ جو سرکہ میں ابالا جائے اور مسور اور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے گوشت جوان کے واسطے تجویز کیا گیا ہے وہ لوہ کا ہے اور تیتر اور چوزہائے مرغ اور اگر حرارت اس قدر نہ ہو جو انہاک قوت کر دے یعنی قوت کو بہت گھٹا دے اس وقت غذائے بارد غلیظ سے بھی ان کا تغذیہ ہو سکتا ہے جیسے قریض ماہی تر اور قریض بطون یعنی شکم حیوانات کا اور قریض کل ایسی چیزوں کے جس میں قبض بھی ہو اور رب

خشخاش اور شراب خشخاش بھی اس کے واسطے زیادہ نافع ہے۔

مبردات کا ضماد کرنا بھی ان لوگوں کو نفع دیتا ہے کبھی ان کے معدہ پر چھینٹا سرد پانی سے بھرا ہوا اور پھولا یا ہوا باندھا جاتا ہے اس سے بھی نفع ہوتا ہے جس وقت معدہ پر ضماد ہائے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ تبرید ان ضمادات سے نہ ہو جائے یا جگر کی اس قدر تبرید جو ان دونوں کے افعال کو مضر ہے اس لئے کہ اکثر ایسے ہی ضمادوں سے آفت سانس میں پہنچ جاتی ہے اگر حجاب کی تبرید زیادہ ہوگئی اور جگر میں برودت پہنچی پھر اگر کسی طرح کا ضرر انہیں مضر تہائے مذکورہ میں سے متوہم ہو فوراً اس کا تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع بر درسیدہ پر گرا کے خواہ اسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کو اس وقت بدل کر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے۔

علاج مزاج بارد کا معدہ کے اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو اس کے علاج میں ایسے قرص درد پر اقتصار کرنا چاہیے جس میں افسنتین پڑتی ہے اور دارچینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے بشرطیکہ ظرف آبگینہ میں ان کو جوش دیا ہو اجرائن کو ایسے مرض میں عجیب منفعت ہے اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو اس وقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہیں اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے اور سنجرینا میبہ کے ہمراہ اور کمونی اور امروسیاہ اور فنداد یقون اور دواء المسک تلخ اور معجون اسطمخیقون اور کندری اس وقت نفع کرتی ہے جب طبیعت نرم ہو واجب ہے کہ ایسے مقامات میں یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ میں دینا چاہیے زنجبیل مربی بھی ان لوگوں کو نافع ہے۔

ایضاً اقراص ورد ہم وزن اس کے عود ایضاً فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے اور بخوبی تسخین معدہ کرتی ہے تاثیر بدرجہ غایت معجون فلافلی کی یہ شناخت ہے کہ ہچکی آنے لگے واجب ہے کہ حلتیت اور فلفل کو غذا میں بھی شریک کریں

کہ زیادہ منفعت رکھتی ہے لہسن بھی ایسے لوگوں کو نفع اشیاء ہے روغن جو معدہ کی مالش کے واسطے ہیں ان میں سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جس میں مرغ کی چربی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق مسوحات کی ادویہ جیسے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور ریزور ے جیسے حلبہ اور تخم کرفس اور خطمی اور بیشتر محاجم یعنی پچھنے کا رکھنا معدہ پر اوجاع باردہ میں زیادہ منفعت بخشتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کر دیتا ہے۔

علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤں میں تلخی اور تیزی ہے ان میں ادویہ غفصہ جیسے ہلیلہ جات وغیرہ ملا کر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہے اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہے اور غذاؤں میں بھی ناشفات اور مطبخات یعنی پختہ اور بھنے ہوئے غذا کا استعمال مناسب ہے اور پانی بہت کم پینا چاہیے اقراص درد جو گل سرخ سے بنائے جائیں مزاج رطب معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہیں رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہے کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو پانی میں جوش دیں اور پھر اسے چھان کر پانچ درہم گلقند خوب مل کر ملا دیں اور استعمال کریں۔

علاج مزاج یابس معدہ کا ان لوگوں کا علاج قریب قریب علاج دق کے ہے اس لئے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہے اور اگر مستحکم ہو جائے پھر ہرگز علاج پذیر نہیں ہوتا یہ بات ممکن نہیں کہ فقط معدہ کی ترطیب کی جائے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کی جائے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے ہو نہیں سکتی ان لوگوں کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ ان کا بٹھانا آبزن کے ظروف میں بغرض ان کے تحمیم یعنی گرم اور تر کرنے کے اور اسی طرح مکرر ان کو حمام میں لے جانا واجب ہے اور

جس قدر یبوست زیادہ ہو اسی قدر تکرار تحمیم کرنی چاہیے بیشتر بنظر افراط یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہے کہ ان کو پیادہ پا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ بوچہ وغیرہ کے سواری جو بالکل بے تکان ہو اس پر حمام جانے کے واسطے سوار کر کے آتے جاتے ہیں تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اس رطوبت کی نہ کرے جو باعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہے اور خفیف پسینہ کی راہ وہ تر ی برآمد نہ ہو جائے جو آبزن کے ذریعہ سے ان کے بدن میں سرایت کر گئی ہے اور یہ بھی خوف ہوتا ہے چونکہ حمام سے ارخائے قوت پیدا ہوتا ہے یعنی سب قوتیں اور اعضائے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہیں لہذا واجب ہے کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع نہ ہو جو تحلیل قوت کی کردے اور خشکی مقدار دو چند یعنی زیادہ ہو جائے ان کی تحمیم فقط اسی طرح کرنی چاہیے کہ آبزن میں یہ ڈال دیے جائیں اور خوب تر ہو جائیں پس ہوائے حمام میں ٹھہرنے کی انہیں حاجت نہیں اور آبزن کا پانی حرارت میں معتدل ہو ایسا کہ نہ اس سے پھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن میں کرے اور خلاصہ یہ ہے کہ اس پانی کی کیفیت سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہنچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کرے گا اور توسیع مسامات بھی کردے گا مدت اور زمانہ استعمال آبزن کا اسی قدر تجویز کرنا واجب ہے جب تک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کے کہ پھر بدن کا سمٹنا شروع ہو آبزن سے جدا کر لینا چاہیے اور واجب ہے کہ ادھر حمام سے نکالیں تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے ٹھہر جائیں اور بعد ازاں لطیف اقسام دودھ کے پلائیں تو فورا ادھر دوہا جائے اور اس کی گرمی برطرف نہ ہونے پائے کہ پلا دیا جائے تاکہ ہوائے خارجی سے کچھ اثر دودھ میں نہ پہنچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جائے اس کو غذا اسی قدر دی گئی ہو جو ہضم کر سکے اور قبل ازانکہ اس کا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اس حیوان کو کرائی گئی ہو اور سوائے مریض کے اور کوئی

بچہ وغیرہ اس کا دودھ نہ پینے پائے پھر اگر آدمی کا دودھ نہ ہو بلکہ مادہ خر یا بکری کا ہو اس کی جودت ہضم کی شناخت اس طرح پر کرنی چاہیے کہ اس کے فضلہ میں بدبو ہے یا نہیں یا خشکی اور تری میں معتدل ہے خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت کی براز میں افراط ہے اور قوام اس کا مستوی ہے یا پھولا ہوا ہے کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہے کہ اچھی طرح لوٹیں۔

بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھیں کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہم ہو گیا یا نہیں اور یہ کیفیت اس کی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہے اور اوجھ کی سکی بھی اس پر دلیل ہوتی ہے بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہو جانے کا یقین ہو جائے پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جائے اور اس کے بعد پھر تحمیم کی جائے اور بعد تحمیم کے اس کے اعضا پر مالش روغن کی کریں تا کہ جس قدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہے وہ سب کے سب اندر جسم کے محتقن ہو جائے اور گھٹ کر اندر رہ جائے اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اس کا بھی کرنا چاہیے اگر اصواب یہی ہو کہ دو ہی مرتبہ پر اقتصار کریں تو اس وقت مناسب ہے کہ درمیانی گھنٹہ جو دونوں تحمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوئے ان میں زیادہ وقفہ کر دیں اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کریں کہ پوری پوری راحت اسے پیدا ہو پھر اگر اس کا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہے مگر آب جو وہی عمدہ ہے جس کی پخت بخوبی ہوئی ہو اور پخت اسی کی عمدہ ہے کہ زیادہ پانی ڈال کر پکایا جائے اور تھوڑا باقی رہ جائے اس کا طریقہ باب حمیات میں آتا ہے تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈال کر پختہ کی جائے اور اچھی طرح پختہ ہو یعنی کچی نہ رہنے پائے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سمک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت بازو پر کا گوشت اور خصیہ ہائے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اس کی غذا ہو سکتی ہے اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہے اس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو

جس میں فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہے اس میں سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بار طوبت ہو مقدار ہر ایک غذا کی اسی قدر ہے کہ معدہ میں گرانی اور کھچاؤ زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیماروں کے واسطے ضرضرور ہے کوئی شربت جو رقیق اور مائل بہ قبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کر سکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی پرضرور ہے تا کہ غذا کے نافذ کرنے میں اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کردے اور پھر اس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت نہ رہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہنچاتا ہے اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نہ رہے اور اس سے قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ کے اترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے میں اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذائے اول خوب ہضم تام کو پہنچ چکی ہے اور چند بار تفرقہ دے کر ایسے لوگوں کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ طعام سبک ہوتا کہ غذائے دوم سابق کی غذائے غیر منہضم سے مل نہ جائے اسی طرح ان لوگوں کی تدبیر تحمیم اور غذا دہی اور مالش کی چند روز رہے اور جب کسی قدر ان کی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے لیکن جب قریب بہ صحت ہو جائیں آب جو موقوف کر دینا چاہیے اور اس کے بدلے ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہئیں اور اب اسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی ممد یعنی بڑھانے والی ہو اور شروع ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہے۔

علاج سوءمزاج بارد یابس کا اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہے اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہیں ہے پس احتیاط کرنی چاہیے کہ ایسے مسخنات نہ ہوں جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب قبض قوی کے ایسے مزاج میں بڑھا دیں تکمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہیں اور نفع نہیں دیتے طبیب پر واجب ہے کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع

الاثر ہو اس سے ایسے بیمار کو بچائے اس لئے کہ یہ تدبیر تجفیف پیدا کرتی ہے اور یبوست کو زیادہ کر دیتی ہے بلکہ لازم ہے تسخین بھی کرتا جائے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات میں ترطیب بھی کر دیا کرے اور جوہر حار غریزی یعنی روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اس کی حرارت اور ناریت نہ بڑھنے پائے شراب جس میں پانی کم ملا ہو اس سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے اور دودھ خصوصاً شیر مادہ گاؤ سے اور ماء الشعیر جس میں تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو کہ اس کی غذائیت کو بڑھا دے اور فضول کو اس کے یعنی ماء الشعیر کے کم کر دے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیماروں کی ہے معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کریں جیسے روغن سنبل اور ناردین اور روغن مصطگی بھی عمدہ ہے اور بیشتر ان روغنوں کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا جاتا ہے اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار کیا جاتا ہے کہ یہ بھی نافع ہیں یہ ہے کہ مصطگی کو پیس کر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھیں اور مصطگی کے اقسام میں مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہے جو زیادہ چرب ہو۔

اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہ ہوگا بدون اس کے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو طلا کریں اور جب تک سرد نہ ہو جائے لگی رہنے دیں اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالیں بیشتر اس ضماد کا استعمال دن بھر میں دو مرتبہ کیا جاتا ہے کہ اس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھنچ کر پہنچتا ہے زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ میں ہو چکی ہے اسی طرح کرنی چاہیے منجملہ ان چیزوں کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہیں ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اس کو سینہ سے چپٹا لیں اس طرح کہ اس کا جثہ معدہ سے مل جائے کہ اس طرح بچہ کو گود میں لینے سے حرارت غریزی معدہ میں گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہے اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہے پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہنچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جس میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اس کو معدہ سے چمٹا

لینا چاہیے واجب ہے کہ بچہ گود میں لیا ہوا تنی دیر نہ رہے کہ پسینہ اس کے نکل کر ٹھنڈا ہو جائے اور معدہ کو بھی سرد کردے کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہے جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے ایسے صاحب معدہ کو آب سرد بافراط ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اس کے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہے۔

علاج سوءمزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو ایسے معدہ کا علاج یہی ہے کہ دونوں تدبیروں کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہیں پھر اگر حرارت قلیل ہو اسی قدر کافی ہے کہ تدبیر یابس معدہ والوں کی کریں شراب ان کے لئے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب وغیرہ جو کچھ پئیں گرمیوں میں برف وغیرہ سے سرد کر کے اور جاڑوں میں شیر گرم رہے اسی طرح ان کی غذا بھی دونوں فصلوں میں سرد اور شیر گرم رہے ان کے معدہ کی مالش روغن سفرجل اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے اکثر فقط سرد پانی پینے سے ان کو صحت ہو جاتی ہے اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیا جائے بالکل صحت حاصل ہو جاتی ہے خصوصاً اگر یبس معدہ میں بافراط نہ ہو۔

علاج سوءمزاج حار رطب معدہ کا ایسے مزاج کو باروات ناشفہ مفید ہوتے ہیں اور دونوں تدبیریں سوءمزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہو جاتی ہے قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے تیار ہوں وہ بھی مفید ہیں اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیروطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے۔

علاج سوءمزاج معدہ کا جو مادی ہو اور علاج معدہ کے سدون کا پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اس کو معدہ نے اس طرح جذب کر لیا ہے جس طرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہے یا اینکہ خوڈوبا ہوا ہے جس طرح سے رنگین کپڑا رنگ میں ڈوب جاتا ہے کہ وہ رنگ اس کے ریشہ ریشہ میں پیوست ہو جاتا ہے اور خوب طرح دونوں کے اجزا آپس میں ایک دوسرے سے غیر متمیز ہوتے ہیں یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ

سے ہوا ہے خواہ تجویف معدہ میں بھرا ہے اور راسی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہے اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مبدا اور موضع تولد اس مادہ کا کونسا عضو ہے اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کر رہا ہے یا ریزش کر کے معدہ میں آ چکا ہے پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ میں ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کی طرف قصد کیا جائے گا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ میں ہے اس کی اصلاح ی جائے گی اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کی طرف آتا ہے مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کر کے پھر اصلاح مزاج اسی عضو کی کریں گے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہے اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نہ کرے کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہے یعنی جس وقت کہ طبیعت قوت جاذبہ میں معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کر کے معدہ میں کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہے اور غذا اس وقت نہیں ہوتی ہے لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہے اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اس وقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہے لہذا اس مادہ جذب شدہ کو دفع نہیں رتی پس ایسے وقت جس قدر قبول مواد معدہ کو ہو گا اور کسی وقت اتنا نہ ہو گا اور یہ وہی لوگ ہیں جن کو بھوک کی تاب نہیں ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے ان پر غشی طاری ہوتی ہے پس واجب ہے کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلا دیا جائے اور غذا میں ان کی ایسی اشیاء ہوں جو مقوی معدہ ہیں جیسے ربوب قابضہ اور ترش بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہے مثلاً بروقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لذع ایسے اوقات ان کے معدہ میں پیدا ہوتی ہے بدون قے کرنے کی اس میں سکون نہیں ہوتا جو مادہ کہ دماغ سے معدہ میں گرتا ہے فلفل سفید پانی میں پسی ہوئی اور افسنتین اسے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ میں ضعیف ہے ایارج بھی جو مفید ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہے اور ان میں جلا کی قوت بھی زیادہ ہے۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ منجملہ دشوار صورتوں اجتماع سوءِ مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہے کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اس وقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہو گی بنظر اپنی برودت کے معجون ہائے گرم جیسے فلافلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہیں جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اس کے علاج میں حاجت اس کی ہے کہ پہلے تلئین طبیعت کی جائے بعد ازاں استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کریں ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور بیشتر اس کا امالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجر وقصد کرنے سے ہو جاتا ہے اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہے واجب ہے کہ ملینات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جائے اور اس کے ہمراہ یا بعد کسی قدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہوں چنانچہ آگے بیان کریں گے جو موضع خاص اس کے ذکر کا ہے جو مادہ طحال سے آتا ہے اس کا علاج وہی ہے باب شہوت کلبی میں لکھا جائے گا یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر بطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حاد اور لذاع گرتے ہیں جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہیں اور بیشتر ان اخلاط کا انصباب بطانان نبض تک پہنچاتا ہے اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہیں واجب ہے طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور کرے تاکہ جو مواد اس کی طرف کھنچ کر آتے ہیں ان کو قبول نہ کرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جن میں قبض اور عطریت ہو اضمدہ کے اجزا بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے خرمائے خشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارہ انگور خام اور بھتوے کی شاخوں اور روغن میں گل روغن گرم ضماد روقت معالجہ معدہ بارد کے یا جس وقت حمیات نہ ہوں ان کے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور رمشانے افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی۔

اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ میں فقط رک جانا اور بند ہو جانا ان استفراغات کا

ہوتا ہے جن کی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہو چکا ہے اس کا استفراغ کر ڈالیں اور جس طرف سے اس کا سیلان اور بسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اس راہ کی تفتیح کریں اور اسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کریں اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نہ کریں سوائے اس طرف کے جدھر میلان اور رجوع اس خلط کا دریافت ہو جائے پھر اگر اس میلان کے دریافت کرنے میں خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ میں اشکال ہو تو جس قدر رطانی اور متصل فم معدہ کے ہے اسے بذریعہ قے کے اور اس کے سوا جس قدر ہے بذریعہ اسہال کے اخراج کریں پھر اگر خلط مذکور متشرب ہو اور اچھی طرح اجزائے معدہ میں پیوست ہوگئی ہو اور سوائے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط میں نہ ہوگی اس کے علاج میں صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہے اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اس لئے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اس کی ضعیف ہو جاتی ہے ایارج دونوں غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اس لئے کہ اس میں اجزائے مصلحہ اور معینہ اور اجزائے مانعہ مضرت اسہال سب موجود ہیں خصوصاً ساذج اگر شہد سے ملی نہ ہو اس لئے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہے بسبب اس کے کہ معدہ میں شیرینی کی مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے پھر بھی تقویت اس کی کمتر ہو جاتی ہے کیونکہ شہد ایارج ساذج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونوں توڑ دیتا ہے واجب ہے کہ ایارج کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے اور اس کی حاجت نہیں کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دیں بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہو جاتا ہے اگر اس وقت سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بدلے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے اور اگر معدہ میں حرارت بھڑک رہی ہو تو ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ بیشتر سوءمزاج کی زیادتی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ میں خطا ہوئی کہ اس نے وجود مادہ کا گمان کیا اور دراصل مادہ نہ تھا فقط سوءمزاج ساذج کی حرارت تھی اور ایارج

کا استعمال کر دیا مگر مختصر یہ ہے کہ ایارج نہایت نافع دوا ہے اخلاط مراریہ کی جو معدہ میں ہوں خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہے اور سبک ہے نقاح اذخر عود بلسان اسارون دارچینی مکد ایک جزو صبر چھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب نہ ہو ادویہ مذکورہ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اسی قدر رہے حبوب نافعہ سے جو مجرب ہیں یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلہ زرد گل سرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل میں گولیاں بناؤ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور شکر سے تیار کیا جائے وہ بھی عمدہ ہے کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ دوغ مصفی میں کہ مکھن اس میں بالکل نہ رہے فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہے اور سقمونیا دوغ میں ملا کر ایک گھنٹہ تک رہنے دیتے ہیں کہ مزاج اس کا یعنی آمیزش بخوبی ہو جائے گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہے اسی طرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کے واسطے طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً گرمیوں میں اسی طرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور تھوڑی سی سقمونیا یا صبر کے اس شخص کے واسطے جس کے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو دوائے جالینوس بھی جید ہے اور نسخہ اس کا یہ ہے کہ افسنتین رومی پانچ درہم گل سرخ جو خوب سرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو رطل پانی میں جوش دیں تا چہارم باقی رہ جائے بعد ازاں چھان کر اسی طرح استعمال کریں یا تھوڑی سی شکر ملائیں صبر مناسب ہے استفراغات معدہ میں اور سقمونیا موذی معدہ کی ہے پس اس کا استعمال بلا ضرورت کبھی نہ کرنا چاہیے ایسے ہی مواد میں کبھی فصد بھی نافع ہوتی ہے اگر رگوں میں امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتے ہیں اور معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہو جاتا ہے کہ اس طرف دفع ہو جاتا ہے۔

تجربہ میں آچکا ہے کہ ایارج ہمراہ طبیخ افسنتین کے بغایت درجہ مفید ہے سفرجلی کا یہ نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکا ہے مغز سفرجل یعنی اس کا گودا لے کر کسی آٹے

گوندھے ہوئے میں بند کر کے بھوبھل میں بریان کریں اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لیں اور زعفران اور افسنتین مکد ڈیڑھ درمی اور روغن درخت مصطگی اور روغن فرجل آٹھ درمی شراب ریحانی میں آمیختہ کریں کہ اس کا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہے اور اخلاط حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہے یہ بھی مجرب ہے افسنتین دس درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایک درہم دارچینی پانچ درہم مصطگی ایک درہم بہت سے پانی میں جوش دیں جب تھوڑا پانی باقی رہ جائے مثلاً ایک رطل خواہ اس سے بھی کمتر اس کو صاف کریں اور صبر کو اس میں بھگو دیں مقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہو تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہو جائے اگر وہ خلط جو معدہ میں ریزش کر کے بھری ہے ایسی نہ ہو کہ اس میں چسپیدگی ہے اور نہ غلیظ ہو تے کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین اور آب ترب اور ماء العسل کے ذریعہ سے تے کرانی چاہیے آب جو سکنجبین حار ملا ہوا ہے یعنی سکنجبین عنصلی سے ملا کر تے کرانی چاہیے خواہ اسی طرح کی اور قسم کی خفیف تے آور دواؤں سے اور بیشتر آب گرم کے آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ کو دھوڈالتا ہے پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف تے کے دفع کر دیتی ہے اور کبھی بعد اس کے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ کو جذب کر لیتی ہے اور دست آجاتے ہیں کبھی ایسے مادہ کا بذریعہ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہے اور اسہال انہیں ادویہ سے کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکی ہیں اور ضرورت اسہال اس وقت ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ فقط تے کرانے سے مراد پوری نہ ہو گی یعنی پورا تنقیہ مادہ کا نہ ہوگا اور مادہ قعر معدہ کی طرف زیادہ مائل ہو۔

اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ منظور ہو تو ایک روز پہلے اس سے حمام کرا کے ماء الشعیر پلا دینا چاہیے اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار میں قلیل ہوتی ہے پس اس وقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ آب انار کے اس کی ایذا کو دور کر دیتا ہے اس لئے کہ ستو اس مادہ کا نشف کرتا ہے اور سوکھا دیتا ہے اور آب انار فم معدہ کو قوت دیتا

ہے پھر دوبارہ اگر ریزش اس کی کسی طرف سے ہو فم معدہ اس کو قبول نہیں کرتا ہے پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہے کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کی جائے جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبر اور خرول اور زیتون اور اضمدہ ملطفہ سے بھی تلطیف کرکے بعد ازاں مسہل اتنا قوی جو اس خلط کو نکال دے پلایا جائے اور اگر پہلے قے کرادیں اور اس کے بعد ادویہ مسہلہ کا استعمال کریں زیادہ تر اصوب ہے اور اگر وہ مادہ عاصی ہے اور کسی طرح معدہ کو نہیں چھوڑتا ہے اس وقت ایسے ادویہ پلا کر قے کرائیں جو ادویہ مذکورہ بالا سے زیادہ تر قوی ہوں مثلا جوشاندہ جوز القئے اور خرول اور فلفل کا یہ دوا ایسی ہے جو بلغم کو نکال دیتی ہے لباب قرطم کوٹے ہوئے سوئے کے پانی میں بھگو کر صاف کرکے اس پر روغن غار اضافہ کرکے مریضکو پلائیں اور کسی پر کو اس کے حلق میں ڈال کر قے کرائیں جب معدہ اس خلط سے پاک ہو جائے اس وقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی سخونت پیدا کرے تا کہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہ ہو۔

اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کے واسطے کیا جائے لازم ہے کہ ایک روز مسہل سے پہلے آب نخود پلایا جائے اور یہ آب نخود ان کو زیادہ خواہ بمرات کثیرہ پلایا جائے چشمہائے گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے ریاضت ان لوگوں کو نافع ہے بعض آدمیوں کی عادت ایسی ہوتی ہے اس کے معدہ میں بلغم کثیر فراہم ہو جاتا ہے پھر جب وہ گندنا اور چقندر اور رائی کا استعمال کرتا ہے اچھا ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہے اور اسہال اس کو عارض ہوتا ہے اگر بلغم ترش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کا استعمال کرتا ہے اچھا ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہے اور اسہال اس کو عارض ہوتا ہے اگر بلغم ترش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں اور دواء فوتنج جو ادویہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہیں وہ یہ ہیں حب افادیہ اور حب صبر اور حب اصطمخیقون صبر ہمراہ سکنجبین بزوری جس میں بزور قوی داخل

ہوں اور شہد ڈال کر بنائی جائے۔

ایارج غلیظ بلغم کے واسطے تخم کرفس چھ جزو اطراف افسنتین انیسون تخم رازیانہ مکد تین جزو فلفل سفید واسارون ہر واحد ڈیڑھ جزو قسط سنبل کاشم رومی ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزا سے قرص تیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص روزانہ استعمال کریں کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کر دے گا بیشتر ایارجات کبار کی حاجت ہوتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سودمند ہیں اور خصوصاً بعد تنقیہ کے جو پہلے ہو جائے مربائے ہلیلہ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مربی ہے غذا جو ایسے مریضوں کو زیادہ موافق ہے اور ان کے مرض کے مناسب ہے شوربائے چکاوک اور شوربائے کنجشک اور بچہ ہائے طیور کا شوربا ان کو نہ دینا چاہیے اس لئے کہ جرم گوشت بچہ ہائے طیور کے دیر ہضم ہوتے ہیں اور دیر تک معدہ میں ٹھہرتے ہیں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے صحنا جو ایک غذائے مرکب ہے معدہ کی تخفیف کرتی ہے اور فضول معدہ کی جملہ رطوبات کو خشک کر دیتی ہے آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی میں لوہا گرم کر کے بجھایا جائے اور چند مرتبہ مکرر سہ کر لوہے کو گرم کر کے بجھائیں وہ بھی معدہ مرطوب کو نافع ہے اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہے اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کے واسطے جید ہے اور جس سفرجلی میں فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے مواد غلیظہ باردہ کے واسطے مفید ہے اس کا نسخہ یہ ہے عصارہ سفرجل ایک جزو مگر بہی کا تر و تازہ ہونا اور اس میں عفوصت کم ہونی ضرور ہے شہد ملا کر بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملا کر حار مزاج کے واسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملا کر نرم آنچ جیسے بھوبھل کی آنچ پر قوام درست کر کے اتار لیں پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ کریں چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چمٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی اچھی طرح کرتا ہے بشرطیکہ وہ بچہ

نابالغ ہو اور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان اس کی جلد اور بدن مریض کے نہ ہو بیشتر معدہ میں دو خلط متضاد فراہم ہو جاتی ہیں مثلاً خلط متشرب رقیق صفراوی ہوتی ہے اور خلط جو اندر تجویف معدہ کے ہے غلیظ بلغمی ہوتی ہے ایسے وقت قصد اخراج اور اصلاح اسی خلط کا مقدم کیا جائے جس کی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع ایسی ہو کہ اس سے غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہے اس کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہم نے باب غشی میں بیان کی ہے سب سے پہلے جس تدبیر پر طبیب کو مبادرت کرنی لازم ہے وہ یہ ہے کہ آب نیم گرم اسے جرعہ جرعہ کر کے پلایا جائے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اس لئے کہ یہ بیمار جس وقت قے کی طرف سے اپنے اخلاط کو نکال ڈالیں گے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ میں سکون پیدا ہو جائے گا اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سوداوی ہو اور اس وقت طبیخ فودنج ہمراہ شہد کے اور طبیخ افتیمون اور فودنج بری نفع کرے گی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا تانبا شہد ملا کر معدہ پر رکھیں یہ بھی نافع ہے واجب ہے کہ بروقت شدت صعوبت کے ان کے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ میں بھگو کر اور خوب گرم کر کے چسپاں کریں اگر خلط بارد رطب ہو فقط مسخنات محللہ پر اکتفا کریں اور کوئی دوائے مجفف جو بذریعہ قبض کے تجفیف پیدا کرے اس میں داخل نہ کریں کہ ایسی دوائے مجفف کے پلانے میں خصرہ عظیم ہے دوا ہو یا غذا کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت مقدار کے ایذا دیتا ہے اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اس میں نہیں ہوتا ہے ایسے مادہ کے تدارک ضرر میں ادویہ اور اغذیہ قابضہ کا استعمال بلاخوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔

علاج اورام معدہ کے بیان میں ہم نے چند باب جداگانہ لکھے ہیں جو بعد ازیں آتے ہیں اور اسی طرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی معدہ کے متخلخل اور ڈھیلے ہونے کا علاج یہ ہے کہ وہ اضمدہ مسخنہ اور قابضہ مستعمل ہوں جن کو ہم بیان کریں گے خصوصاً ان ضمادات میں جو ضماد خوشبو ہے خواہ وہ ضماد جس میں موافقت

قلب اور روح کے اجزا بھی شریک ہیں اور جوارشات خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہیں جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش قاقلہ وغیرہ ان جوارشوں میں سے جن کو ہم نے علاج برودت اور رطوبت معدہ میں بیان کیا ہے غذا میں لازم ہے کہ مریض سکی اور لطافت کو پسند کرے اور تلخی آمیز چیزیں کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے اور مشروبات کو دفعتہً نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم نہ پیا کرے اور جو کچھ پینے یں استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاثر مائل بہ عفوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی تناول کرے جو سدہ مجاری معدہ میں پڑے یعنی ان راہوں میں کہ معدہ کی طرف کسی اور عضو سے آتے ہیں خواہ معدہ سے کسی اور عضو کی طرف جاتے ہیں جیسے وہ مجاری کہ طحال سے بطرف معدہ کے آتے ہیں یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہیں ایسے سدہ کا علاج مفتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہنچے خواہ سقطہ یعنی کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ کا کسی پر گرنے کا علاج ان میں سے وہ مرض ہیں جو قرابادین میں لکھے گئے کہ جن میں کہربا اور اکلیل الملک داخل ہے ضماد اسی کو نافع ہے تفاح شامی جو اس قدر پکایا جائے کہ پکتے پکتے حلوا ہو جائے اور گھل جائے اور بعد اس کے نرم نرم کوٹا جائے پچاس درہم اور لاون دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارہ برگ گاؤزبان اور برگ صبر میں آمیختہ کرکے اور روغن سوسن ملا کر نیم گرم کریں اور چند روز تک کسی چھینکے وغیرہ پر اونچی جگہ میں رکھ چھوڑیں۔

علاج اس شخص کا جو بسبب قوت حس معدہ کے ایذا پاتا ہے اگر زیادہ ایذا اور گزند اس وجہ سے پہنچے پھر بدون استعمال جوارشات مخدرہ کے چارہ نہ ہوگا مگر ان جوارشات کے استعمال میں نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ تبلد پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردیں غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی ہریسہ گوشت مادہ گاؤ تجویز کرنی چاہیے تاکہ حاجت مخدرات کی ہو پھر اگر ایذا دہندہ خلط یا مزاج گرم ہو تو اچ

معدہ کا تنقیہ ایارج سے چند مرتبہ کرنا چاہیے اور بھوک معلوم ہونے کے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتدائے گرسنگی میں ایسے لوگ روٹی ہمراہ ربوب فواکہ کے کھالیں خواہ روٹی پانی میں ڈبو کر خواہ گلاب میں ڈبو کر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ میں روٹی ڈوبی ہوئی کھلائی جاتی ہے کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہے اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہے اور معدہ متشنج ہو کر کھینچتا ہے پس واجب ہے کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویہ عطریہ قابضہ سے کی جائے جو ملطف بھی ہوں اور خلط بارد اگر ہو تو اس کا استفراغ کر دیا جائے۔

باب تدبیر میں اس شخص کا جس کا معدہ چھوٹا ہو ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار میں تو کم ہو اور غذائیت اس کی زیادہ ہو تا کہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ کے ہو جائے بہ نسبت معدہ معتدلہ کے۔

جو امور کہ معدہ کو موافق ہیں غذاؤں سے اجود وہی غذا ہے جس میں قبض اور تلخی بلا حدت اور لذع کے ہو صحیح آدمی کی تقویت معدہ قوابض اغذیہ سے ہوتی ہے جو لوگ تپ میں گرفتار ہیں ان کو ایسی قابض غذا نہ دینی چاہیے جس میں قبض شدید ہو کہ ایسی غذا ان کے فم معدہ کو خشک کر دیتی ہے اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہے لہذا واجب ہے کہ بہ نرمی اور رفتہ رفتہ ان کو ایسی غذا دی جائے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذائے قابض کے چارہ نہ ہو منجملہ ان غذاؤں کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہیں برطبق شہادت جالینوس کے مرغیوں کی پتھری کے اندر کی کھال بھی ہے ترک جماع بھی تقویت معدہ میں زیادہ نافع ہے اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہے کہ مہینہ میں دو مرتبہ قے کر ڈالے تا کہ معدہ میں خلط بلغمی فراہم ہونے نہ پائے سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہے کہ مولی اور مچھلی اس قدر کھائیں کہ پیاس معلوم ہو اور ضبط کریں تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملا

پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب اس کے کہ وہ غذا غیر معتاد ہے یعنی اس کے کھانے کی عادت نہیں ہے یا ہوائے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہے یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہے اور ہضم جید کو منع کرتا ہے منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہے اور اسی سبب سے اس شخص کا بدن جسے زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہیں پاتا ہے اس لئے کہ اس کی غذا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوتی لہذا بدن کے اعضا کو اسی غذا سے حصہ نہیں ملتا ہے لیکن جو ایسا آدمی کہ طعا کو روک روک کر اور باندازہ مناسب کھاتا ہے اس کے بدن پر فربہی آجاتی ہے اس لئے کہ اس کے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو نہ ہو اور یہ خرابی اس کی بسبب اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے دو غذائے جید کے اجتماع سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع الجمع بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کاروں نے بیان کیا ہے بہرحال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہے یا بنظر اس کے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہے اور پھر یہی دونوں قسم غذا کی اگر مائل بہ خفت ہو اس وقت طافی ہوگی یعنی اوپر معدہ کے ٹھہری رہے گی اور اس کی خواہش یہ ہوگی کہ قے کی طرف سے نکل جائے اور اگر ان دونوں قسم کی غذا میں گرانی ہو نیچے معدہ کے اتر جائے گی اور براز کی طرف نکل جانے کی استدعا کرے گی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کی طرف چڑھے گی اور کچھ نیچے کی طرف مائل ہوگی اس لئے کہ اس کے اجزا سبکی اور گرانی میں مختلف ہوتے ہیں خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے پیدا ہوتے ہیں ان میں یہ اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہے کہ قے بھی آتی ہے اور دست بھی جس طرح ہیضہ کی یہی صورت ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہے کہ

اکثر بروقت روکنے ان دونوں کے براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت کج ہو کر کسی دوسرے لفافہ کی طرف پلٹ جاتا ہے اور نیچے کی طرف کا میلان اس کا جوروکا جاتا ہے تو اوپر کی طرف چڑھتا ہے اور پھر جب معدہ کی طرف نامناسب عودا ور وجوع کرتا ہے بڑی سخت ایذا دیتا ہے کہ بیشتر اسی کی وجہ سے معاذ اللہ ایلاؤس پیدا ہوتا ہے یعنی براز منہ کی طرف سے نکلتا ہے اور رب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے ریح بھی بوجہ روکنے اور ٹالنے کے معدہ کی طرف پلٹ کر کبھی اس کا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہے اور ایذائے شدید دردسر خواہ مرگی وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ معدہ میں اس وقت موجود ہوتا ہے غذا یا اخلاط وغیرہ اس کو بھی ریح پلٹ کر فاسد کر دیتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس چیز میں قبض نہیں خصوصاً جو از قسم عصارات ہوں جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب غیر قابض اشیاء معدہ کو مضر ہیں اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہیں یعنی معدہ کو موافق نہیں سب روغنوں میں اسلم روغن زیت اور روغن بادام اور روغن پستہ ہے منجملہ ان ادویہ اور غذاؤں کے جو معدہ کو مضر ہیں اکثر اوقات جیسے چقندر اور حب صنوبر اور تلسی اور شلجم جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نہ کیا جائے اور رحماض یعنی ترشہ ترنج اور بھوہ اور چولائی کا ساگ مگر سرکہ اور مری اور زیت کے ہمراہ مضر نہیں انہیں اشیاء میں سے میتھی اور کنجد کہ یہ دونوں مضعف معدہ ہیں دودھ بھی معدہ کو مضر ہے اسی طرح مغز ساق اور بھیجا مشروبات میں جو چیز گاڑھی اور نئی تیار ہوئی ہو وہ بھی مضر ہے دواؤں میں سے حب عرعر یعنی سردکوہی کا پھل اور تخم سنبھالو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیاء جن کے کھانے پینے سے کراہت اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہیں جماع بھی نہایت درجہ مضر معدہ کو ہے اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہے قے جو بدشواری کی جائے اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہے لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہے لہذا معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہے زیادہ

گرسنگی اور طعام غلیظ بھی معدہ کو مضر ہے۔

مقالہ دوسرا اسی فن سے اس میں تدبیر املہائے معدہ اور ضعف معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہے بائیس فصلوں میں۔

فصل پہلی درد معدہ کے بیان میں معدہ کا درد یا سوءمزاج ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً وہ سوءمزاج جس کی حرارت میں لذع اور سوزش ہو۔

(۲) یا سوءمزاج مادی سے خصوصاً وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اس سے وجع معدہ پیدا ہوتا ہے۔

(۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو موریث درد معدہ کا ہوتا ہے۔

(۴) خواہ ایسے سوءمزاج مادہ سے جس میں تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ۔

(۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہائے بوسیدہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

(۶) بعض آدمیوں کو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہے اور جب غذا ہضم ہو جائے پھر خود بخود ٹھہر جاتا ہے اکثر یہ لوگ وہی ہیں جو سوداوی امراض میں گرفتار ہوں خواہ اصحاب مالیخولیائے مراقی۔

(۷) بعض آدمیوں کے معدہ میں درد اخیر گھنٹہ ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گزرنے تناول غذا کے خواہ نویں گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے درد میں سکون ہرگز نہیں ہوتا جب تک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کریں کہ جس کے زمین پر گرنے سے جوش آ جائے اور پھدپھدانے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہے۔

اور بعض ان میں سے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے درد معدہ میں سکون بروقت انحدار طعام کے خود بخود ہو جاتا ہے اور قے نہیں آتی اور یہ دو قسم کے لوگ ہیں ان

میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدت دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہے پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہے انصباب سودائے طحال کا معدہ پر ہے اور دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کی طرف اور یہ دونوں خلط ابتدائے تناول طعام میں اس وجہ سے ایذا نہیں دیتے کہ یہ دونوں قعر معدہ میں واقع ہوتے ہیں جب غذا ان میں آ کر ملتی ہے اور مقدار ان دو خلطوں کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہے اور فم معدہ تک چڑھ کر پہنچتی ہیں تب درد پیدا ہوتا ہے بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے معدہ میں ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش معلوم ہوتی ہے اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ بروقت خلو معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ کے ریزش کرتے ہیں اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہیں اور کمتر ایسا ہے یا تیز صفراوی ہوتے ہیں اور یہی زیادہ ہے۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کے معدہ میں ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہے اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے سچی بھوک کے یا بسبب امتلائے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ بے طاقت کر دیتی ہے کبھی درد معدہ ریحی بھی ہوتا ہے یا قوی درد خواہ مروڑ کی طرح سے بعض آدمیوں کی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقاً انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہے کہ اس کی برداشت نہیں ہوسکتی اور بیشتر غشی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہے جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور بے تاب ہو کر آدمی چیخنے اور چلانے لگتا ہے اور بیشتر بمرگ مفاجات مر جاتا ہے اس لئے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہنچتی ہے اور کبھی درد معدہ نیچے اتر کر قولنج پیدا کرتا ہے جس شخص کے معدہ میں درد زمانہ دراز تک رہے خوف اس کا ہے کہ ورم معدہ پیدا کرے حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہے علاوہ براں یہ بھی ہے کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہے کتاب موت سریع میں لکھا

ہے کہ جس وقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤں پر ایک چیز مشابہ لفا یعنی مغز استخوان کے اور باخشونت پیدا ہو وہ شخص ستائیسویں روز اس کے برآمد ہونے سے مر جائے گا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیائے شیریں کی خواہش کرے گا اور یہ بھی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ جس شخص کے پیٹ میں درد ہو اس کے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہ ہائے سیاہ برآمد ہوں جیسے دانہ باقلا اور پھر انہیں نشانات یا ثبور میں قرحہ پڑ جائے اور دوسرے روز تک رہے خواہ اس سے زیادہ یہ بھی مر جائے گا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہے اور ابتدائے مرض سے نیند اسے زیادہ آتی ہے۔

علامات امزجہ ساذجہ کے علامات وہی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکے اور علامات ان اوجاع کے جو مادہ سے ہوں وہ بھی وہی ہیں جو اوپر بخوبی بیان ہو چکے ہیں اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت میں حدت ہے اور تلخی یا شوریت اس مادہ میں ہے پھر اگر وہ لذع ہر وقت پائدار نہ ہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم بھی پیدا ہوتی ہے جو درد ثابت اور پائدار رہتا ہے حمی غب پیدا کرتا ہے اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوے راست میں بھی پیدا ہوتا ہے پس معلوم ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اس جھلی کو بھی ہے جو جگر کو ڈھانپے ہوئے ہے اور اگر تپ ٹھہر جائے اور لذع باقی رہے اس وقت یہ لذع فضول جگر سے خواہ سوء مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ میں باستواری ٹھہری ہوئی ہے اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کرے گی علامات اس درد کے جو منجملہ اقسام درد معدہ کے ایسی قسم ہے کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سودا سے پیدا ہوتا ہے یہ ہیں۔

(۱) کہ درد میں قے ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہر جائے۔

(۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو۔

(۳) اور ہضم میں ردائت ہو۔

علامات اس درد کے جو بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہیں کہ قے ترش نہ ہو بلکہ اگر کبھی قے بھی ہو تو مراری او تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ ہضم میں نقصان نہ ہو اور تیسری علامت یہ ہے کہ علامات صفرا کے ظاہر ہوں اور جگر حار اور سوزش بھی جگر میں ہو علامت اس درد کی جو ریحی ہو یہ ہے کہ ڈکار اور ہچکی ہو اور شراسیف میں کھچاؤ ہو اور شکم میں بھی تمدد ہو۔

علاج جس شخص کو سوء مزاج حار ہو اس کو چاہیے کہ چلہ دہی گائے کا کا خواہ دوغ کا استعمال کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہائے طیور اور کبک اور دراج ہمراہ مونگ اور کدو (کدو سے مراد یہاں لوکی ہے جس کو بعض جگہ گھیا بھی کہتے ہیں) کے غذا میں اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو سرکہ میں اوبالی جائیں شربت میں سکنجبین اور رب انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہے اور ضمادات مبردہ کا استعمال کریں اگر نخافت اور ذبول اس کے معدہ وغیرہ میں نظر آئے اس وقت آبزن کا استعمال کریں اور شراب رقیق جو پانی ملی ہوئی ہو اسے پلانی چاہیے ایسے شخص کے واسطے احساء مسخنہ یعنی پلانے کی غذا جیسے ستو وغیرہ جو فربہی پیدا کریں اور لطیف معتدل ہوں تجویز کریں پھر اگر درد معدہ بسبب خلط مراری حار کے ہو استفراغ اس خلط کا کر کے اس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ میں مدت تک افسنتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے بارد ہیں اور ریح بھی ہوتے ہیں پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہوں فقط سینکنے سے ان میں سکون پیدا ہوتا ہے اگر باجرہ سے تکمید کی جائے اور مجمہ ناری سے بھی تکمید کافی ہوتی ہے اور اگر ایک بڑا تونبا چھپنے کا مراض بطن کے بیچ میں یہاں تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا رہے اور بلا شرط ہو فی الحال درد میں تسکین عجیب پیدا کرے گا اور شراب خالص پلانی چاہیے روغن ہائے گرم سے مالش کرنی کہ یہ بھی سخت درد ہائے معدہ میں سکون پیدا کرتی ہے۔

زراوند طویل بھی دردہائے شدید معدہ کو دور کردیتی ہے اسی طرح اگر ریحی درد ہو اس کو بھی اسی طرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے پلائی جائے یا ایکہ جند بیدستر کو زیت کہنہ میں خوب پیس کر ملائیں اور پیٹ کی حارج سے تکمید کریں ریحی درد کو خالص شراب دور کردیتی ہے اور طبیعت کو خواب اور ریاضت بروقت خلوء معدہ کی طرف مائل کرنا یہ بھی مفید ہے اسی طرح استعمال ان تدابیر کا جو باب نفخہ ریحی میں مذکور ہیں وہ بھی فائدہ کرتا ہے اگر احتیاج شدید قوی دواؤں کی طرف ہو اور درد بسبب تحقن ہو جانے ریح کے معدہ خواہ اطراف متصلہ معدہ میں مثل جگر اور طحال کے پیدا ہوا ہو حب الفار اور زیرہ بریان نافع ہوگا اور اگر درد سودائے نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ سفید پھٹکری اور زاج کو خوب تند سرکہ میں پیس کر تکمید کریں اور زرم زرم شاخہائے شبت یعنی سویہ کو پیس کر اس کی تکمید بھی کرنی چاہیے اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کا علاج وہی ہے جو باب ورم معدہ میں مذکور ہوگا پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جائے سردست ارخائے ورم بذریعہ مالش چربیوں کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے تیار ہوں کردینا چاہیے جو درد معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قے کرنے رطوبت ترش کے نہیں ٹھہرتا ہے ایسے وقت تقویت معدہ کی بذریعہ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے کرنی چاہیے غذا میں اس کے طبخ شدہ چیزیں جو معدہ گرم میں متدخن ہو جاتی ہیں جیسے بیضہ بریان اور شہد علاج اس شخص کا جس کے معدہ میں درد بھوک کے وقت پیدا ہوتا ہے اور کھانا کھاتے ہی دور ہو جاتا ہے یہ ہے کہ استفراغ مادہ صفرا کا کریں اور حرارت معدہ کی بجھائیں اگر خلط صفراوی کی حرارت معدہ میں ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اسی کا استفراغ کریں اور دونوں خلط یعنی صفرا ہو یا سودا اس کا امالہ خلاف جہت معدہ کی طرف کریں تا کہ معدہ پر ریزش نہ کریں اور طریقہ امالہ کا وہی ہے جو قانون عام میں اوپر گزر چکا ہے اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے

اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا میں تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی غذا مختلف اوقات میں دی جائے اور یہ دونوں قسم کے مریض گو کہ لائق غذائے کثیر دینے کے ہوں پھر بھی ان کو غذائے قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شے جب پلائی جائے اسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کر کے پئیں اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے دورہ درد کے زمانہ تک ٹالتے رہیں جب وقت درد کا گزر جائے اس وقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے جو درد بعد غذا کے اٹھتا ہے اور بدون قے کرنے کے نہیں ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اس کی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کریں اور سبب اس درد کا باب قے میں مذکور ہوگا وہاں ملاحظہ کرکے دریافت کریں اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہو جائے اسی کا استفراغ تقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کریں اس کے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جائے ایسے درد کے واسطے کندر اور مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہم وزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اس طرح کہ ان اجزا کو خوب طرح کوٹ کر چبا جائیں اور شہد آملہ میں یعنی شیرہ آملہ پختہ سے معجون تیار کریں اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک اسے تناول کریں۔

کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدبیرات جو باب قے میں بیان ہوئے ہیں وہ بھی منجملہ مفید اشیاء کے بالخاصیت اوجاع معدہ میں برطبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہے اور بہت ایسے آدمی جن کے معدہ میں لذع صفراوی ہو انہیں اشیاء باردہ مثل جغرات وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہیں۔

ضعف معدہ جب اچھی طرح سے معدہ ہضم طعام نہ کر سکے یعنی غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ میں پہنچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اس سے کرب شدید

لاحق ہو حالانکہ خاص اس غذا میں کسی قسم کی ایسی بات نہ ہو جو کرب پیدا کرنے والی ہو اور جن اسباب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے ان سے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہیں کبھی ہمراہ اسی حالت یعنی ضعف معدہ کے خلل اشتہائے معدہ اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہے مگر یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم میں کمی ہوتی ہے اور ایسی اشتہا کچھ قوت معدہ پر دلیل نہیں ہو سکتی جب سبب ضعف معدہ میں قوت ہو جائے اس وقت قراقر اور ڈکار بدلی ہوئی معمولی ڈکار سے اور متلی پیدا ہوگی خصوصاً بعد غذا کے حتی کہ جب کھانا کھائے گا اس کا یہی قصد ہوگا کہ ہرگز حرکت نہ کے خواہ براہ قے اس طعام کو گرا دے اور ایک لذع اور درد درمیان دونوں شانوں کے پیدا ہوتا ہے پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہوگی اور بآسانی خروج براز نہ ہو سکے گا یا اینکہ طعام کا ٹھہرنا اور ورنگ کرنا نہ ہو گا اور بہت جلد امعا میں پہنچ کر روانی شکم پیدا ہوگی اور یہ مریض ساقط النبض ہوگا اور بہت جلد اس پر غشی طاری ہوتی ہوگی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اس کو غش آجائے گا پھر جب غذا اس کے سامنے لے جاؤ نفرت کرے گا اور رغبت کرے گا تو تھوڑی سی غذا تناول کرے گا اور اندک سبب سے اس کو تپ عارض ہوتی ہے اور اعراض مالیخولیائے مراقی کے اس میں ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہو سکتا ہے اور یہ ضعف معدہ کبھی اجزائے بالا سے معدہ میں ہوتا ہے اور کبھی اجزائے زیریں معدہ میں ہوتا ہے اور بیشتر دونوں جگہ میں ہوتا ہے اگر اجزاء فوقانی میں ہو اس وقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہے اور جب تک وہ غذا اوپر کی طرف معدہ کے رہتی ہے اس وقت تک ایذا برابر رہتی ہے اور اگر اجزائے زیریں معدہ میں ضعف ہوتا ہے ایذا بعد ٹھہر جانے طعام کے قعر معدہ میں پیدا ہوتی ہے اور اس کا اثر براز میں بعض خرابیوں سے ظاہر ہوتا ہے اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہیں جو معدہ میں پیدا

ہوتے ہیں جو مذکور ہو چکے تخمہ جو پے در پے ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے اور کبھی کثرت استعمال قے سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہے ارباب تجربہ ضعف معدہ کے علاج میں فقط تجفیف اور خشکی پیدا کرنے پر اقتصار کرتے ہیں چنانچہ ہم نے اوپر بیان بھی کر دیا ہے جہاں مزاج بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے اور حق یہ ہے کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ پہلے اس سوء مزاج کو معلوم کریں جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہے اس کی ضد مقابل سے اسی سوء مزاج کے ضعف معدہ کا علاج کریں۔

کبھی ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہے اب ایسی صورت میں اگر اقتصار اسی علاج پر کریں گے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہوگا کیسی شفا اور کیسی صحت بلکہ بیشتر ادویہ باردہ کے استعمال سے خواہ جغرات گاؤ کے استعمال سے شفا ہوتی ہے کہ اس کو برف سے ٹھنڈا کر لیا ہو اور استعمال فواکہ باردہ سے کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہے اور پیاس اس پر غالب ہوتی ہے اس وقت خلاف رائے متطبب یعنی طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہو کر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور اسی وقت آرام ہو جاتا ہے اور بیشتر خلط موذی بسبب کثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہو جاتی ہے اس طرح پر کہ اگر اس معدہ کی شے موذی خلط ہوتی ہے بذریعہ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے کے خارج ہو جاتی ہے اور مریض کو اس ایذا اور مرض سے خلاص اور رستگاری ہوتی ہے اسہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہو جاتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چاروں قوتیں ہیں جن سے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہیں یعنی ماسکہ جاذبہ ہاضمہ واقعہ مگر آدمی ایسے خوگر ہو گئے ہیں کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہیں اور معدہ کی ہر ایک قوت

ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہو جاتی ہے مگر قوت جاذبہ میں اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویہ حارہ یابسہ سے کی جائے ہاں مگر جس وقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی اور مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو قوت ماسکہ کا ضعف ادویہ یابسہ مائل برودت سے اکثر روکا جاتا ہے اور قوت دافعہ کا ادویہ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویہ حارہ مائل برطوبت سے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہے جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ نہ اس وقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جائے اور نہ اورام ہوں اور نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو عمدہ ہیں ان سے نفع پیدا ہو اس وقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہو گیا اور ڈھیلا پن اس میں آ گیا آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہے یا اس طرح سے ہوتی ہے کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسی طرح معدہ غذا پر شامل نہ ہو یا کسی قدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہو کر تھراتا ہو غذا اشر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا کے معدہ میں خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات میں سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آ گہی ہوتی ہے اور بہت اچھی طرح احساس بین ہوتا ہے جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آ گہی ہوتی ہے مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آ گہی نہیں ہوتی ہے اور بہت اچھی طرح احساس بین ہوتا ہے جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آ گہی ہوتی ہے مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آ گہی نہیں ہوتی مگر اس پر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہے اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اترنے کی طرف جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ میں افراط ہو اچھی طرح اس کی موجودگی دریافت ہوتی ہے جس طرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی

محسوس ہوتا ہے۔

قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نہ کر سکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہے یا نہایت کد او رتعب سے جذب کرے جس طرح ابتدائے مرض استرخاء معدہ میں ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے یا اینکہ جذب اس کا متشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو متشنج ہے اور رعشہ میں ہے قوت متغیرہ یعنی غاذیہ میں ضعف ہونے سے استسقائے لحمی پیدا ہوتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب معدہ اس قدر ضعیف ہو جائے کہ غذا کی صورت وغیرہ میں تغیر دینے پر کسی طرح قادر نہ ہو اور یہ کیفیت معدہ کی سوائے اس کے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہ ہو اس وقت اس مرض کا انجام زلق امعا کی طرف ہوتا ہے مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جس کے تدارک پر ارباب تجربہ باوجودیکہ ان کو قیاسی دلائل سے واقعی سبب پر آگہی نہیں ہوتی متوجہ ہوتے ہیں یعنی رطوبت اور برودت کو سبب قرار دے کر اجزاء حارہ یابسہ سے علاج کرتے ہیں اسی وجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہو جاتا ہے واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورہ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کریں تو خوب گرم کر لیں اس لئے کہ نیم گرم سے فم معدہ ڈھیلا ہو جائے گا کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فاریق ایک اوقیہ دونوں کو ملا کر استعمال کریں اور اگر معدہ میں ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسی طرح ٹھہرا نہ سکے اس وقت ان دونوں میں صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال پلانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارہ انگور خام ایک مثقال اور سب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے۔

جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض معدہ ایسے کہ جن میں حرارت شدید اور یبوست نہ ہو وہ سب امراض معجون سفرجلی کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہیں عصارہ سفرجل دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اس قدر

علامات تخمہ اور بطلان ہضم کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر ورم اور ضیق نفس اور سر گرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی میں سستی اور رنگت میں زردی پیٹ میں نفخ اور امعا اور شراسیف میں بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جو بحد افراط ہو یا بالکل قبض ہو۔

علاج تخمہ کا واجب ہے کہ قے کی طرف سے اوپر کی غذا نکالی جائے اور اسہال کے ذریعہ سے تلئین طبیعت کی جائے اور فاقہ جہاں تک تحمل ہو سکے اور ترک غذا پر طاقت متقی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کر دے تھوڑی سی غذا دی جائے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جس طرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہ ہو کہ اس کی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہ ہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازاں رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جائے کہ مقدار غذا کی کس قدر بخوبی ہضم ہو جائے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باجودت ہضم میں مذکور ہوئے ہیں انہیں پیش نظر رکھنا چاہیے کبھی تخمہ کی پیدائش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اس لئے کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم پر معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہیں پاتا اور بیداری میں ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا انہضام نہیں ہونے پاتا کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہے کہ بروقت اشتہاء صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ میں ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہے کہ اس کی برداشت بہت دشوار ہوتی ہے ایسے لوگوں کو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی ان میں نہ ہو وہی علاج مفید ہوتا ہے جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیرا سے ان کا یہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہیں کہ جو کچھ کھایا فوراً نکل پڑا یعنی قے ہو گئی اور غذا معدہ میں نہیں ٹھہرتی۔

بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان

کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے پیدا ہوتی ہے یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اس سے پیدا ہوتی ہے اس وقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کی طرف ہوتی ہے جو سرد تر ہوں اور گرم خشک کی طرف ملان خاطر نہیں ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہے جو طعام کی قسم سے ہے جو بطلان شہوت مادہ حار سے ہوتا ہے اس میں ایسی خواہشوں کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اشتہا کا بطلان زیادہ تر ہوتا ہے سردی کو اشتہائے طعام سے زیادہ مناسبت ہے اسی وجہ سے ہواؤں میں اوتر ہری (مراد باد شمالی) ہواو فصول میں جاڑوں کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہیں اور جوص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اس کی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہے سبب عقلی اس کا یہ ہے کہ حرارت سے ارخا اور ڈھیلا پن معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور مواد کا سیلان ہوکر موضع مواد کو بھر دیتا ہے اور برودت اس کی ضد پر ہے کہ معدہ میں قبض اور مواد میں سمٹاؤ پیدا ہوتا ہے علاوہ بر ان کبھی سوءمزاج بارد بافراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہے اور یہ اس وقت مضر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہو جائے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوءمزاج مفرط کے پیدا ہو جاتا ہے اس لئے کہ استحکام ہر ایک سوءمزاج کا جملہ قوتوں کو ضعیف کر دیتا ہے حمیات میں سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہے اولاتو سوءمزاج مضعف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کا غلبہ اور امتلا اخلاط ہائجہ کا جو نہایت ردی اور خراب ہیں نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات وبائیہ میں ہوتا ہے اور جس وقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہائے طعام میں بھی شدت ہوگی کہ بدل ما تحلل کی ضرورت ہے اورام معدہ اور اورام جگر میں بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہے اگر اشتہا ناقہین کی زیادہ نہ ہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہو جائے نکس مرض پر دلیل ہوگی ہاں مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہ ہوگا اس بارہ میں یعنی سقوط اشتہائے ناقہین میں بخوبی تامل کرنا

چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہے کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہے جو بمقدار کثیر معدہ میں موجود ہو لہذا اغذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہے سوائے اس غذا کے جس میں حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور متلی ہوتی ہے اور جب تک ڈکار خوب کھل کر نہ آئے چین نہیں ملتا کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہے اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلائے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہے اور کمی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور خلط ردی کے اصلاح کی طرف جس طرح حمیات میں یہ سب امور فراہم ہوتے ہیں اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کر لیتا ہے اس لئے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہیں کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہیں کرتے طبیعت اعضا کا جذب نہ کرنا اس وجہ سے ہے کہ اس کو انہیں مواد کے دفع کی طرف توجہ ہو رہا ہے جو ان میں پڑ ہیں اور اسی فرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کر رہے ہیں جس طرح کہ ریچھ اور ساہی اور اکثر حیوانات فصل زمستان میں مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کر سکتے ہیں اس لئے کہ اس فصل میں ان کے بدن میں فضول خام کی کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے طبیعت اصلاح اور انضاج میں انہیں فضول کے متوجہ ہوتی ہے اور بدل ما تحلل کے استعمال کی اسے حاجت نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ غذا کی حاجت بغرض بدل ما تحلل کے ہوتی ہے پھر جب بدن میں بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہ ہو یا جس قدر تحلل ہو اس کا بدلہ خود اسی بدن میں اچھا یا برا موجود ہو اس وقت غذائے بیرونی کی حاجت بدن کو نہ ہوگی کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگیں گوشت اور عضل اور تمام بدن میں موجود ہیں ان کو ایسا ضعف عارض ہوتا ہے کہ امتصاص اور چوسنا رطوبات کا ان رگوں سے نہیں ہوتا اور جب رگوں نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طلب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی لہذا معدہ بھی غذائے جدید کو طلب نہ کرے گا

جیسا کہ اکثر بدل ماتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے اس لئے کہ جب بدن میں تحلل نہ ہو پھر حاجت بدل ماتحلل کی بھی نہ ہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا اثر فم معدہ تک بھی نہ پہنچے گا کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہے لہذا قوت شہیہ معدہ کو نہیں ہلاتی ہے اور نہ جنبش دیتی ہے اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہے اور جس وقت سطح معدہ پر کوئی شۓ غریب اجنبی باقی رہ جائے اگر چہ یہ شۓ مقدار میں کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادہ متحرکہ سے مثل مستغنی کے ہوگا یعنی جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہے اس کے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اس کے دفع کا ویسا نہ ہوگا جس طرح کہ شۓ اجنبی کی غیر موجودگی میں ہوتا کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حساسہ فم معدہ کے ہوتا ہے اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگر چہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہیں مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل ہوگئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اس پر نہیں ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہے جو معدہ میں ہے اور کبھی بمشارکت دماغ کے ہوتا ہے اور کبھی بشرکت عصب ششم کے فقط ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہو جاتی ہے بلکہ کبھی سقوط اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ وقوت جاذبہ کے تمام بدن سے ہوتا ہے جس طرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہائے مذکورہ پیدا ہو کر مورث اور موجب سقوط اشتہا کے ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہے اور اس کا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہاں تک پہنچتا ہے کہ اس کے سامنے مختلف غذائیں رکھی جاتی ہیں ان میں سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہے اور جب اسی غذا کو سب غذاؤں سے پہلے اس کو کھلانا چاہیں اس وقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہے یہاں تک بھی خبر ہے کہ کسی قدر جھوٹی خواہش تو باقی ہے اس سے بدتر تو یہ ہے کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نہ کرے بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر

بعد استفراغ مذکور کے نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک سوءمزاج سے جو بافراط ہو بطلان اس کا ہو جاتا ہے بھی سقوط اشتہا بسبب ویدان یعنی کیڑوں کے پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت دیدان امعا کو ایذا دیں اور راعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہنچے۔

اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر بلا مشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہیں کبھی سبب سقوط اشتہا کا سودائے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اسی وقت معدہ کو محتاج بطرف قے کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہے نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنی وہ خلط بسبب ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا برطرف کر کے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے کبھی بطلان اشتہا بسبب حمل اور بند ہو جانے حیض کے ابتدائے زمانہ میں ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہے اس واسطے اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور افراط برودت سے تخدیر اور رسن ہو جانا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلل کا نہ ہونا عارض ہوتا ہے اس وجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہے اسی طرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی بہمین سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے اسی طرح جو شخص خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اس کو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہے اور اس میں ضعف بسبب بدحالی اور خرابی نوم کے پیدا ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا بسبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہے جس کے بعد ضعف قوتہائے بدنی کا عارہوتا ہے جس طرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ ان کے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہیں مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف قوی سے ہوتا ہے اور ایسا سقوط اشتہا میں بذریعہ نعش یعنی فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہو جاتا ہے ریاضت بے حد بھی

شہوت طعام کو ضطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا پیدا کرتا ہے رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہیں کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہے مگر جب آدمی کچھ کھانا شروع کرتا ہے دفعتہً اشتہا میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اور اچھی طرح بھوک کھل جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہے یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ میں جو مبطل اشتہا ہے موجود ہے تناول غذا سے اس میں تغیر پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا کو تھوڑی سی کیوں نہ ہو معدہ میں پہنچے اس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی اس کی برودت نے ٹھہرا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہے کہ اکثر نہار منہ آب سرد پینے سے ہیجان اشتہائے طعام کا ہوتا ہے اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اس کی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی آب سرد میں بھگو کر پہلے اس کو کھلائی جائے کہ اس تدبیر سے اس کی اشتہا کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح جس وقت کسی شراب کے پینے سے خمار پیدا ہو اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ہائج کے بدن میں مورث خمار ہوئی ہو اس وقت شوربا ہائے مختلف پینے سے خواہش میں ہیجان ہوتا ہے اسی طرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کی جائے خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اس کے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہائے طعام پیدا ہوگی سقوط اشتہا امراض مزمنہ میں دلیل خرابی اور زبوں حالی کی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہیں اگر قلیل اور ضعیف ہوں۔

علامات جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہوان کی شناخت اوپر مذکور ہو چکی جو قسم سقوط اشتہا کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل میں بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی تدبیر مبرد مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے بس وہی اس کی علامت ہے

اور دوسری علامت یہ ہے کہ براز میں کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسی قدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اس کی علامت ضعف معدہ کے باب میں ہم نے بیان کر دی اور انہیں علامات میں سے استفراغات کثیرہ بھی ہیں علامت اس بطلان اشتہا کی جس کا سبب حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہے کہ آیا ہوائے سرد میں پہلے سے تھا یا آنکہ ہوائے گرم میں علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی درد ہے اور وہی اس کی شناخت ہے جو باب قروح معدہ میں مذکور ہو چکی ایضاً کسی شے کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرا طعام کا معدہ میں اور لذع پیدا ہونا بسبب اس قرحہ کے جو کسی خلط حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو علامت اس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے موجودگی زمانہ حمل کی علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو متلی کا ہونا اور سانس کی اولٹ پلٹ اور منہ میں بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا خراب اور ردی ہونا علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سودا کے طحال سے اور اس کے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہو یہ ہے کہ یہ آدمی جس وقت ترش اشیاء تناول کرے اور یہ اشیاء حامضہ اس کے معدہ کو جنبان کریں اور مادہ موجودہ کو دور کریں اس وقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش اثر ایسا کرتی ہیں جو فعل سبب منقطع کا ہے اگر خود وہ سبب منقطع نہ ہو جائے۔

مترجم کہتا ہے اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اسی وقت ہو گا جب امور عامہ طبعیات کو دیکھیں۔

متن اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سودا پر طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہے اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور یہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اس مادہ سوداوی کے ہوتا ہے جس کا انصباب طحال سے واجب ہے علامت

اور بعد ازاں جب اسے غذا دینے لگیں تھوڑی تھوڑی دیتے ہیں تا اینکہ اس کی قوت اشتہا میں ترقی پیدا ہوا اور تخمہ اور بدہضمی اس کی دور ہونے لگے اور اس کے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذائے خراب شدہ وغیرہ سے اس قدر ملحوظ رہے تا کہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اس کو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرط کو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جب اسے مدت تک خواب سے روکیں پھر جب اسے یکبارگی نیند آئے گی نہایت گہری نیند اس پر طاری ہوگی منجملہ ان چیزوں کے جو ایسے بیماران اشتہا کو شفا دیتا ہے اور نافع ہوتا ہے جن کی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جس میں لزوجت ہو ان کی بھوک میں کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شور مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہے اور یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں۔

واجب ہے کہ زعفران اس کے کھلانے میں کسی وقت داخل نہ ہونے پائے نمک طعام جو متعارف ہے اور اسی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہے نہایت عمدہ شے ہے جس سے اشتہا بڑھے منجملہ مشہتیات کی کبر ہے جو خوشبو کی گئی ہو اور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ اور جملہ مخللات بھی اسی قسم میں داخل ہیں اور سرکہ جو انہیں مخللات سے بنائے جائیں اور مری بھی یہی اثر رکھتی ہے پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ اور جملہ مخللات بھی اسی قسم میں داخل ہیں اور سرکہ جو انہیں مخللات سے بنائے جائیں اور مری بھی یہی اثر رکھتی ہے پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ صحناء بھی قوت اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہے اور اس صفت سے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کر دیتی ہے منجملہ ان دواؤں کے جو اشتہا میں افاقہ پیدا کرتی ہیں وہ دوا ہے جو عصارہ سفرجل اور فلفل سفید اور شہد اور زنجبیل سے ترکیب مذکورہ بالا تیار ہوتی ہے منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا میں افاقہ ہوتا ہے اور شخص کے جس کو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہو یا تپ کی وجہ سے دوائے سفرجلی بھی ہو جو اس تفاح سے بنائی

جائے جس کا ذکر قرابادین میں ہوگا منجملہ ان دواؤں کے جو اشتہا بڑھائے اور معدہ کی الٹ پلٹ کو روکے اس شخص کی جس کا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہے جو اس طریقہ سے بنایا جائے انار ترش مسلم معہ پوست کے خوب اچھی طرح کوٹیں اور پھر اس کو نچوڑیں جو پانی برآمد ہو اس میں سے ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل میں لائیں مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منہ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو بیشتر اس کی اصلاح سرد پانی پینے سے ہو جاتی ہے مگر اتنا پانی سرد نہ ہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کر دے اور اسی مرض کو استعمال ربوب حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہے مجربات سے اس وقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہے خصوصاً اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرہ جو ب باردہ جیسے شیرہ تخم کا ہو یا خرفہ کے ہمراہ ربوب مبردہ کے استعمال کریں اور ضمادہائے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہے پھر اگر مادہ حار موجود ہو پہلے اس کا استفراغ کرنا لازم ہے۔

ایسے ہی لوگوں میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بسبب حمیات کے نقیہ ہو گئے ہوں اور کسی قدر بقیہ حدت حرارت کا ان میں ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگوں کے علاج بعینہ یہی علاج ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ ان کو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ یہ دوا ان کو پلائی جائے ورد دو دس درہم سماق دو درہم الا ئچی ایک درہم قرص بنا لیں اور دو درہم ھلائیں کہ مشہی بھی ہے اور قاطع تشنگی بھی ان کی اشتہا جو کے ستو کو پانی اور سرکہ میں گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہے اور انگلیاں حلق میں ڈال کر قے کرانے سے بھی ان کی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہو اس کو طبیخ افادیہ نافع ہے اسی طرح شراب کہنہ اور فلافلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہے ایضاً لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہے ایسے مرض میں اور فودنجی بھی بہت موافق ہے ان لوگوں کو اور جمیع جوارشات حارہ

اور اسی طرح اترج مربی اور شقاقل مربی اور زنجبیل مربی اور ہلیلہ مربی تکمید بھی خصوصاً باجرہ سے کہ نمک کی سینک سے یہ زیادہ مناسب ہے جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اس میں لزوجت بھی ہے اس کو قے کرانی مفید ہے اس طرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جائے اس کے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائیں اسی طریقہ سے جو باب علاج کلی میں ہم بیان کر چکے سکنجبین بزوری جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہے کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری میں ایک من شہد پڑتا ہے فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین ملعقہ استعمال کریں ایضاً زیتول الماء ہمراہ انیسون کے اور کبر سرکہ میں بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے کبھی غسل کرنا آب ہائے گرم سے جو معدنی ہوں اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہیں اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہم نے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہے کرنا چاہیے جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اس کا استفراغ بعد پوری تشخیص کے ہلیلجات اور سکنجبین اور سقمونیا سے کیا جائے گا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا سے اس لئے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اس کا استعمال روا نہیں ہے اور قے اس قدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکل جائیں اور طبیخ افسنتین بھی بدرجہا نافع ہے جو سقوط اشتہا شرکت سے اس پٹھ کی ہو حس کو معدہ میں پہنچاتا ہے یعنی قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ اسی پٹھ کے پیدا ہوتی ہے خواہ جو قسم سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض میں واجب یہ ہے کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کی جائے اور دماغ ہی کی تقویت بخوبی کی جائے جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہو اس کے علاج میں واجب ہے کہ تحلیل مسامات بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کریں مگر ریاضت بدرجہ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے کی تدبیر اچھی طرح کی جائے اور پھر مفتحات کے ذریعہ سے

علاج کریں جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہے کہ اولا استفراغ سودا کا کر کے بعد ازاں نمکین چیزیں اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کریں تا کہ جس قدر خلط سوداوی باقی رہ ہے اب ان کے استعمال سے بالکل دور ہو جائے بعد ازاں ایسی غذا جس کا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیے جو سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اس کا علاج وہی ہے جو مرض لحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہیں درمیان معدہ اور طحال کے ہیں ان کی تفتیح ان ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہیں جیسے افتیمون اور پوست بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسی طرح کبر جو سرکہ میں پرورہ ہو۔

حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہو جائے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے میں میانہ روی اور شراب ریحانی جو کہنہ ہوا سے پینا جس میں تقویت معدہ کی قوت دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جن میں حرارت اور تقطیع ہو ان کو اختیار کرنا بس انہیں امور سے حوامل کی اشتہا بڑھ جاتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہو اس کے علاج میں واجب ہے کہ جو سوءمزاج مسقط اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیوں نہ ہو مبادرت اور جلدی اسی کے اصلاح میں کرنی چاہیے اور اس سوءمزاج کو بطرف اس کے ضد اور مخالفت کے پھیر لانا چاہیے اسی طرح اگر یہ ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو مسحوج کا سقوط اشتہا بسبب موت قوت جاذبہ کے ہوتا ہے پھر اس کی تدبیر کارگر نہیں ہوتی جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہوا یسے لوگوں کو قے کرانی انگلیاں ڈال کر حلق میں زیادہ مفید ہے اس لئے کہ اگر چہ قے انہیں نہ بھی آئے گی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت شہوانیہ کا پیدا ہو گا اور ان کو معلوم ہو گا اور بیشتر ایسے لوگ محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربت ہائے مناسب معدہ کے ہمراہ ہوتے ہیں مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب آلاس جیسا موافق اور مناسب ہو جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس

معدہ کے ہو واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جائے اور اسی سبب کا قطع کریں جس نے آفت افعال دماغی میں پیدا کی ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے منقی نبرمی اور رفق دوائے جید ہے اور عجیب النفع ہے اس کے لئے جس کی اشتہا شیریں اور چرب اشیاء کے جاتی رہی ہو اور وفقط اس کی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور عود اور رسک اور قصب الزریرہ اور گلنار مفید ہوتی ہے اور آب نفر جل اگر شراب ریحانی ملا کر معدہ پر ضماد کریں بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا نہ ہوا ہو یہ بھی مفید ہے منجملہ ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہے اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملا کر نہار منہ استعمال کریں جو معجون کہ ابن عباد کی طرف منسوب ہے اور قرابا دین میں اس کا نسخہ مندرج ہے وہ بھی نافع ہے لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مٹر کو پیس کر اگر ایک مثقال ہمراہ آب انار میخوش کے تناول کریں مہیج اشتہائے معدہ کا ہوتا ہے جس وقت سقوط اشتہا درجہ غشی تک پہنچے اس کا علاج یہی ہے کہ مشمومات لذیذہ غذاؤں کے اقسام سے مریض کو سونگھائیں جیسے گوشت بچہ گاؤ یا بچہ گوسپند کا گوشت جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونوں گوشت بھنے ہوئے اور مرغ بھنے ہوئے اور اسی طرح کی اور غذائیں اور سونے سے بالکل منع کرنا چاہیے جب ایسے بیماروں کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب میں بھگو کر کھلائی جائے اور احیائے سریعۃ الغذا یعنی زود ہضم کا استعمال کیا جائے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصاً روغن زرد و مسقط اشتہا ہے اور اشتہا کو ضعیف کر دیتے ہیں اس لئے کہ معدہ میں ڈھیلا پن پیدا کرتے ہیں اور رگوں کے منہ کو بند کر دیتے ہیں مگر ان جملہ اقسام میں موافق تر واسطے معدہ کے وہ روغن ہے جس میں کسی قدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ۔

فساد شہوت جس وقت معدہ میں کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اس خلط کے جس کا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جائے اس وقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی

ہوگی اور جو شے کہ مضاد خلط مخالف معتاد کی ہے وہی خلط معتاد کے بھی مخالف ہے مگر ضد خلط عادی کی وہ نہ ہوگی اس لئے کہ منافی دو چیزیں وہی ہیں جو درجہ غایت خلاف پر مضادت رکھیں اور اسی طرح اطراف وہی ہیں جو متنافی ہوں۔

مترجم کہتا ہے جن دو جودی چیزوں میں موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو یہ اختلاف درجہ غایت پر ہوتا ہے جیسے خوب سفید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہیں اور شاید مراد شیخ کی اس مقام پر اطراف سے یہی ہے اور اگر اس طرح کا اختلاف شدید نہ ہو جیسے سفید کپڑا جو میلا ہو اور آبی رنگ کا کپڑا یا سرخ اور سفید کہ ان دونوں میں اختلاف ایسا نہیں ہے کہ ہر ایک درجہ انتہائے مخالفت پر ہو ایسی دو چیزوں کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہیں اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہیں ہوتے فرض کرو کہ معدہ میں کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور مزاج اصلی اس کا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہیں ہے اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے اس خلط ردی کے جس کو بارد رطب فرض کیا ہے خواہشمند حار یابس اشیاء کے ہوگی اس لئے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہے اور جو چیز حار یابس ہوگی اگر چہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہے مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہے اس کے بھی مخالف ہے اور یہی معنی کلام شیخ کے ہیں کہ جو شے ضد مخالف معتاد کی ہے وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہے پس اسی قدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہے۔

متن یہی سبب ہے یعنی چونکہ معدہ میں خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہے جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ کھانے پر راغب ہوتے ہیں اس لئے کہ ان اشیاء میں کیفیت ناشفہ رطوبات موجود ہے خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیاء میں ہوتی ہے جو مضاد ہے کیفیت سے اس خراب خلط کے جو ان کے معدہ میں موجود ہے حالانکہ یہ سب اشیاء غذائے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہیں کبھی حاملہ عورتوں کو بسبب

حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسد زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی اشتہا باطل ہو جائے چنانچہ ٹھیکریاں وغیرہ کھانے کو ان کا جی بہت چاہتا ہے اور سبب اس کا وہی ہے جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد شہوت ان عورتوں کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر میں پیدا ہوتا ہے اور اس وقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہے کہ خون حیض ان کا واسطے غذا وہی بچہ کے جمع ہوتا ہے اس لئے کہ اگر ایام حمل میں خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہے پھر چونکہ اوائل زمانہ انعقاد نطفہ میں جنین کو غذائے کثیر کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ اس کا جثہ کم ہے لہذا جس قدر خون حیض فراہم ہوتا ہے اس میں سے ایک مقدار معتد بہ بچ رہتی ہے اور وہی مقدار فاسد ہو جاتی ہے اور اسی کے فضول ردی رحم اور معدہ میں جمع ہوتے ہیں جس وقت بچہ کا جثہ بڑھا اور زیادہ غذا کی اس کو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہے لہذا ان بقیہ خون حیض اور اس کے فضول میں کمی ہوتی ہے اور پھر وہ اشتہائے خراب مٹی کھانے وغیرہ کے بھی برطرف ہو جاتی ہے اور اسی فساد اشتہائے حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہیں اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہے کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہو اور خراب اور فاسد وہ قسم ہے جس میں جاف اور یابس کی خواہش ہو جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی کبھی ایسی ہی اشتہائے فاسد مردوں کو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہے۔

علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط مورث فساد شہوت کی ہے پہلے اس کا استفراغ کریں بذریعہ ان دواؤں کے جن کا استعمال مناسب ہو مجرب تدبیر اس کی یہ ہے کہ مچھلی دریائے شور خواہ آب شور کی اور مولی سکنجبین میں بھگو کر دونوں کو پہلے کھا لیں اس کے بعد وہ پانی جس میں لوبیائے سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہو کر پی جائیں اور بیشتر اسی جوشاندہ میں وہ مٹی جو زعفران میں موجود ہوتی ہے بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہیں اور اسی تدبیر سے فی ماہ ایک مرتبہ قے کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اس کے معجون ہلیلہ ہمراہ جوز جندم کے استعمال کریں

کمون کرمانی اور اجوائن کو نہار منہ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہے یا اینکہ چھوٹی الائچی ایک درہم اور ہم وزن اس کے بڑی الائچی اور راسی کے برابر کبابہ اور سب کے ہم وزن شکر سفید ملا کر سفوف تیار کریں اور ہر روز تناول کریں۔

منجملہ ان ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملا کر مرکب ہوتی ہیں اور زیادہ نفع کرتی ہیں مثلاً ایک کانسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرمکی دو درہم سب دواؤں کو ریزہ ریزہ کر کے ارسٹھ تولہ پانی میں جوش دیں کہ نصف رہ جائے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کریں ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم سات درہم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ ہر واحد پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند میں بھگویا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے توے وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے نہار منہ سات روز برابر استعمال کریں مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج میں پہلے استفراغ اسی خلط کا کریں جن کے سبب سے یہ شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ استفراغ بذریعہ انہیں ادویہ مقیہ کے کریں جو ابھی معلوم ہو چکی ہیں اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اس کے طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوائے مقئی تجویز کریں مثلاً جو قے بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے ہوتی ہے یہ خفیف دوا ہے ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائے گا تربد اور حب برنج اور ملح نفطی سے استفراغ کرانا بھی نافع ہے خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازاں وہ ادویہ جن میں خبث الحدید پڑتا ہے کہ ان کا استعمال کیا جائے گا خواہ اور ادویہ جو قرابادین میں مندرج ہیں واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا تیار کریں کہ اس کو مریض چبا کر اس کا پھوک تھوڈالے۔

یہ بھی دوا ہے کہ دونوں الائچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سفید ہم وزن دونوں

کے نہار منہ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوز گند مصطگی الا پچی بڑی اجوائن زنجبیل شہد ملا کر تیار کریں اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کریں عمدہ تدبیر اس وقت یہ بھی ہے کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اس کے معدہ کے مزاج کی اصلاح کر کے بعد ازاں خالص اور عمدہ مٹی لیں اور پانی میں گھولیں اور اس میں ایسی ادویہ مقئیہ جن کا کوئی مزہ غالب نہ ہو داخل کریں اور پھر اس میں تھوڑا نمک جو گوارا ہو ملا کر دھوپ میں سوکھا لیں اور مٹی کھانے والا التزام کرے کہ اسی میں سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اس کا خیال رہے کہ اس مجموعہ میں جو ادویہ مقیہ داخل ہیں کسی دوائے مقئی کی مقدار شربت سے زیادہ استعمال میں نہ آنے پائے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضائقہ نہیں ہے اس دوا کے کھانے کے بعد جو اس نے کھایا ہے سب قے کی راہ سے گرا دے گا خصوصاً اگر قے لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب میں داخل ہو کہ اس سے اتنا زیادہ فائدہ ہے کہ مٹی کھانے سے اس کو بغض اور تنفر پیدا ہو گا بعض لوگوں نے کہا ہے نہایت نافع اشیائے مخلوقات آگہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منہ بچہ ہائے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے اسی طرح ہمراہ بادام تلخ کے اجوائن کا استعمال ایک قوم نے دعوی کیا ہے کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنی روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی جانے کی خواہش کو قطع کر دے گا سزاوار ہے کہ اس مرض کے علاج میں ہم تجربہ پر اعتماد کریں اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہوں کہ معاملہ حوامل کا نازک ہے مٹی کی جگہ ان کو جوز گندم کی خورش اور نمکین اور شور اشیاء کا چوسنا اگرچہ سنگریزہ ہی ہی بھی نافع ہوتا ہے چنے کا نشاستہ خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے یہ بھی مجرب ہے کہ بوزہ بکٹھا یعنی نبیذ عفص آٹھ اوقیہ کو پکائیں اور جب نصف رطل رہ جائے صاف کریں اور سات روز نہار اٹھ کر پیا کریں ایک

مثقال میں پستہ اور زبیب قشمش یعنی کشمش بھی نافع ہے بعض لوگوں پر تجربہ ہوا کہ شوربا جس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور افادیہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب اس میں داخل ہوں اس کے پینے سے یہ نقل صحیح ثابت ہوا ہے کہ بشدت نفع ہوتا ہے ہم نے اوپر بیان کیا ہے تدبیر اس شخص کی جس کی اشتہا ترش اور تیز چیزوں کی ہو اور شیریں اور چرب کو اس کی رغبت نہ ہو اور یہ بھی کہا ہے کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قے کرنا ہے۔

بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان اکثر گاہ وجوع کلبی کا ہیجان بعد استفراغات اور حمیات متطاولہ یعنی دیرپا کے جو محلل بدن ہوں ہوتا ہے۔

(۲) اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن میں عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ جب ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہے اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما تحلل کا شدت سے ہوتا ہے۔

(۳) کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہو کر مستدعی زیادتی بدل ما تحلل کی ہوتی ہے اس وقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہے اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات جب تحلیل بافراط ہوتی ہے گرسنگی بھی پیدا کرتا ہے۔

بھوک کی زیادتی یعنی جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور اطراف بدن کے ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت اگرچہ جس وقت خاص فم معدہ میں ہو زیادہ خواہش پانی اور تر چیزوں کی ہوگی جو مرطب ہوں مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کر کے رگوں کو محتاج بطرف چوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور پیہم کرتی ہے کہ اس کا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہنچتا ہے کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہو جاتا ہے اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ کے بدن میں لگنے سے پیدا ہوتی ہے جس ہوائے گرم کے پہنچنے سے تخلخل بدن میں پیدا ہو جائے اور تحلیل ی

اجابت یعنی قبول کرنے کی حالت زیادہ ہو اور اسی وجہ سے حاجت دائی بدل ما یتحلل کی پیدا ہو۔

(۴) کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا بس تنہا یہی امر باعث جوع کلبی کا ہوتا ہے جس وقت کہ اس بدن میں حرارت اندرونی منضجہ اور محللہ ہو اور خاص کر کے جب بیرونی حرارت خواہ معین ہو یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدن میں موجود ہو۔

(۵) کبھی شاذونادر بسبب نزلات سر کے بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔

(۶) اور کبھی بسبب دیدان یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کیڑے بہت جلد جلد کھانے کی چیزوں کو کھا لیتے ہیں اور ساری غذا انہیں کی خورش میں آ کر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکا چھوڑ دیتے ہیں اس وقت معدہ میں تقلص اور سمٹنا اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جیسے گرسنگی میں۔

(۷) کبھی بسبب کسی خلط ترش سوداوی ہو خواہ ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ یہ خلط فم معدہ میں دغدغہ پیدا کرتی ہے اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے پیدا ہوتی ہے وہی اس وقت بھی عارض ہوتی ہے کہ تقاضے غذائے جدید کا بنا رہتا ہے خصوصاً ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہے کہ خون میں تکاثف پیدا ہوتا ہے اور سمٹ جاتا ہے یعنی اس کی مقدار بوجہ تکاثف اور قلص کے گھٹ جاتی ہے لہذا منہ میں رگوں کے مثل خلا کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ جس کی خاصیت مص کرنے کی ہے یعنی خلا جذاب ہے ایضاً چونکہ خلط حامض بہ سبب اپنی تقطیع اور دباعت یعنی تصفیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہیں فم معدہ سے خارج کر دیتی ہے اس لئے کہ میل طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنے کے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع ضرور پیدا ہو گی ایضاً چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور یہ وہی کیفیت ہے جیسے

بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوت جاذبہ کی پیدا ہو کر گرسنگی پیدا کرتی ہے سردی میں جیسے برف زار وغیرہ کے مسافروں کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہے جائز ہے کہ ازیں قبیل ہو یعنی بسبب خلط حامض وغیرہ کے منجملہ اسباب محرکہ اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہے کہ بافراط تحلیل کرتی ہے اور رو رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو بطرف خارج کے جذب ہوتے ہیں انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہیں اور انبساط حرارت ہوتا ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہنچتی ہے اور سبات اور موت واقع ہوتی ہے۔

علامات جو قسم جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محللہ کے ہو ان کا پہلے موجود ہونا اس پر دلیل ہوگا اور اس کے ساتھ ہی یہ علامت بھی ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے کشادہ نہیں ہوتی یعنی وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اس وقت ہرگز نہیں ہوتی اس لئے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہے بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات پیدا ہو جاتی ہے اور جب تری غذا کی سب کھچ گئی تو ثقل غذا کا سوکھا اور مقدار قلیل رہ جائے گا اور جو ذریعہ یعنی رطوبت تغذیہ کا ہے اس کے نہ ہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہنچے گی لہذا عروق کا جذب اور امتصاص بنا رہے گا علامت اس جوع کلبی کی جو برودت سے عارض ہو پیاس میں کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج باردہ معدہ کے اور انہیں علامات میں سے ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا اور علامت اس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پیاس قوی ہو اور قے ترش نہ ہوا کرے اور طبیعت میں اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ اور علامت اس جوع کلبی کی جو ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہو چکے۔

علامت اس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہو وہی ہے جو

اوپر گزر چکی اور کتاب اول یعنی کلیات میں جو اسباب تحلل کے بتفصیل لکھے ہیں اور ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس وقت ہضم میں آفت نہ ہوگی اور منجملہ اسباب تحال کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہےاور بے خوابی وغیرہ کا موجود ہونا علامت اس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے پیدا ہو خواہ اینکہ خلط سوداے سے عارض ہو یہ ہے کہ پانی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آئے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہیں علامات نوازل کے جو سر سے اتر کے جوع کلبی پیدا کریں وہی ہیں جو باب امراض اس میں بیان ہو چکیں علامت دیدان کی وہی ہے جو اپنی جگہ مذکور ہو چکی اور آئندہ بھی دیدان کے باب میں ہم بیان کریں گے۔

علاج وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو اور فضلہ بلغمی سے اس کے علاج میں تنقیہ مشہور اور مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر جس میں عفوصت نہ ہو اور نہ ترشی کسی قدر ہو اور مریض کی خواہش اس کی طرف ہو چاہیے کہ نہار منہ اسے پلائیں کہ یہ علاج نہایت نافع ہے ہاں اگر اسہال بھی ہمراہ جوک کلبی بارد کے ہو اس وقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیےاس لئے کہ اگر شراب قابض پلائی جائے تو جوع کلبی میں زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی غذا ان کی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہ ہوا ہو یہ بھی افع ہے اور بکٹھا پن بھی اس میں نہ ہو جوزیات یعنی وہ غذا جو گوشت اور روٹی اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالح پختہ کی جائے بھی ان کو نافع ہے زردی بیضہ جو خوب بریان ہو جائے بعد طعام کے ان کو کھلانی چاہیےاور جملہ اشیائے ترش اور کل بکٹھی چیزوں سے ان کو بچانا واجب ہے اور جوارشات خوشبو جیسے جوزی اور جوارش نارمشک خصوصاً اگر اسہال بھی ہو اس کو مفید ہےسوکھی مالش جس کو دھورہ کہتے ہیں مشک اور لادن سے کرنی چاہیے جتۃ الخضر یعنی بن جس سے قہوہ بناتے ہیں نہار منہ ان کو پلانا بہت نافع ہے اور مجرب ہو چکا جو قسم جوع کلبی کی بسبب ضعف قوت

ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہے کہ ماسکہ میں ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی ہر ایک قوی سوءمزاج سے بھی قوت ماسکہ میں ضعف آ جاتا ہے اور جو شخص اس امر کا منکر ہے کہ اور کسی قسم کے سوءمزاج سے قوت ماسکہ ضعیف نہیں ہوتی اس کے قول کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اس کے کلام کو باطل کریں گے بلکہ واجب ہے کہ پہلے اس سوءمزاج کو خوب دریافت کریں جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہے اور بعد ازاں علاج بالضد کریں اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ رطوبت ضرور ہوتی ہے ایسے لوگوں کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہے پھر اگر طبیعت ان لوگوں کی زیادہ نرم ہو لازم ہے کہ اس کے حبس کی تدبیر کریں اس لئے کہ حبس کرنے میں طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہو جاتا ہے اور جس شخص کو یہ مرض بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اس کو ایسی غذا دینی چاہیے جو فم معدہ میں دیر تک ٹھہرے اور چرب غذائیں جو ردی الجواہر منون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اس کے واسطے تجویز کرنی مناسب ہوں گی اور ظاہر بدن کی ان کی تکثیف مسام کرنی چاہیے اور اسی طرح علاج اس شخص کا بھی ہے جس کو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو واجب ہے ایسے مریض جوع کلبی کے لئے مسخنات اور اشربہ تجویز نہ کئے جائیں بلکہ غذا ہائے باردہ ان کو کھلائی جائیں اور نطوران خارج بدن میں ایسے مستعمل ہوں جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بنا کر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ میں تر کیا ہوا اور سرد پانی سے نہانا بشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی نافع نہ ہو اور غذائے سرد وہی اچھی ہے جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور سرکہ میں پختہ کی ہوئی غذا اور چنے کی غذا جو حب القلقد سے مرکب ہوں۔

بے خمیر کے روٹی جو ثقیل ہوتی ہے وہ بھی کھلانی چاہیے اور جب ایسی تدبیروں سے کسی قدر نفخ پیدا ہو برابر کرنی چاہیے اور رفتہ رفتہ بتدریج اس کو ترک کر کے غذائے معتدل کی طرف آنا چاہیے مگر پھر بھی زمانہ استعمال میں ایسی خرب غذا کی جو مخرب

معدہ صحیحہ کی ہے اور بضرورت مرض اس کا استعمال جائز کیا گیا ہے اس کے ضرر آئندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے اسی طرح علاج اس شخص کا جو مرض جوع کلبی میں بسبب تحلحل بدن کے مبتلا ہو جس کو یہ مرض سبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہے کہ پہلے ان کیڑوں کے مارنے کی اور ان کے اخراج کی تدبیر ویسی کریں جس کو ہم باب دیدان میں لکھتے ہیں اور غذا ہائے سرد اور غلیظ سے ان کو غذا دیں اور روٹی پانی میں بھگو کر خواہ گلاب میں بھگو کر اس کو کھلائیں اور گوشت مرغ خواہ مچھلی کا جو بخوبی گل نہ جائے یعنی کسی قدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہ ہو وہ بھی کھلانی چاہیے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہے اگر جوع کلبی بسبب ترش بلغم کے ہو واجب ہے کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائیں جن میں صعتر اور رائی اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شہد اور لہسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور چرب اشیا اور چربی جیسے مرغ کی چربی وغیرہ اسے دینی چاہیے بعض چیزیں تو اس کو بغرض تسخین کے دی جاتی ہیں اور یہ ادویہ حارہ سے حاصل ہوگی جو مذکور ہو چکیں اور بعض اشیا اس کو بغرض تعدیل حموضت کے دی جاتی ہیں اور یہ تعدیل غذا ہائے چرب سے پیدا ہوتی ہے جو بیمار قوی ہو کہ اسہال کی برداشت کر سکے اس کو مسہل دینا بعد استعمال ادویہ ملطفہ کے جائز ہے اور مسہل اس کا ایارج سے کرنا چاہیے جس کی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہے اور بعد مسہل کے چرب غذاؤں کا استعمال کیا جائے صبیان یعنی لڑکے جس وقت اس کے معدہ کی تلطیف پیاز اور لہسن وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہے اور بعد مسہل کے چرب غذاؤں کا استعمال کیا جائے صبیان یعنی لڑکے جس وقت ان کے معدہ کی تلطیف پیاز اور لہسن وغیرہ سے کی جائے اور غذا ہائے ملطفہ بھی ان کو دے چکیں لازم ہے کہ پھر ہمیشہ آب گرم ان کو پلایا جائے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہے جو ان کے اخلاط کو معدہ سے دھو ڈالے گی اور ضرورت مسہل وغیرہ کی نہ ہوگی جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائمی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد

باسلیق کے دست چپ سے ہوتے ہیں اگر خون کی ان کے بدن میں کثرت ہو اس لئے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی ان کے بدن میں زیادہ ہوتا ہے اور طحال میں ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور جب بذریعہ فصد کے خون کم کیا جائے گا تو سودا کی بھی کمی ہوگی پس انصباب بھی کم کرے گا ان کے اخلاط کے استفراغ میں وہی قواعد ملحوظ رہیں جو قانون عام میں مذکور ہو چکے اور ترش اور قابض چیزوں کو قطعاً چھوڑ دیں بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگوں کو مفید ہوتی ہے کہ خاص مقام طحال پر کی جائے جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہے اس کا علاج انہیں قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکے اور غذاہائے لطیفہ اور ککڑی اور تربوز اور قرع یعنی کدو وغیرہ اور ہوائے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

جوع جس کا نام بولیموس ہے اور بنام جوع بقری مشہور ہے اور اس سے پہلے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے بس اشتہا بعد اس کے باطل ہو جاتی ہے اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہیں ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل ہو جاتی ہے بولیموس کے معنے یہ ہیں کہ سب اعضا گرسنہ رہیں اور غذا کے محتاج ہوں اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور مانع تناول غذا کا ہو بیشتر بولیموس میں نوبت غشی کی پہنچتی ہے اور رگیں خالی اور معدہ غذا کا روکنے والا ہوتا ہے اور کارہ یعنی بیزار ہوتا ہے کبھی اکثر مسافروں کو جو سردی کی ایذا پہنچتی ہے اور ان کے معدوں میں بوجہ برودت شدید کے تکثیف مسام عارض ہوتا ہے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے سبب اس کا سوءمزاج جو قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہے کبھی یہ مرض بسبب اخلاط کے جو غشی پیدا کرنے والے ہیں اور فم معدہ کو جلا دیتے ہیں اور لیف میں فم معدہ کے وہ مادہ ڈوبے ہوئے ہوں اور دفع کی طرف ان کی حرکت ہوتی ہے اور جذب ناگوار الغرض ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور علامات کی شناخت اسی طرح سے کرنی چاہیے جو مکرر بیان ہوئے اور قانون عام سے بھی اس کی شناخت ہوسکتی ہے۔

علاج بالکل اشتہا کے ساقط ہو جانے کا جو علاج ہے وہی اس مرض کا بھی ہے اور مختصر یہ ہے کہ طعامہائے مشہیہ جس کے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہے اور مقوی معدہ کے ہیں جیسے چوزہ ہائے بریان کباب کرکے سونگھانا اور فواکہ خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جن میں کسی قدر قبض بھی ہوتا کہ قوت کو جمع کرے پس تحلیل نہ ہو سکے اور روٹی سے خوشبو شراب میں ڈبو کر کھلائی جائے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جائے خصوصاً اگر اس میں کافور کی آمیزش ہو جائے مزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہ ہو شراب سوسن بھی اس مریض کو مفید ہے اگر سبب مرض حرارت نہ ہو ہاتھ پاؤں ان بیماروں کے باستواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہے اور نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائیں اور اگر اونگھنے لگیں چٹکیاں وغیرہ لے کر خواہ کوئی اور شے چبھو کر ان کو ایذا دی جائے کہ سونے نہ پائیں یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا وہی خواہ باریک باریک لکڑیاں جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکوں سے ان کو آہستہ آہستہ مارنے سے چوٹ کی ایذا پہنچائی جائے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آئے اور اس قدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کوفتہ ہو جائے اور یہ سب تدابیر اس وقت کرنی چاہئیں کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہ ہوا ور منجملہ ان چیزوں کے جو ان کو مفید ہے نان تنک لے کر میسوس خواہ اور تر چیزوں خوشبو میں اچھی طرح مل کر ان کے معدہ پر ضماد کریں خصوصاً غشی کی حالت میں اور انہیں خوشبو چیزوں سے بترکیب بالا تکمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم مورد سے بھی نفع ہوتا ہے کبھی ان کے معدہ پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہیں ان کا ضماد کریں بھی نافع ہوتا ہے دھونی نجورات عنبریہ کی بھی کبھی کی جاتی ہے مفاصل پر ان کے وہ ضماد جو گلاب اور آب آس اور میسوسن کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور رسک اور گل سرخ سے تیار ہو لگایا جاتا ہے اور ان کے گرم کرنے کی تدبیر ایسی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور تبرید

بدن کی اگر بسبب حرارت کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے اور اگر غشی ان پر طاری ہو جو تدبیریں ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہیں ان کو کرنا چاہیے اور سرد پانی فوراً ان کے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پاؤں کی سخت بندش اور قدم اور پاؤں کے تلوؤں میں کوئی شے چبھونا جس سے ان کی آگہی اور شعور میں ایذائے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانوں میں ان کے زور زور سے بآواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی کے جو اوپر پر اچھی طرح مذکور ہوئے کرنے چاہئیں اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی میں بھگو کر کھلائی جائے اور اگر ان کے معدہ میں خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جائے اور اگر ان کے معدہ میں خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جائے اور اگر برودت بافراط ہو تریاق اور سنجرینا اور حمرثا اور معجون اسطمخیقون اور جوارش بزور کھلائی جائے کہ یہی ادویہ نافع ہیں۔

جوع مغشیہ جس میں بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض جس وقت بھوکا ہوتا ہے بےتاب ہو جاتا ہے اور اگر ذرا سی دیر غذا دینے میں ہو فوراً اسے غش آ جاتا ہے اور قوت اس کی ساقط ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا حرارت قوی اور شدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہے۔

علاج اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہے اور تمام قواعد اس کے علاج کے ابھی اوپر کی فصل میں گزر چکے اور اوجاع معدہ کے باب میں بھی مذکور ہوئے اور خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ اس کے علاج تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جس کا بیان باب غشی میں بخوبی ہو چکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اس کو افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روٹی کسی شراب بارد میں گھول کر کھلائی جائے خواہ شراب فواکہ باردہ میں اور بعد ازاں وہی جملہ تدابیر جو باب بولیموس میں مذکور ہوئی ہیں عمل میں لائی جائیں اور تیسری قسم اس کے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی

کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زیادہ سونے سے ان کو روکنا چاہیے اور غذا دینے میں تاخیر نہ ہو اور جو غذا ان کو دی جائے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کر کے دی جائے اور جملہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ حار میں مذکور اور مناسب اسی مرض کے ہیں عمل میں لائے جائیں۔

عطش کا بیان کثرت پیاس کی اور اس کی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصاً فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲) اور کبھی یہ حرارت التہاب حمیات میں عارض ہوتی ہے اس قدر کہ بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہیں اور کسی طرح سیراب نہیں ہوتے تا ایکہ بہت جلد پانی پیتے پیتے مر جاتے ہیں۔

(۳) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کسی گرما گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے سے جس کی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مر جاتے ہیں۔

(۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے دریائے شور کے پانی سے اس قدر پیاس میں زیادتی ہوتی ہے کہ اس کی تلافی بعض اوقات ہرگز ہو نہیں سکتی۔

(۵) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جن کی تاثیر پیاس پیدا کرنے کی بسبب استغسال کے ہوتی ہے یا بنظر استسالہ کے استغسال کے یہ معنے ہیں کہ طبیعت بدنی اس غذا یا دوا کے دھوڈالنے کے خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ میں ہونے سے مقتضائے طبعی یہ ہوتا ہے کہ یہ دھو جائے خواہ قطع شوریت اس کا ہو جائے اور استسالہ کے معنے یہ ہیں کہ طبیعت اس کی رقیق ہونے کی خواہشمند اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس کے اجزائے لزج یعنی چسپندہ جدا جدا ہو جائیں اور پھیل

پیاس معلوم ہوتی ہے اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنی برودت دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہوگی اسی طرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دوائے حار اسے پلائی جائے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دوائے مشروب نے اپنا عمل کیا ہے اور جس کا معدہ بارد خواہ رطب ہو اس کو بعد دوائے حار پلانے بے پیاس جس وقت معلوم ہو یقین ہوگا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہو چکی کثرت کلام اور ریاضت خصوصاً گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہے گرم غذاؤں میں کھا کر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے لیکن اگر سرد غذا کھا کر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس میں سکون پیدا ہوتا ہے جس وقت امراض حارہ میں زیادہ پیاس کے ہمراہ بیہوشی شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہے۔

علامات جو پیاس سوء مزاج ہائے مذکورہ سے پیدا ہوتی ہے اس کی شناخت وہی ہے جو ابواب سابقہ میں اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ ابواب جامع ہیں ایسے بیانات کے جن میں غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونوں کا بیان ہوا ہے اور مادی میں تلخ مادہ اور دشوار اور بورقی اور شیریں کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہے جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اس پر کبھی تلیین طبیعت دلیل ہوتی ہے اور جو پیاس بسبب ذیابیطس کے ہو اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیتا جائے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہیں کہ پیشاب کا خطرہ ہو اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہوگی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور ہم نوبت ہوں یعنی جب پیاس لگے ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اس کے بعد پیاس بھی لگتی ہو علامت اس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہے علامت اس پیاس کی جو بمشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ

کے خواہ قلب کے ہوا ایسے لوگوں کو ہوائے بارد سے سکون ہوتا ہے اور بیداری اس کو نفع دیتی ہے اور نیند سے پیاس میں زیادتی ہوتی ہے اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے کلی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے میں زیادہ موثر ہوتی ہے اور اس کی بھڑک کو مٹا دیتی ہے بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہے اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر دو چند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہے اور اگر پیاس کو ٹالتے رہیں اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور جس طرح ابتدا میں پیاس ٹالنے سے نفع ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔

جس کو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنی وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضاء کے مفید ہوتی ہے اور آرام اور ترک کلام بھی مفید ہے اس کی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پانا اس کی علامت سے ہے جو پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ یبوست مزاج جگر سے ہو خواہ اس کے ورم گرم اور غیر حار ورم سے شناخت کی جاتی ہے علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی پد سے علاج پذیر ہوتا ہے ریہ کی پیاس یعنی ریہ کی شرکت سے جو پیاس ہو ہوائے سرد سے اس کا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس میں فقط زبان پر سرد پانی چھوڑنا نطول خواہ مضمضہ کے طور سے مفید ہوتا ہے جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات میں خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چنے کا ترک کر کے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود کو قطعا ترک کر دے کہ یہ دونوں پیاس میں زیادتی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارت ہو اس کو اس قدر صبر کرنا لازم ہے کہ اس کا ہضم قوی ہو جائے پیاسے کو لازم ہے کہ شراب کثیر دفعتہً نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس میں اسی پیاس کی وجہ سے ضعف آ گیا ہے بالکل فنا ہو جائے گی

رطوبات کا قذف یعنی نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس میں شدت ہوتی ہے اور شراب تفاح ہمراہ گلاب کے اس میں سکون پیدا کرتی ہے۔

معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسی طرح جس معدہ میں خلط مالح اور شور بھرا ہو پس ان دونوں کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے اگر پیاس میں شدت زائد ہو اور تپ نہ ہو لازم ہے کہ تھوڑا سا پانی جلاب میں ملا کر استعمال کریں تا کہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنی اطراف اور کناروں تک پہنچ جائے اور کوئی عضو اعضائے بدنی سے متقاضی باقی نہ رہے۔

ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کو یہ ضماد نافع ہے ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو میں اچھی طرح پختہ کریں کہ مہرا ہو جائے یعنی پکتے پکتے گل جائے بعد ازاں نرم نرم کوٹ کر پچاس درہم اس میں سے لے کر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم ورد اور چھ درہم صبر اضافہ کر کے عصارہ بارتنگ اور برگ سرد میں ملا کر اور روغن سوسن بڑھا کر نیم گرم شکم پر باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دیں۔

دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنی قریب ہضم سے پیدا ہوتے ہیں ان کا بیان۔

فصل آفات ہضم کے

(۱) ہضم کی آفت تابع آفت سفل اجزائے معدہ کے ہوتی ہے۔

(۲) یا غذا میں کوئی سبب آفت پہنچانے والا ہضم کا ہوتا ہے۔

(۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون یا ملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہے یا تو زیادتی سوء مزاج معدہ کی ہے اور سب سے زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہے اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہے اس لئے کہ بارد زیادہ مضر ہے واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اس درجہ اضرار کو نہیں پہنچتے کہ تنہا انہیں سے ہضم کو ضرر پہنچے

اورحرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہو ہاں اگر سوء مزاج یابس اس قدر بڑھ جائے کہ ذبول کی حد تک پہنچے اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہو جائے کہ منجر باستسقا ہو اس وقت بیشک ہضم میں آفت انہیں دونوں سے پیدا ہوگی اب حال اس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہے یوں سمجھنا چاہیے اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع احکام غذا سے متعلق بہ ہضم کے بدلہ سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا اتمام نہ ہوگا غذائے ثقیل مسلم معدہ میں دیر تک رہتی ہے پھر جا رہضم ہوتی ہے خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہے یا قلیل الانہضام ہوتی ہے اور سبک غذا وہ اگر ہضم بھی نہ ہو تب بھی دیر تک معدہ میں مسلم باقی نہ رہے گی بلکہ اگر معدہ میں کوئی ایسی قوت نہ ہو جو اس کو ہضم کرادے جلدی فاسد ہو جاتی ہے غذا عموماً دو حال سے خالی نہیں۔

(۱) یا تو اس کا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہو جائے یا استحالہ واجب تو ہو جائے مگر ہضم پورا نہ ہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جس قدر غذا آدمی کھا سکتا ہے اور اس کی برداشت معدہ کو ہے اتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہیں ہوتی لہذا بدن جس قدر محتاج غذا کا ہے وہ مقدار اس کو اپنے اعضا کے تغذیہ کے واسطے نہیں ملتی ضرور ہے کہ ہزال اور لاغری بدن پیدا ہوگی۔

(۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہے کہ بالکل ہضم نہ ہو اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں پہلے تو یہ کہ ساری غذا مسلم باقی رہے اور سدہ اسی سے پیدا ہوتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ غذائے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر غریب اور منافی غذائے مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو اور اس وقت تخمہ پیدا ہوگا اور یہ فساد ہضم کبھی تینوں ہضم میں پیدا ہوتا ہے بلکہ ہضم چہارم میں بھی ہوتا ہے اور اسی سبب سے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور حمرہ اور بہق اور برص اور جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہے اس میں نہ ہوگی پس

اعضائے بدنی اسے جذب نہ کریں گے اور اپنی غذا سے نہ پائیں گے بس متعفن اور بدبو ہوگا اور اگر جذب بھی کریں گے تو اس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن وخوبی پیدا نہ ہوگا۔

پھر اگر غذائے غیر منہضم ثقیل ہو اور اس میں حرارت ہو سیاہ ہو جائے گی اور بیشتر اس کی سیاہی مثل قیر یعنی رال سیاہ کے ہو جاتی ہے خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نہ کرے اس کا مآل زلق امعا یا استسقاء طبلی کی طرف ہوتا ہے مگر استسقا طبلی اسی وقت ہوگا جب معدہ کو استمراء طعام میں تاثیر ہو اس قدر کہ نفخ غذا میں پیدا ہو اور اس کے بخارات اٹھیں مگر ہضم نہ ہونے پائے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم او رخلاصہ یہ ہے کہ جملہ آفات ہضم میں اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہوں علاج پذیر زیادہ ہیں بہ نسبت اس کے بسبب ضعف قوت معدہ اور سوءمزاج ساذج اور مستحکم سے پیدا ہوں۔

فساد ہضم کا بیان طعام جو معدہ میں فاسد ہوتا ہے اس کے اسباب وہی امور ہیں جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہیں معدہ میں یعنی جن اسباب سے غذا معدہ میں اصلاح پذیر ہوتی ہے ان کی ضد سے بگڑ جاتی ہے اور فاسد ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام میں بذاتہ موجود ہوتا ہے یا قابل طعام یعنی معدہ وغیرہ میں یا وہ سبب ان امور میں ہوتا ہے جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہیں طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ میں فاسد ہوتا ہے مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم سے زیادہ اثر پائے گا یہاں تک کہ سوختہ ہو جائے گا اور جل کر خاکستر ہوگا اور قریب اسی کے یعنی زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی ہے کہ غذائے لطیف معدہ گرم جس میں ناریت ہو فاسد ہو جاتی ہے یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہے مثلاً فی نفسہ غذا بسرعت قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تربوز اور آڑو یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر

ہو جیسے سماہ (سماہ جس کو ہندی میں سانپ کی چھتری کہتے ہیں) یعنی کھمبی اور بھینس کا گوشت یا اس کی کیفیت میں افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شہد میں خواہ برودت میں جیسے کدو یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہائے طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے میں ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہے اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہے اور دیگر اشخاص کو اس کی خواہش صحیح ہوتی ہے پس یہ شخص جو تنفر ہے جب اس غذا کو کھائے گا ضرور فاسد ہو جائے گی۔

یا فساد غذا میں بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہوا اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ میں امتلا باقی ہو اور کسی قدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہے یا اینکہ قبل اس ریاضت کے تناول کرے جس کا خوگر ہو رہا ہے اور بعد نقض اور اخراج طعام اول کے کیا کرتا ہے یا فساد ہضم بسبب خطائے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہے یعنی غذاؤں کو یکجا کھانے میں ترتیب بری اختیار کرے مثلاً جو غذا بسرعت ہضم ہوتی ہے اس کو اوپر غذائے بطی الہضم کے کھائے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہو کر سطح بالائے معدہ پر طافی (طافی یعنی تیرتی ہوئی یا سب سے اوپر) رہے گی اور فاسد ہو جائے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کر دے گی واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا میں یہی ہے کہ غذائے سبک کو پہلے تناول کرے اور ثقیل غذا کو بعد اس کے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنی سخت کو پیچھے ہاں اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اس وقت ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہو تا کہ طبیعت میں حبس پیدا ہو اس وقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہے یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہے جب باہم ملا کر سب طرح کی غذا کھائی جائے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے سے مل جائے قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا تو وہ سبب خاص جو ہر ذات میں اس کے یعنی معدہ کے ہوتا ہے یا بسبب غیر کے یہ بات اس میں پیدا

ہوتی ہے جو اس کے گرد میں ہو خواہ اسی میں وہ سبب پیدا ہو جو فساد کا سبب جو ہر معدہ میں ہوتا ہے مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اس کی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جائے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کر کے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا میں پیدا کرے جس طرح مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہے یا جو ہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور خرب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اس معدہ کا غذا پر متشابہ اور جید نہ ہو یا اینکہ اگر شمول جید بھی ہے مگر بوجھ غذا کا بھاری ہے جو ایذا دیتا ہے اسی ایذا کی وجہ سے معدہ اس کی گرانی اور نیچے اتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہے اگر چہ قراقر اور نفخ پیدا نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہے بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً ریاح معدہ میں بھرے ہوں اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکیں اور منع کریں جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم ے بکثرت ڈکار آتی بھی ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہے بلکہ اسی وجہ سے کہ ریح کی کثرت میں زیادہ ڈکاریں بھی آتی ہیں اور وہی ریح پیدا ہو کر معدہ میں تمدد پیدا کرتی ہے اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہے اسی وجہ سے قعر معدہ اس غذا پر بخوبی مشتمل نہیں ہوتا ہے اور جوش غذا کو طافی کرتی ہے وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہے پس شکل اول کی ضرب اول سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد ہضم ہوتی ہے دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے مثلاً معدہ کی طرف سر سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضا سے ایسی چیز بہ بہ کر آتی ہو جو طعام میں آمیختہ ہو کر اس کو فاسد کر دے اور معدہ قادر اس کی تدبیر اور اصلاح پر نہ ہو اگر چہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے ہضم پر قادر ہے۔

اور یہ انصباب اعضائے مذکور سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہے اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہے تیسری مثال جو گرد پیش معدہ کے سبب سے فساد ہضم

پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد ہو خواہ اور کسی طرح کی خرابی طحال اور جگر میں ہو اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اس کا معدہ میں بھی پہنچتا ہے اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری ہونے سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے خواہ طعام میں قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہے جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہے مثلاً:

(۱) جس قدر نوم کہ ہاضم ہوتی ہے وہ طعام کو موجودگی معدہ میں نہ ملی۔

(۲) خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو ہلا کے فاسد کر دے۔

(۳) خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جائے یا کمتر مقدار مناسب سے مشروبات کا استعمال ہو۔

(۴) یا جماع بعد طعام کے کیا جائے۔

(۵) یا تکثیر الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے تحیر طبیعت ہاضمہ میں پیدا کیا جائے۔

(۶) یا بعد غذا کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جائے۔

(۷) یا ہوائے بارد شدت خواہ ہوائے شدید الحرارت میں بعد تناول غذا کے انسان پہنچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی الجوہر یعنی خراب بھی ہو۔

ریاح محتبسہ سے ہضم میں خرابی کی یہ وجہ ہے کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہیں اور جنبش دیتی ہیں فساد طعام کا معدہ میں باین صورت ہوتا ہے کہ یا تو وہ طعام متعفن اور بدبو ہو جاتا ہے یا جل کر سوختہ ہو جاتا ہے یا ترش ہو جاتا ہے یا اس میں ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کسی کیفیت معتاد اور خوگر معدہ سے متشابہ نہیں ہوتی اور یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب اس کے ہوتے ہیں کہ طعام خود ان کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اور یا کوئی خلط متصف بہمین فسادات طعام سے مل کر اس کو اسی خرابی سے متصف کرتی ہے جو اس خلط میں ہوتی ہے اور بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور

چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کی طرف ہوتی ہے اور تہ نشین قعر معدہ میں نہیں ہوتی اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک بیٹھی ہوتی ہے نہ پھیلتی ہے اور ام معدہ تک پہنچی ہے اور ادھر طعام کی مقدار معدہ میں اس خلط پر بڑھی یعنی ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے مل کر پھیلی اور فم معدہ تک پہنچی اور ساری غذا سے آمیختہ ہوگئی کبھی ایسی ہی خلط رگوں میں سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جس وقت کہ سامنے اس کے خروج بطرف اسفل کے سدے پڑ گئے ہوں کہ ان کی وجہ سے نفاذ اور پہنچنا اس خلط کا جائے خروج پر نہ ہونے پائے اور اگر معدہ کا مزاج حار بلا مادہ ہو خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اس میں حرارت آ گئی ہو جس کا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر میں یا طریق مرارہ سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا یہ خلط معدہ پر گرتی ہے اور اس وقت معدہ میں غذائے سبک تو فاسد ہو جاتی ہیں اور غلیظ اطعمہ جیسے گوشت گاؤ اچھی طرح ہضم ہوتے ہیں طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے۔

یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہنچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیائے مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم ام الامراض اور منبع اس مقام بدنی کا ہے جب ناتھین امراض کا ہضم فاسد ہو جائے اگر چہ اسی قدر کہ غذا ترش ہونے لگے نکس مرض کا خوف ہوگا اس لئے کہ عفونت آ جانے کا بقیہ اخلاط موجودہ میں خوف ہوتا ہے اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش پیدا ہوتی ہے۔

ضعف ہضم کے اسباب کا بیان ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہیں جو فساد ہضم کے باب میں شمار کیے گئے اور علامات بھی دونوں کے بعینہ متحد ہیں لیکن ان اسباب میں سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی فساد ہضم اس سے بموجب بیان بالا حادث ہوتا ہے انصباب سودا کا دونوں مرض کو یعنی فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہے اس طرح سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جملہ

اسباب مذکورہ بالا میں سے کہ یہ دونوں سوءمزاج ایسے نہیں کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم تک ہی ان کی نوبت پہنچ کر آگے زیادہ نہ بڑھیں بلکہ یہ دونوں سوءمزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہیں اور قبل ازانکہ یہ دونوں سوءمزاج بطلان ہضم پیدا کریں ان میں سے سوءمزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سوءمزاج یابس سے دبول پیدا ہوتا ہے منجملہ اسباب فساد ہضم کے مراق کا نحیف اور بودا ہونا اور اس کے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا طعام کا ہوتا ہے یا بسبب زلق معدہ کے جلد اتر جائے چنانچہ باب زلق المعدہ میں اس کی شناخت بیان ہوگی اور رر یہ جلدی اتر جانا غذا کا اسباب فساد ہضم میں نہیں ہے اور نہ کسی سبب میں اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم میں البتہ داخل ہے اور یہ نزول غذا قبل ازوقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ دافعہ بسرعت اسے حرکت دیتا ہے اور خود دافعہ میں میں قوت ہوتی ہے اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہیں ہوتا بلکہ بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوتر جاتی ہے کہ معدہ اسے نہ ٹھہرا سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اس پر حاوی کما ینبغی ہوتا ہے تا کہ ہضم تمام ہو جائے کبھی یہ ہضم بسبب اورام حارہ یا بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ ے ہوتا ہے کہ اس وجہ سے شمول معدہ کا غذا پر اچھی طرح نہیں ہوتا کبھی اچھی طرح شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہیں ہوتا جس وقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جس کے معدہ کا مزاج گرم ہے ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شے ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہیں کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ خرابی پیدا نہ کرے اور ایسا ہی آدمی چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے بیشتر اس کے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے ہوتا ہے اور اسی طرح اگر معدہ میں اخلاط خراب ہوں خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور

امساک کے مانع ہوں اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے اس لئے کہ احتوا اور شمول معدہ کا طعام پر جب پورا ہو اور اتنا موذی معدہ نہ ہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہنچ جائے اور رجوع حق اس کا ہے وہ ادا ہو جائے لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہیں ٹھہر سکتا اور ابتدائے ورود سے تا اینکہ ہضم ہو کر جدا ہو جائے معدہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اس طرح ٹھہراتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال میں رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس غذا کو چھوڑ دے اور اس کے روکنے سے باز رہے ایسے وقت میں ہضم کمتر زمانہ جدا ہونے غذا سے ہو جاتا ہے اور ڈکار اور قراقر نہیں ہوتا اور اگر احتوائے جید نہ ہو گا ضعف ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہو گا کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کی طرف مستحیل ہونا پھر ہری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا توہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہو مگر نبض ایسی نہیں ہوتی جیسے ابتدائے حمیات میں ہوتی ہے کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلائے دیرینہ کے ہوتا ہے یعنی کبھی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہو جانا بسبب تخمہ اور امتلائے دیرینہ کے ہوتا ہے کتاب موت سریع میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطوء ہضم کا مرض ہو اور اس کی دونوں آنکھوں پر سیاہ پھنسیاں برابر دانہ نخود کے برآمد ہوں یا بعض پھنسی کی رنگت میں سرخی یا سبزی ہو اس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اس کے سترھویں روز مر جاتا ہے منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب جودت ہضم سے خوشی وسرور ہے۔

دلائل ضعف ہضم کا بیان جو ضعف ہضم خفیف ہے اس پر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا معدہ میں زمانہ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہے اور جو ضعف ہضم قوی ہو اس پر دلیل ایسی ڈکار جس کے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہے اور قراقر اور متلی کا ہونا اور بے چینی کہ جی الٹا پلٹا جاتا ہو اور جو

ضعف ہضم کہ درجہ انتہا پر پہنچ جائے اس کی شناخت یہ ہے کہ طعام میں کسی طرح کا تغیر ہرگز پیدا نہ مثلاً جس وقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو جو غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے وہ دیر میں معدہ سے اترتی بھی ہے مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد پر اس کے ہو جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کے ہو اس کی علامت اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہ ہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور پیہم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنی ابھی یہ امور پیدا نہیں ہونے پائے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہے علامت اس ضعف ہضم کی جس کا سبب اترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو زمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اس کے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہے اس کے دلائل میں سے پیاس اور کمی اشتہا ہے اور جو ضعف ہضم اخلاط باردہ کے سبب سے ہوتا ہے اس کے دلائل وہ اشیاء ہیں جو قے کی طرف سے برآمد ہوتی ہیں اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی میں مذکور ہو چکے اور جو ضعف ہضم بسبب اورام کے ہوتا ہے اس کے علامات وہی اورام کی علامتیں ہیں۔

علاج اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلائے کہنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہ ہو ایسے ضعف ہضم کے علاج میں فقط دیر تک سو رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور چلانے کا ترک اور حمام کا اور قے کا استعمال آب نیم گرم پی کر اور تلطیف تدبیر یعنی غذا کم کرنی کافی ہے پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جس میں غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم میں قے کرنی آب نیم گرم پلا کر مکرر سہ کرر واجب ہے اور ہمیشہ تکرار

مادہ سے پیدا ہوا اس کو سکنجبین سفرجلی اور غذا ہائے ترش اور قابض بطور ہلام کے ہوں یا بطور قریض کے خواہ اور رب اور دیگر اشیاء مفید ہوتی ہیں اسی شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہے اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہے گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ درہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کریں۔

دلائل فساد ہضم کے جو علامت کہ اس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی نہیں ہوتا وہ براز کی بدبو ہے اور جو دلائل ایسے ہیں کہ کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے جو دلائل بروقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہیں وہی ہیں جن کا بیان ہو چکا کہ آیا وہ غذا مقدار میں زیادہ تھی یا قابل تعفن کے تھی یا اس کی ترتیب میں خواہ اس کے وقت تناول میں خطا ہوئی یا حرکت ناملائم بعد اس کے تناول کے واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطاہائے مذکورہ بالا کے کیوں نہ ہو اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جس وقت مریض ایسی بے احتیاطی غذا میں کرتا ہے فساد ہضم عارض ہوتا ہے اور جب اس سے اجتناب کرتا ہے اور بچتا ہے اسی وقت ہضم درست ہوتا ہے علامت اس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہیں جو باب جامع یعنی قواعد عام میں درج ہو چکے ہیں جس وقت مادہ فاسد خاص معدہ میں ہو اس وقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے ہوتے ہیں متواتر ہوں گے کہ ان میں زمانہ سکون کا نہ ہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہوں مواد کی موجودگی خود معدہ میں نہ ہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جس وقت ہوتی ہے اسی وقت یہ اعراض بھی پیدا ہوں گے جو فساد ہضم بسبب سخافت اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب ڈھیلا ہونے نسج لیف معدہ کے اس پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کسی پرانی چیز میں بودا پن بوجہ کہنگی کے عارض ہوتا ہے الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہے کہ زمانہ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم اور ضعف اشتہا معدہ میں موجود ہوں اور بدن نحیف اور لاغر ہو گیا ہو اور ایسے اسباب سے

کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد ہضم نہیں پیدا ہوتا ہے علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اس پر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہیں۔

اور دلائل انصباب مواد کے اعضائے مشارکہ سے وہی ہیں جن کو ہم نے مواضع مناسب پر لکھ دیا اور یہ بھی لازم ہے کہ حال عضو مشارک کا فی نفسہ دیکھا جائے اور پہچانا جائے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہے دوسری راہوں سے مثلاً جس شخص کی نسبت اس کا گمان ہو کہ فساد ہضم اس کو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی یہ کیفیت بھی دیکھنی چاہیے کہ اس کے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہے یا نہیں علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری انصباب مادہ صفراوی کے یہ ہے کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہ ہو اور پھر اس میں لذع پائی جائے اور غذا طافی ہوا کرے۔

علاج فساد ہضم کا پہلے سب سے یہ ہے کہ جس قدر غذا فاسد ہو گئی ہے بالکل اس کو نکال ڈالیں قے کرا کے خواہ مسہل پلا کر اور کھانے پینے کی اشیاء کی اصلاح کریں پس جمیع احوال میں ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خراب کیفیت سے کیفیت واجب اور مناسب کی طرف لائیں اور جب تک گرسنگی صادق نہ ہو غذا وہی کو ٹالتے رہیں اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیہ معدہ کا گلاب سے کریں کہ اسے گرم کر کے پلا دیں اگر بسبب تہلہل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا دو یہ خوشبو اور قابضہ مذکورہ بالا سے اور غذا ہائے خفیفہ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت بٹیر اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہوں علاج کریں اور یہ کیفیت نشف اور قبض کی ان غذاؤں میں ان کے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہائے مناسب کے داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قانون عام میں ہم نے بیان کیا ہے جس شخص کو بساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجرائے مذکور سے عارض ہو اور یہ قسم شاذ اور نادر واقع ہوتی ہے لازم ہے کہ یہ شخص قے کرنے کی عادت ڈالے اس طرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ

قے کر ڈالا کرے پھر اگر اسی تدبیر سے اسے آرام ہو جائے اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہو جانے کے پہنچ جایا کرے اس عادت کو یعنی قے کرنے کو چھوڑ دے تا کہ ضعف معدہ نہ پیدا ہو جائے اور پھر بھی جب تک قے کرنی مناسب ہے اور کرتا رہے اس وقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قے کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ ہوں اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہے اس کی روع اور اخراج کر دیں اور ہمیشہ معدہ پر پمادات ایسے لگائیں جو مقوی معدہ ہوں کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر ان مواد کے کریں جن کا انصباب معدہ پر ہورہا ہے اور پھر جب حاجت میں قے کرنے کی کمی ہو بطور دورہ کے اوقات اس کے مقرر کرے اسی قاعدہ سے جو مذکور ہو چکا ہے جن لوگوں کو معدہ میں غذا ترش ہو جاتی ہے اگر تھوڑی سی ترشی ہوتی ہے ایسے بیماروں کو سیب شیریں کا چوسنا مفید ہوتا ہے اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملا کر شربا استعمال کریں بھی فائدہ کرتی ہے اسی طرح اگر مصطگی کو تناول کریں اور اگر ترشی غذا میں زیادہ ہوتی ہو اس وقت ان کو نفاح اذخر ہمراہ کر دیا کے نافع ہوتی ہے اور اسی طرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہیں کبھی گلقند آب گرم میں بھگو کر بھی نافع ہوتا ہے یہ بھی ان کو نافع ہے کہ بروقت سونے کے اس دوا کو کھالیا کریں فلفل اور زیرہ تخم سویا مکہ ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا بونڈی وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسیں اور پھر ریشمی کپڑے سے چھان کر بقدر نصف درہم کے استعمال کریں بہت کم مقدار شراب ملا کر اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہے کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کر کے تھوڑی دیر ٹھہر کے قے کر ڈالا کریں سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارہ مولی سے اور اسی طرح اور اشیاء کو استعمال کر کے جیسے ماءالعسل وغیرہ پھر اس کے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کریں اکثر جب سبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا میں قوی اور زیادہ پیدا ہوتی ہے قے کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔

مترجم دوسرا نسخہ یہ ہے کہ حاجت قے کی ہوتی ہے اور دونوں نسخے صحیح نہیں ہو سکتے ہیں اس لئے کہ برودت ساذجہ کے وقت معدہ میں کوئی مادہ سوائے غذا کے جو ترش ہوگئی ہو نہ ہوگا اور غذائے ترش شدہ اگر ابھی معدہ سے کسی قدر اتر گئی اور کسی قدر نہیں اتری پس جس قدر متصل فم معدہ کے ہے اس کا اخراج قے کی طرف سے آسان ہوگا مگر پھر بھی اسہال کی ضرورت ہوگی رہی یہ صورت کہ غذائے مذکور معدہ سے سب اتر چلی ہے اب کسی طرح قے کرنا مناسب نہ ہوگا پس ہماری رائے میں بہتر وہی عبارت کتاب کی ہے جس میں یہ عبارت ہے کہ حاجت قے کی نہیں ہوتی۔

متن اگر غذا معدہ کی فصل گرما میں ترش ہو جاتی ہو یہ بات نہایت خراب ہے بخلاف اس کے کہ فصل سرما میں فاسد ہو جائے جس کو گرما میں فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہے کہ ثرید یعنی گوشت بھنا ہوا اور شوربا کا تناول ترک کردے اور نواشف یعنی رطوبت پونچھنے والی غذا اور قلیہ اور مطجنات اور گوشت سرخ کھایا کرے اور علاج ایسے لوگوں کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے جو غذا معدہ میں فاسد ہوتی ہے اس کے لائق یہی ہے کہ نکل جائے اور پھر نہ ٹھہرے پھر اگر طبیعت اس کے اخراج میں کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہ ہو کمونی کا استعمال بقدر حاجت کریں اور اگر اس سے بھی برآمد کار نہ ہو اور جوارشات مسہلہ سے اسی قدر بمقدار قلیل جس سے اثقل غذا کا نکل جائے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت نہ پہنچے معجون سفرجلی منجملہ مختار اور معمول بہ دوا کے اسی وقت ہے کہ یہی اثر کرتی ہے۔

علامات جودت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجہ غایت پر ہو اور ان دونوں کے اضداد وہی ہیں جن کو ابواب استدلالات میں ہم نے سابقاً ذکر کیا ہے پھر اگر وہ امور مذکورہ نہ ہوں مگر بیمار ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شوق طبیعت بطرف نیچے گرانی غذا کے مع ضیق نفس جو اس کے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اس کی یہی کیفیت ہو جایا کرے اس وقت

معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہے مگر باایںہمہ اس کو ناگواری اور رانز جارکمیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہے اور زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے۔

دیر میں اترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اترنا اس کا شکم سے کبھی غذا کا بقیہ کسی قدر معدہ میں پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہے حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہے جیسا کہ تجربہ اور امتحان اس کا شاہد ہے اور یہ امر بر طبق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا کے اتنی دیر تک باقی رہنے پر منہ میں اس کا ذائقہ بنا رہنا اور ڈکار میں بھی اس کے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اس لئے کہ ٹھہرنا غذا کا معدہ میں بسبب بطوءہضم کے ہوتا ہے یعنی جب تک کہ غذا ہضم ہو جائے اور ہضم ہو کر اس کا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ کے نزدیک ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ میں تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سوداءترش کا یا کوئی اور شے جس کو ہم عنقریب بیان کریں گے الغرپ جب تک یہ امور نہ ہوں احتباس غذا کا معدہ میں رہتا ہے اور یہ بات صحیح نہیں ہے جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہے کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ میں فقط تنگی منفذ سفلانی یعنی معاء اثنا عشری کی براہ خلقت ہے اس لئے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ زیریں اصل خلقت میں تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی مسلم نگ جاتے ہیں بجنبہ ان کا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہ ہوتا بلکہ اوپر کی طرف سے یعنی قے کرنے سے فقط ان کا خروج ہو سکتا اور نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ میں دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دووں کا طافی رہنا ضعیف معدہ میں اور قراقر اور نفخ پیدا کرنا متصور ہوتا۔

مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اول سے چھوٹا نہ ہوتا منفذ اثنا عشری کا ہے اور

دوسری اور تیسری مثال سے مطلب یہ ہے کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود رہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکل جانے کو ہرگز منع نہیں کرسکتا اب اس بیان سے یہ ثابت ہوگیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہے اس کا کھلنا اسی وقت ہوتا ہے جب طبیعت ادھر سے غذائے ہضم شدہ کو نکالنا چاہیے۔

متن بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور قوت جو معدہ کو دفع پر معین ہے اس کو سوائے ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہیں بشرطیکہ ان حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا تا وقت ہضم ہو جانے ایسی خراب غذا کے نہ پہنچے اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہوں گے اس وقت کسی قدر قوت دافعہ معدہ کو بھی ان سے بوجہ ازالہ ایذائے معدہ کے تعلق ہو جائے گا مگر وہ تعلق اسی قدر کہ اس کو بہت جلد دفع کردے گی معدہ صحیحہ کا یہ حال ہے کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہے اور اس کا نیچے کا منفذ شدت سے بند ہو جاتا ہے پھر جس وقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہو کر کھل جاتا ہے اور جو کچھ معدہ میں قابل الدفع موجود ہے اس کو بذریعہ لیف عریض کے دفع کردیتا ہے اور جس قدر ہضم جلد ہو جائے اترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہے اور اگر دیر میں ہضم ہو نزول بھی دیر میں ہوتا ہے اور منفذ بھی اسی وقت کھلتا ہے ہاں اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا میں ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود خامی اور ہضم نہ ہونے کے اترنے کو واجب کردے اس وقت زمانہ ہضم سے پہلے بھی اتر جائے گی چنانچہ اوپر کے ابواب میں ہم ایسے نزول کو بیان کرچکے ہیں۔

زمانہ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم میں اور پھر اس کے نکل جانے کا وہی ہے جو درمیان بارہ گھنٹہ کے بائیس گھنٹہ تک ہے جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم نہ ہو اور اسی طرح جو غذا کہ اس کی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہو یہ دونوں دیر تک معدہ صحیح میں جس کی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہیں ٹھہرتی بلکہ

بطرف اسفل معدہ کے بسرعت دفع ہو جاتی ہیں اور بیشتر ایسی ہی غذا کے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہے اور جس وقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اس میں آ جائے خواہ اس میں قرحہ پڑا ہو یا ثبور اور دانے پڑے ہوں یا اس معدہ میں کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ میں غذا تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرتی ہے اب اس کی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہو یا نہ ہو ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطوء نزول غذا کے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے۔

علاج اس شخص کا جس کی غذا دیر میں اترتی ہو اور اس کے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کی طرف چڑھتی رہتی ہو منجملہ ان علاجات کے داہنی کروٹ سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا پر ہے معدہ سے اگر چہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہے اور منجملہ انہیں تدبیرات کے بھی ہے کہ مشی لطیف یعنی پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونوں پاؤں کی مالش بھی مفید ہے اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا۔

علاج اس شخص کا جس کے معدہ سے غذا جلد اتر جائے قدیم زمانہ کے اطبا میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا نام معودین رکھتے تھے اور مراد معود سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جس طرح مطحول اور ملکبو وغیرہ لیکن بعد اس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح معودکی نسبت اور کچھ ہوگئی مجرب دوا ایسے بیماروں کی یہ بھی ہے کہ ان کے معدہ پر ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جائے اور اسی کو کھانے میں بھی استعمال کریں ازانجملہ یہ بھی دوا ہے کہ زردی بیضہ بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو پیس کر پوست بیضہ میں رکھ کر بند کریں اور پوست اسی بیضہ کی ہو جس کی زردی اور سپیدی نکال لی ہو پھر اس سوراخ کو بند کر کے اور گل حکمت کر کے گرم گرم بھوبھل پر اس دوا کو پختہ کریں اور ہلاتے رہیں تا اینکہ پختہ ہو جائے بعد ازانکہ تین روز اسی طرح

تیار کر کے تناول کریں اور مجملی تدبیر یہ ہے کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو قوابض باردہ اور گرم قوابض ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہئیں اور یہ سب ادویہ اوپر معلوم ہو چکی ہیں واجب ہے کہ بعد غذا کے مریض سو جائے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نہ کرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھوں وغیرہ کی بندش کی جائے۔

جسائۃ معدہ کی یعنی سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ میں پیدا ہوتی ہے جو مشابہ ورم کے ہوتی ہے حالانکہ ورم نہیں ہوتا اس کا سبب ایسی برودت ہوتی ہے جو تکثیف مسامات کر دے خواہ سودائے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو نہ اس قدر کہ ورم پیدا کرے۔

علامت یہ ہے کہ سبب اس سختی کا دریافت ہو جائے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے نہ پائی جائے۔

علاج اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بلسان اور کندر اور مقل اور سنبل اور قرومانا اور مغاث یعنی میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسی طرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جابجا مذکور ہوئے اور ہوں گے خصوصاً وہ ادویہ جو ضعف معدہ کے اس قسم کے واسطے لکھی گئی ہیں کہ بسبب صابت کے پیدا ہوا ہو ایسے وقت یہ بھی مجرب ہے اور نسخہ اس کا عمدہ یہ ہے موم چھ اوقیہ علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل جاؤ شیر مکدو اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن چوبیس اوقیہ ان سب اجزا سے ضماد خواہ مرہم تیار کریں۔

جو چیز ڈکار پیدا کرتی ہے جس وقت معدہ میں ریاح پیدا ہوں اور نیچے کی طرف نہ اتر سکیں بلکہ فم معدہ میں محتبس ہو جائیں اور اس کی ایذا دہی کریں واجب ہے طبیعت پر کہ ان ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکال ڈالے جس طرح ایسی فضول غذائی کو جو طافی ہو جاتی ہیں قے کی طرف خارج کر دیتی ہے ورنہ ریاح محتبسہ فساد ہضم پیدا کریں گے

ہیں جو دیر پا ہوں کبھی اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہیں اور کبھی صفراوی۔

علاجات اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہے کہ جس وقت معدہ میں درد زمانہ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت بنا رہے اگر چہ اس کی تدبیر اچھی طرح کی جائے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب معدہ میں ورم آ گیا ہے مگر گرم ورم میں اس کے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہے کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور درد خلندہ ہو اور کسی قدر بلندی اور افزونی جھلی میں ہو گی جو بحس لمس دریافت ہو گی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہنچے گی جب بدن نحیف ہو جائے اور آنکھیں اندر کی طرف بیٹھ جائیں اور طبیعت نرم ہو کر دست اور قے کی کثرت ہو اور تپ زائل ہو جائے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ میں اس قدر سختی آ جائے کہ اگر انگلیوں سے دبایا جائے دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہو گیا اور جس وقت ہمراہ درد معدہ کے برد اطراف بھی ہو یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہے۔

علاج جس وقت گمان اس امر کا ہو جائے کہ ورم گرم ہے اور ظاہرا اچھی طرح ہو گیا ہے خواہ معدہ میں شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتدائے ورم میں بسرعت روع کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور تمریخ مثل روغن سفرجل اور پوست کدوئے شیریں اور خرقہ اور آرو جو وغیرہ کے مفید ہے اور رباہنمہ غذا کو روکھا خواہ کمی کے ساتھ غذا دینی اور تلطیف تدبیر کرنی زیادہ تر ان لوگوں کو نافع ہے جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوائے مقی نہ دی جائے اس لئے کہ قے کا استعمال نہایت پرخطر ہے فصد اکحل اور باسلیق کی ایسے اورام میں ضرور ہے اور بدون اس کے چارہ نہیں ہے اور یہ فصد اکثر اوقات میں عموماً ہو سکتی ہے اور جو اسہال بہ عنف اور درشتی پیدا ہو اسی طرح قے جو بدشواری آتی ہو اس سے بھی بچانا چاہیے اور ادویہ اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماءالشعیر اور مونگ اور بتھوا اور کدو۔

اور اگر ادویہ ملینہ دی جائیں تو مثل املتاس کے ہوں کہ اس میں کچھ خوف نہیں ہے کہ استفراغ خلط کے ساتھ املتاس ورم گرم کو بھی مفید ہے اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہے اور بیشتر اس میں صبر اور ایارج بوزن ایک داگ کے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہے افضل یہ ہے کہ خیار شنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جائے اور بیشتر اس میں افسنتین بھی تھوڑی سی شریک کی جاتی ہے کہ یہ بھی نافع ہے بسبب اس کے کہ اس میں قوت قبض کی بھی ہے بعض لوگوں نے ایسے ورم میں ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہے مگر میں اس کے استعمال پر میلان خاطر نہیں رکھتا ہوں ہاں اگر ابھی ورم کی موجودگی میں شک ہو تو شاید اس کا استعمال بھی ہو سکے اور جب ظاہر ہو جائے اس وقت ہرگز اس کا استعمال جائز نہ ہوگا بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہ ہو اس وقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہو سکتا ہے یا صبر کے قریب جو دوا ہے ہمراہ شکنجبین کے علاوہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہے ایسی دواؤں کو ترک ہی کرنا اولی ہے۔

منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتدائے ورم میں یہ ہے کہ آب برگ مکو اور آب کاسنی دو اوقیہ زلال خیار شنبر تین درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم پلایا جائے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی جائے انہیں اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتویں روز تک یہ تدبیر جاری رہے واجب ہے کہ زیادہ سرد پانی پینے پر اقدام اور جرات نہ کریں بموجب رائے متاخرین اطبا کے اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کریں بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا نفوذ کثیر باطل کر دیا جائے اور اس کی قوت نافذہ توڑ دی جائے کھانے سے روکنا ان کے حق میں زیادہ نافع ہے اگر درد کی زیادتی ہو تین درہم ککڑی کے بیج آب سرد میں پیس کر ان کو پلانا خواہ آب برف میں پیس کر پلانا مفید ہے نبات سفید کا شربت بھی اور اسی طرح آب برگ کاسنی نافع ہے۔

ضماد جو بیخ اور قنب اور گلنار اور ہوفسطیداس یعنی عصارہ لحیۃ التیس اور افسنتین

سے تیار ہوں اور ان کا لیپ کیا جائے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور جمیع اجزائے معدہ میں ورم کو پھیلنے نہیں دیتا اور جب تک حرارت باقی ہے اگرچہ ساتویں روز کے بعد ہی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کاکنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جائے اور بعد ساتویں روز گزر جانے کے ان ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسی قدر عصارہ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جس قدر غذا تجویز کی جائے ساتویں روز تک فقط دھوی مونگ کی دال اور بھتوا اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے اور شراب یعنی پینے کی چیزیں جلاب اور زلال آلوئے بخارا اور عصارہ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر میں مصطگی اور عصارہ افسنتین لیکن بعد ساتویں دن کے ایسی دوا ملانی چاہیے جس میں جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہے اور بیشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کی جاتی ہے کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کے بھی اس کو پلاتے ہیں بشرطیکہ متلی زیادہ موذی نہ ہو اور یہ استعمال چودھویں روز تک رہتا ہے جب بھڑک اور سوزش میں سکون پیدا ہو اور ورم میں نرمی آجائے اب وقت تحلیل یعنی استعمال محللات کا آپہنچا۔

پھر جب کسی قدر انحطاط یعنی کمی ورم کی معلوم ہو ضمادمیں مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے اور پلانے میں سکنجبین بلاخوف تجویز کرنی چاہیے بیشتر املتاس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیریں کا اخیر زمانہ ورم میں کافی ہوتا ہے صواب یہ ہے کہ جب نوبت علاج زمانہ ارخا اور تحلیل تک پہنچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نہ کیا جائے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ ادویہ قابضہ بھی کسی قدر ضرور ملانی چاہئیں اس لئے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہے اور اکثر مریض کو قریب بہلاکت پہنچاتا ہے اور یہ تجویز دونوں قسم کی دوا میں ملحوظ رہے مشروبات ہوں

خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے مستعمل ہوتے ہیں اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت جگر کے جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہیں وہی ہیں کہ جن میں عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ۔

ایضاً مازو اور رسک اور گلنار اور وخیتہائے مناسب کی کونپل اور روغنوں میں جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہے کہ یہ تدبیر گرمی میں کی جائے اور ابتدائے ورم میں مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے یعنی فصل گرما میں اور ابتدائے ورم میں ایسے اجزا ہوں اور فصل زمستان میں خواہ زمانہ تحلیل ورم میں عموما کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن کا استعمال کریں روغن مصطگی کی کیفیت میں بین ہے یعنی بہ نسبت زمستان اور تابستان کے صفت ضماد ہائے جیدہ کے جو زمانہ ابتدا اور تزید اور انتہا دس اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل میں پگھلا کر ضماد تیار کریں منجملہ اضمدہ جیدہ کے ابتدائے ورم میں بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہے ادویہ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال کی کر کے بعد ازاں ایسی ادویہ سے پماد کرنا مناسب ہے منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانہ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو روانی شکم بھی رکھتا ہو ملانا چاہیے اور اخیر میں ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے منجملہ اضمدہ جیدہ کے جو انضاج میں اس ورم گرم ماشرا کے بکار آمد ہے جس کی تحلیل منظور ہو اطراف دو دا اور اطراف افسنتین اور اطراف حی العالم پوست اترج یعنی اوپر کا چھلکہ اور مصطگی اور کندر ہر ایک ڈیڑھ جزو سفرجل خرمائے خام ہر واحد ایک جزو زعفران اور صبر اور مرمکی ہر واحد ایک جزو موم اور روغن بابونہ روغن ناردین ملکہ دس جزو اگر سبب حدوث اورام کا دردہائے کہنہ ہوں جن کے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے مثل قرطم اور ربادیان کے علاج کیا جاتا اب جس وقت یہ اوجاع ورم پیدا کریں ملطفات کو

قطعاترک کردینا چاہیے اور فقط ادویہ مسکنہ درد پر اقتصار کرنا لازم ہے مثلاً بط اور مرغ کی چربی اور جب یہی ورم پرانا اور سخت ہو جائے پلانے میں اقراص سنبل اور ضماد میں ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کریں جیسا کہ قرابادین میں اس کا نسخہ مذکور ہوگا ایسے ورم کہنہ کے واسطے قیروطی روغن بلسان اور صبر اور موم سفید کی نافع ہوتی ہے۔

واجب ہے کہ وہ قیروطی جالینوس کی جس کا ذکر باب ضعف معدہ میں کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کی جائے اجزا اس کے یہ ہیں گل بابونہ اکلیل الملک موم سفید روغن گل اکلیل الملک کا ضماد بموجب ترکیب مندرجہ ذیل بہت نافع ہے اور وہ یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گلنار خطمی کہ ان ادویہ سے ضماد بھی تیار کریں یعنی ان کو جوش دے کر جوشاندہ سے تکمید اور ثفل سے ضماد بنالیں مشروبی دوا ایسے وقت یہ بھی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم میں سوزش اور التہاب کا بھی ہو کافور ملا کر ان اجزاء کا شربا استعمال کرنا چاہیے یا اینکہ تین استار املتاس کو ایک رطل پانی میں پختہ کریں جب آدھا پانی رہ جائے چھان کر آب مکوئے سبز اور آب کنج بقدر ایک سکرجہ ملا کر پھر ایک خفیف جوش دیں پھر اس میں نصف درہم ایارج فیقرا ملا کر اگر مریض قوی ہو پلا دیں اور ضعیف کو نصف مقدار پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو اسی میں سویا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کر دیں اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشق اور منفر ساق گوزن اور مرغ کی چربی ملا دیں اکثر حاجت ضماد حکیم فیلغریوس کی اور ضماد اصفر کی بھی ہوتی ہے ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت میں یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک اوقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکہ ایک مثقال مقل تین درہم شراب میں گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کریں اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کے ہمراہ عصارہ انگور خام یا عصارہ افسنتین کو بھی داخل کریں خواہ

دونوں عصارہ کو شریک کریں۔

طبیب کی خطاء عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ دراز تک ایذائے ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کی طرف انتقال کرنے کے ہوں اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہ ہونے دے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے بعض لوگوں نے کہا ہے اگر ایک قلاوہ یعنی کنٹھا جس میں سنگ یشب کے ٹکڑے گوندھے ہوں گلے میں لٹکایا جائے اور اس قدر لانبا ہو کہ معدہ کو چھوتا رہے جملہ اوجاع اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہو جائے اور اس کے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ ہم نے لکھا ہے لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا میں زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہائے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جن میں صندل اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہوں اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کر کے پختہ کیا جائے پلانا چاہیے بعد زمانہ ابتداے یا بعد ظہور اثر ان تدبیرات کے جب حدت صفراوی کم ہو جائے آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کریں اور اس کے بعد او رقریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی میں تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کریں کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا۔

اورام باردہ بلغمیہ یہ اورام رطوبت اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہیں اور رطوبات کو اندر اوعیہ اور اغشیہ کے تحقن کر دیتے ہیں ان سے پیدا ہوتے ہیں اور ان اسباب سے جن کی شناخت اوپر کے مقامات میں گزر چکی۔

علامات جس وقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پائے کہ اس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال میں یکساں ہو اور گرسنہ ہوتے وقت خواہ پری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات میں درد یکساں بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسی طرح ہر وقت معلوم ہو کرب تپ اور التہاب اور وسواس نہ ہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی

اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجہ اعتدال سے پیاس میں کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اس وقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور انہیں جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان میں مذکور ہو چکے۔

علاج ایسے ورم کے علاج میں قانون عام یہی ہے کہ ادویہ محللہ بے شرکت ادویہ قابضہ کے مستعمل نہ ہوں اس لئے کہ اورام باردہ کے علاج میں ادویہ محللہ وہی درکار ہیں جن کی قوت محللہ شدید ہو پس بدون شرکت ادویہ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پرخطر ہے شروع معالجہ میں ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بورہ تین درہم روغن بادام شیریں بقدر کفایت دینا چاہیے بعد ازاں روغن بید انجیر دو درہم اور روغن بادام شیریں طبیخ اکلیل الملک کے ہمراہ باین طریق دیا جائے۔ اکلیل الملک دس جزو بیخ رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اس قدر جوش دیں کہ چہارم باقی رہ جائے اس کے بعد چھان کر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جائے طبیخ زوفا جس میں اکلیل الملک جوش دیا جائے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بید انجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جائے بھی ایسے بیماروں کو نافع ہے مسوحات اور اضمدہ میں سے یہ دوا مجرب ہے جعدہ اکلیل الملک بابونہ شبت مکدوس درہم افسنتین سنبل ہر واحد سات درہم مصطگی دس درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق جاؤشیر میعہ مکد دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل ملنے میں افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جس میں قرومانا اور مر داخل ہو۔

ایضاً ہلیوں اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور چقندر اور کرنب ہمراہ زیت کے غذا ہیں اور وہ چیز جو خون سبک پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہو جائے واجب ہے کہ قے کرنے سے بالکل اجتناب کریں۔

اورام سخت اور اورام غلیظہ کبھی ایسے اورام ابتداء بھی عارض ہوتے ہیں اور اورام حارہ منتقل ہو کر بھی اورام صلب پیدا کرتے ہیں جیسے کہ قواعد عام کی بحث میں بیان ہو

پھر باقی ماندہ ادویہ کو ملا کر ضماد تیار کریں کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے دوسرا نسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جس کو موم سیاہ بھی کہتے ہیں چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو وردی روغن ناردین کی بقدر ضرورت دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرمکی مقل الیہود مکد آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل زیادہ نافع ایسے بیماروں کو دوشاب انگور خام ہے اور جوشاندہ املتاس اور ایرسا بھی زیادہ نافع ہے اور وہ ضماد جس کو ایسے ضعف معدہ کے باب میں ہم نے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو۔

نسخہ ضماد جید مصطگی کندر افسنتین مکد ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے تیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اسی قدر ہے جو کافی ہو اگر اتفاقا یہ امر کبھی پیدا ہو جائے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کی طرف ہو مناسب تر اس کے معالجہ میں یہ ضماد تیار کر کے استعمال کریں غذا ان کی جیسے ہلیوں اور لبلاب اور روغن بادام شیریں خصوصاً جس وقت کہ اورام حار کا انتقال ورم صلب کی طرف ہوا ہو۔

دبیلہ معدہ کا اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تبرید ورم معدہ میں کرتا ہے پیدا ہوتا ہے اس طرح کہ ورم کا انتقال خراج کی طرف ہو جاتا ہے اور بیشتر خود بخود اور ابتدا ہی سے دبیلہ معدہ میں پیدا ہوتا ہے۔

علامات ابتدائے دبیلہ کی علامات ہم نے باب اورام حارہ معدہ میں بیان کیے ہیں کہ التہاب الشدید اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد چبھنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ میں۔

علاج بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جو بسبب ورم حار کے سوج گیا ہے ادویہ داخلی اور خارجی دونوں طرح سے کرنی چاہیے جس طرح ممکن ہوتا کہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جائے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضرر دبیلہ نمایاں ہو جائے اور تبریدات کارگر نہ ہوں اور نضج مادہ ورم میں شروع ہو ایسے وقت

بشرطیکہ اعراض خفیف ہوں اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ دبتا ہے مثل پکے ہوئے پھوڑے کے یا نہیں اور ہیجا اور قشعریرہ اور ورم کے دب جانے کا زیر انگشتان امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہے پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہ ہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہے اور اگر اس سے زیادہ قوی دوائے منضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہو رہا ہے مگر بہ نسبت پہلے اوقات کے کسی قدر زیادتی نضج کی ہے روغن بید انجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے ایسے وقت مجرب یہ بھی ہے کہ طرخشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرد حلبہ ایک ایک درہم ان سب کو پیس کر ہمراہ بعض اقسام دودھ کے گرما گرم پلانا چاہیے جیسے شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہے اور بنظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے جو تین درہم سے زیادہ نہ ہو یہ بھی مجرب ہے کہ طرخشقوق یا بس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرد چار اوقیہ کوٹ کر چھانیں اور شیر بز اور روغن کنجد ملا کر ضماد تیار کریں۔

آب نیم گرم سے نہانا بھی مفید ہے اور دبیلہ پر کسی قدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کریں پختہ کرکے اور تقویت کے واسطے اس میں افسنتین بڑھائیں اور مراد ان سب تدبیروں سے یہی ہے کہ ورم پختہ ہو جائے اور پھوٹ جائے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہو اور نہلانے کا استعمال ہو چکا ہو اور ان ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوئے کر چکے ہوں اور بعد نہلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہو چکا بھی لگا چکے ہوں اب اس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون تہ بر تہ اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہئیں اور اس کو منہ کے بھل لیٹنے اور سو جانے کا حکم دیا جائے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہو جائے شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور انگلیوں کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ

دستوں کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کرسکتا ہے ایسے وقت لازم ہے کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جائے پھر جب خوب شگافتہ ہو جائے ملحمات یعنی گوشت کی پیوند کرنے والی ادویہ پلانی چاہیے علاوہ براں جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہو اس کی صحت سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امید حیات کے زیادہ ہے باین لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہو جائے کہ ابھی کسی قدر قیح معدہ میں باقی ہے اس کو بذریعہ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہیں ہے اور اگر یہ تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہ ہوں جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب میں مذکور ہیں ان کو استعمال کرنا لازم ہے غذا جو ایسے بیماروں کے لائق بحال ہے ابتدائے مرض میں افساجو نشاستہ اور مقشر اور زردی بیضہ سے تیار ہوں اور آخر مرض میں وہ غذا جس میں سویا اور میتھی بقدر معلوم داخل کی جاتی ہے۔

قروح معدہ کے معدہ میں قروح اور بثور کبھی تو بسبب حدت اور تیزی اس خلط کے پڑ جاتے ہیں کہ جرم معدہ میں اس خلط کا تشرب ہوتا ہے یعنی وہ خلط جرم معدہ میں کسی اور عضو سے ہوتی ہے اس لئے کہ اکثر معدہ میں قرحہ بسبب نزلہائے حادہ دماغی کے پڑتا ہے جو لذاع ہوتا ہے یا اینکہ قابل عفونت ہوتا ہے کہ خود وہی نزلہ سڑنے کے بعد معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہے اگر زمانہ دراز تک نزلہ گرتا رہے۔

علامات اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعا کے ہیں ان کا بیان یہ ہے کہ اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل معدہ میں ہوں صغر نفس یعنی چھوٹی سانس کی طرف پہنچ جاتے ہیں اور قرشی نے صغر نفس سے مراد قلت روح لی ہے اور رگیں اس وقت خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ قوت ماسکہ میں ضعف ہے اور غشی اور برد اطراف بھی پیدا ہوتا ہے کبھی قروح معدہ پر ڈکاریں بدبو آنی اور ایسا بخار معدہ سے اٹھنا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہے اور قے زیادہ ہوا کرتی ہے اگر معدہ میں بثور پڑے ہوں ڈکار بہت زیادہ آتی ہے کبھی قرحہ فم معدہ میں قرحہ مری میں

تفرقہ اس طور سے کیا جاتا ہے کہ اگر قرحہ مری میں ہے درد احساس پیچھے دونوں
شانوں کے بیچ میں ہوگا اور گردن کے پیچھے کی طرف بھی اوائل سینہ تک یعنی استخوان
قصا اور عظام حنجری کے درد محسوس ہوگا اچھی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت اترنے لقمہ
اور نوالہ کے ہوتا ہے کہ جس جگہ قرحہ پڑ گیا ہے مری ہو خواہ فم معدہ بروقت اس کے
اترنے کے اسی جگہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہ سے لقمہ آگے بڑھ جائے گا
کسی قدر درد میں کمی ہوگی جو قرحہ فم معدہ میں ہو اس پر دلالت اس امر کی ہوتی ہے کہ
درد زیریں مقامات سینہ میں ہوتا ہے اور شکم کے اوپر کے مقامات میں اور لقمہ اترنے کی
ایذا اس میں جب پیدا ہوتی ہے کہ والہ سینہ سے اتر جائے اور زیادہ میلان درد کا
بجانب مراق ہوتا ہے اور سانس چھوٹی ہو جاتی ہے اور اکثر غشی واقع ہوتی ہے جو قروح
اور بثور قعر معدہ میں ہوں ان پر استدلال براز میں چھلکوں کے نکلنے سے کیا جاتا ہے
جب بدون سحج اور خراش امعا کے یہ چھلکے برآمد ہوں اور یہ بھی دلیل ہے کہ جب کوئی
شے کھانے پینے والی معدہ میں پہنچ کر ٹھہر جائے اس وقت اسفل معدہ میں تھوڑا سا درد
معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتوں کے قرحہ میں اس طرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت
وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جائے پس اگر قرحہ معدہ میں جو چھلکہ
ہمراہ براز کے اس پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ درد اطراف امعا میں نہیں ہوتا بلکہ امعا
سے اوپر درد ہوتا ہے مگر پھر بھی اکثر التباس اور دھوکا ہو جاتا ہے اور ذوسنطاریا معوی جو
امعائے علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہے اس سے اشتباہ ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ان
اقسام کی شناخت میں خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کریں قے کی طرف سے اگر قشرہ
یعنی پوست برآمد ہو سوائے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قرحہ امعا کا احتمال نہ ہوگا اگر
امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ میں ہے یا امعا میں سرکہ اور رائی پلا کر قے
کرانی چاہیے۔

علاج قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ میں واقع ہو اس کا علاج ادویہ

قابضہ سے کرنا چاہیے اور غذائے زود ہضم کا استعمال رہے اور جن ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہے زنگار اور سپیدہ اور مرتک اور توتیا پڑنے سے ان کو بچانا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جائے اور دوائے منقی میں اتنی قوت بھی نہ ہونی چاہیے جو ایذا دہی کرے اور قرحہ کو بڑھائے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی اس میں بہ سبب پاک کرنے چرک اور نفع دیئے سکون درد وغیرہ کے زیادہ ہو بسبب اس کے کہ قوی الاثر ہو اور زخم کو ہلا دیتی ہے بلکہ واجب ہے کہ جلا اور غسل یعنی چرک دھونے کی قوت اس میں ایسی ہو کہ اسفل کی طرف دھو کر اخراج کر دے یعنی مزلق ہو پھر اگر ہمراہ قرح کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت مردار بھی ہو واجب ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو مردار گوشت پیدا کر کے زخم بھی پور دے بہت ہی عدہ اور مناسب اس غرض کے پورا کرنے میں ایارج فیقرا ہے جب قرحہ آلائش سے پاک ہو جائے واجب ہے کہ پھر گائے کا منہ مکھن نکالا ہوا اور شربت بہی اور انار وغیرہ کا استعمال کریں۔

ایضاً آب انار کیساتھ اور فواکہ کے افسورجات جو قابض ہیں بیشتر احتیاج غذا دیتے ہیں بطون یعنی او جھ جوان بیل خواہ بچہ گاؤ کے ہوتی ہے جو سرکہ میں پختہ کیا ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نہ کر لیا جائے اور بالکل صاف نہ ہو جائے کسی دوائے جاذب کا نفع ظاہر نہ ہوگا اور نہ کسی دوائے مدمل سے نفع ہوگا اور اگر استعمال مدملات ادویہ کا کیا جائے اور مریعنی قرحہ بجانب مری خواہ فم معدہ کے ہو اس وقت مدملات میں ادویہ مغریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے کبھی قروح معدہ کو فلونیا بھی نافع ہوتی ہے۔

ایضاً اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہیں اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہیں اور کبھی رب غافث اور رب افسنتین بھی نافع ہوتا ہے اگر معدہ میں قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون

اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہ ہو لازم ہے کہ مثل املتاس کے مسہل دیا جائے اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اس کے بند کرنے میں اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ آب سویق یعنی ہمراہ جو کے ستو کے پختہ کر کے دینا چاہیے اور اگر معدہ متقرحہ میں آکلہ پیدا ہو اس کا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہم نے باب نفث الدم میں لکھا ہے۔

علاج ثبور معدہ کا نافع یہ تدبیر ہے کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کریں جن کی اجازت اور رخصت باب قروح معدہ میں دی گئی ہے جیسے املتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الرمان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جس میں لوہا گرم کر کے بجھایا جائے نافع ہوتا ہے۔

حکم معدہ کے پھٹ جانے کا جس شخص کا معدہ پھٹ جائے اس کے زادہ رہنے کی امید کمتر ہے مگر ایکہ تھوڑا پھٹ جائے۔ پانچواں مقالہ معدہ کے ان احوال کا بیان جو بجہت شامل ہونے معدہ کے لاحق ہوتے ہیں خواہ جو اشیاء معدہ سے خارج ہوتے ہیں ان کی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتے ہیں اور کسی قدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا۔

نفخہ معدہ کا بیان کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا ہوتا ہے اگر اس میں رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کی طرف مستحیل ہو جائے اور حرارت یعنی قوت ہاضمہ اگرچہ درجہ اعتدال پر ہے اور غذائے جید کو اچھی طرح ہضم کر دیتی ہے مگر ایسی غذائے نفاخ کی تحلیل سوائے اس کے کہ مستحیل بریح کر دے اور کسی قسم کی نہ کر سکتے کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہ ہو مگر جس وقت حرارت ہاضمہ کی اس کے ہضم سے ضعیف ہوتی ہے تبخیر پیدا کر کے ریاح اٹھاتی ہے اس لئے کہ جو مادہ غذا کہ اس میں بذاتہ نفخ ہونے کی خاصیت نہ ہو کبھی اس سے نفخ پیدا نہ ہو گا جب تک کہ حرارت ہاضمہ میں کمی قوت کی اتنی نہ ہو کہ حرکت کرے اور

ہضم نہ کر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہو جائے پھر اگر چہ غذائے نفاخ بھی کھا جائے مگر نفخ پیدا نہ ہو گا جس غذا سے نفخ پیدا نہیں ہوتا یا تو دراصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہے کہ اس کو نفاخ ہونے سے برائت اور دوری ہے یا وہ سبب خارج از غذا میں سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہے۔

پہلا سبب تو یہ ہے کہ حرارت ہاضمہ نیا سی غذائے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ فناء حرارت ہاضمہ اور برودت جمدہ کا وجود اس قدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ میں کسی قدر بھی نہیں ہوتی ہے اور مسلم ویسی ہی بلا تصرف براز یا تے کی راہ سے نکل جاتی ہے بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا میں ہوتی ہے اور غذا قابل ہضم ہو جانے کی بھی ہے اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہیں ہوا کہ اس کا معارضہ یعنی مقابلہ سرد پانی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا اور بمقدار کثیر اس قدر استعمال مشروبات باردہ کا ہوا جس کی وجہ سے حرارت ہاضمہ میں قصور اور کمی پیدا ہو گئی خواہ کوئی حرکت نازیبا ایسی واقع ہوئی جس نے غذا کو بافراط ہلا دیا اور اپنی جگہ پر قرار اسے نہ رہا ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جا سکتا ہے کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہے جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کہ اس وقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جائے پھر بھی نفخ ضرور پیدا ہو گا ہاں اگر حرارت شدید ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہو سکتی ہے اشربہ میں شراب غلیظ اور شیریں نفاخ ہوتی ہے ہاں اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہ ہو گی کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہے اس لئے کہ طعام حار جب بروقت ہضم ہونے کے اس میں حرارت نے معدہ کی اثر کر کے اس کو گرم بالفعل بھی کر دیا یعنی وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب بالفعل بھی گرم ہو گیا اور معدہ میں کوئی مادہ باردو رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کی اس مادہ سے ملاقات ہوئی ایسے مادہ کی تحلیل یہ غذائے گرم کر کے اس کا اخراج معدہ سے

انہیں اسباب کی موجودگی سے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج اگر سبب نفخہ کا غذائے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کر دینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو آئندہ حسن تدبیر سے برتاؤ کیا جائے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات نا ملائم کر کے نہ ہونے پائے اور جب تک یہ تدابیر عمدہ عمل میں آتی رہیں ساتھ ہی ان کے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جس میں روئی دار چھت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا اور بچھا ہو اور پیٹ کے بھل اسے سونے کی اجازت دی جائے اگر سبب نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہے اس کا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ میں مذکور ہو چکا اور تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جس میں ملطفات اور کاسر ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سدات اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان اور سیسالیوس وغیرہ کو جوش دیں اور روغنوں میں تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کریں خواہ روغن بید انجیر وغیرہ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہے جس میں سویا خواہ برگ نرمہ برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو کو جوش دیا ہو اس کے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جوزوفا اور شبت اور آب خاکستر وغیرہ سے تیار ہوا ہو اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوئے اور کبھی مالش کے روغن میں زفت بھی ملائی جاتی ہے۔

اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ نہ دینی چاہئیں اس لئے کہ بیشتر ہیجان ریاح کا ان سے زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلیں اس کے بعد ایسی دواؤں کو استعمال کریں اگر برودت معدہ کی ساذج بلا مادہ ہو اس وقت ہیجان ریاح کا چنداں خوف ہم کو نہیں ہوتا بلکہ انہیں ادویہ کو بے خوف پلائیں گے منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے بیمار کو ہم دیتے ہیں اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنی ۲۷

ماشہ جعدہ کو پانی میں خوب جوش دے کر اس کو پلاتے ہیں خواہ طبیخ فودنج نہری میں شہد ملا کر استعمال کرتے ہیں خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہے اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر نخود کے گولیاں بنائیں اور ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے کھلائیں کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہے اور رطوبت کم نکالتی ہے نفخہ عاصیہ یعنی ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو جند بید ستر کو پیس کر سرکہ اور مادر داو رزیت کہنہ ملا کر مفید ہوتا ہے خصوصاً سرکہ انجدان یا نمل عنصل کہتے ہیں لعب خزیر کو سوختہ کر کے استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہے جو نفخہ کو خفیف ہو اس کے علاج میں بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہے کہ اس کو پی کر سو رہے اور ایذائے نفخہ سے بری اور جدا ہو کر اٹھے گا۔

یہ بروغ افع ہے کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب میں اچھی طرح پختہ کریں اور صاف کریں پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لے کر اسی شراب میں پختہ ریں تا اینکہ شراب جل جائے اور فقط روغن باقی رہے بعد ازاں اسی روغن کی مالش کریں اسی طرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسفرم یعنی ریحان سلیمان ان لڑکوں کے واسطے زیادہ مفید ہے جن کے پیٹ زیادہ پھولتے ہوں نفخ لازمہ سوداویہ یعنی وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہے اس کا علاج سنجرینا اور رفندادیقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہے اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہے حب منتن کا استعمال کرتے ہیں اور اسفنج کو سرکہ کہنہ میں تر کر کے اس پر رکھتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ سرکہ انجدان سے تر کریں۔

قراقر کا بیان جمیع اسباب نفخہ بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہیں کہ جس وقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہیں اور طبیعت بدن کا ارادہ اس نفخہ کے دفع کرنے کا ہوتا ہے اور یہ نفخہ دفع ہونے میں ایسی اطاعت طبیعت کی نہیں کرتا کہ اوپر کی طرف بذریعہ ڈکار کے خواہ نیچے کی طرف بذریعہ اخراج ریاح کے دفع ہو جائے بلکہ ادعیہ امعا یعنی

اندرونی مقامات میں آنتوں کے متحرک ہوا کرتا ہے اس وقت قراقر پیدا ہوتا ہے اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے خصوصاً جب تک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتوں میں متحرک رہتے ہیں کہ جن کے منافذ اور سوراخ تنگ ہیں اس زمانہ میں تو قراقر زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹی آنتوں سے جب وہ ریاح جدا ہو کر وسعت میں موٹی اور بڑی آنتوں کے آتے ہیں قراقر میں نرمی اور کمی ہوتی ہے مگر آواز قرقرہ کی اس وقت بھاری ہوتی ہے اگرچہ کمتر ہوتی ہے اور باریک اور چھوٹی آنتوں کے قراقر کی آواز باریک اور پتلی ہوتی ہے اگرچہ زیادہ ہوتی ہے جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہو جاتے ہیں اس وقت ان میں صفائی باقی نہیں رہتی اور جس وقت یہ ریاح فضا یعنی وسیع جگہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہیں اور خود ان ریاح کا قوام پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت ان میں ہوتی ہے اس وقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صفا ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہے قراقر کا علاج تخمہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے جو شخص اپنے شکم میں ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر رتپ بھی اسے لاحق ہو لازم ہے کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے اور شکر کو نہ ملائے۔

ملاست معدہ کا بیان اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے **پھسلنا** کبھی اس کا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہے جو لذاع ہے اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کر کے پھسلا دیتا ہے اور کمتر یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہے اور ہوتا ہے تو اسی وقت ہوتا ہے جب سوء مزاج ساذج مذکور اس قدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہنچائے کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ مزلق ہے اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو دورود غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہے معدہ کی حرکت اسی غذا کے دفع کرنے پر

جلدی اور دفعتۂ ہوتی ہے کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جب بعد زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اس لئے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ کی بجھی ہوئی تھی اب کسی قدر اس میں نہوض یعنی ترقی پیدا ہوئی اس لئے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ میں ریح کیوں پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا نہ ہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسی قدر بڑھی ہے۔

علامات اس کے مشہور ہیں دوبارہ لکھنے اور بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے۔

علاج اگر یہ مرض بسبب سوءمزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا نرمی کرنا چاہیے اور بعد ازاں ربوب فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کریں جس میں باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض میں طول ہو اس وقت حاجت گائے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کر کے پلایا جائے یا اس میں لوہا خواہ سنگریزے گرم کر کے بجھائے جائیں اور دیگر ادویہ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہوں گی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنی سینگری ببول کی اور طراثیث کی اسی طرح پر کہ سترہ تولہ جغرات میں ڈیڑھ تولہ ادویہ ملا کر استعمال کریں گے اور معدہ پر ضمادات مذکورہ قانون عام میں لگائے جائیں اور غذا مسور مقشر اور چاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارہ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کی جائے اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہیں ہوتا چوزہائے مرغ اور تیتر اور لوہ کو خوب طرح بھون کر اور اثنائے بریان کرنے میں ترشی آبہائے مذکورہ بالا کی ان پر چھڑکتے جاتے ہیں اور خوب طرح بھو کر کھلاتے ہیں قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اس مریض کا ہے جس کو سوءمزاج حار بلا مادہ سے گوشاذونادر زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام میں بیان کیا گیا ہے اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہے مشروبات اور ضمادہائے مسخنہ سے علاج کرنا چاہیے۔

چنانچہ اپنے مقام پر ان ادویہ کا ذکر ہو چکا ہے اور غذا میں چکاوگ اور کنجشک بریان اور چوزہائے مرغ بھی کھلانے چاہئیں کہ ان کا گوشت معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالح سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم دونوں قسم کے مصالحہ کو ملانا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اس کا تنقیہ اسی طور سے جیسا کہ بیان ہو چکا پہلے کرلینا چاہیے ہر ہفتہ میں قے کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب آلاس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہے اور نبیذ غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے اگر بسبب قروح کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کریں گے بعد ازاں معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کی جائے گی اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ مشددات قابضہ مثل ہلیلہ بریان اور خرنوب وغیرہ کے ہمراہ مسخنات خوشبو کے شربا اور ضماد استعمال کریں ایسی قسم میں جوارش خرنوب آب فودنج تازہ کے ہمراہ خواہ دوائے ساق آب خرنوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رب سفرجل ترش کے ساتھ جس رب میں اور کوئی شے نہ ملی ہو یا جوارش خوذی رب آلاس کے ہمراہ مفید ہوتی ہو۔

منطعت عظیم پیدا کرنے والی دوا اس مرض میں یہ بھی ہے کہ اقراص ہو فسطید اس اور اقراص گلنار کو اختیار کریں اور ضماد افسنتین ہمراہ قوابض کے لگائیں غذا ایسے بیمار کی اقرب ہے غذائے سوءمزاج حار رطب کے بھنی ہوئی اشیاء اور مطجنات اور ربوب کے جملہ اقسام جو معلوم ہو چکے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب جو ہمراہ تمر ہندی کے اندرونی غشا اور جھلی کے امراض کو نافع ہے۔

قے اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان قے سے مراد وہ حرکت معدہ کی ہے جس سے معدہ کسی شے موجود معدہ کو منہ کی طرف سے دفع کرتا ہے اور وہ شے اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کرلیتی ہے یعنی منہ کی طرف سے نکل بھی جاتی ہے

اور تہوع میں فرق یہی ٹھہرا کہ قے کی حالت میں اخراج شے موجودہ کا منہ کی طرف سے ہو جاتا ہے اور ابکائی میں نہیں ہوتا مگر معدہ کی حرکت قے اور تہوع دونوں میں اخراج شے موجود پر اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے اور غثیان یعنی متلی کے یہ معنے ہیں کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شے موجودہ پر ہوتا ہے اور گویا کوئی امر معدہ پر متقاضی حرکت اخراج شے مذکور کا ہوتا ہے اور یہ تقاضا اور خواہش اس متقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے بعد اس کا تقاضا برطرف ہو جائے مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہ ہو یہ تینوں حالات یعنی قے اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہائے معدہ کے مخالف ہیں اور ہر طرح سے ان کی مخالفت ظاہر ہے تقلب نفس اس متلی کو کہتے ہیں جو لازم اور دیر پا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہیں قے کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہے جس سے قلق اور بے چینی پیدا ہوتی ہے جس طرح ہیضہ کی قے خواہ جو شخص کوئی قے لانے والی دوا پی چکا ہو اس کی قے اور بعض قسم قے کی باسکون و آرام ہوتی ہے جس طرح قے خوگرفتہ لوگوں کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہو جاتی ہے جب ابکائی پیدا ہوتی ہے ضرور کوئی ایسی شے بھی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کو محتاج گرا دینے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنی منہ کی طرف سے کر دیتی ہے اور یہ شے فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا کرتی ہے یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہے جس کا فعل ایذا رسانی کا معدہ میں وہی ہوتا ہے جو فعل اس خراب مادہ کا ہے جس سے معدہ کو ایذا پہنچتی ہے خواہ معدہ سے عضو مشارک کو موذی ہوتا ہے جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہنچے کہ اس وقت ابکائی بشرکت ایذائے دماغ کے پیدا ہو گی یا اینکہ وہ شے مذکورہ بالا کوئی مادہ غلطی ایسا ہو جو معدہ میں سمایا ہوا ہے خواہ اس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے کہ اس مادہ سے طعام فاسد ہو جاتا ہے خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہے جس طرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی اور خراب نہیں ہے مگر فم معدہ کو تر کر کے

ڈھیلا کر دیتی ہے بدون اس کے کہ اس رطوبت میں کسی قسم کی خرابی ہو خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہ ہو اس لئے کہ معدہ اس کی گرانی سے بھی اذیت پاتا ہے اور تہوع پیدا ہوتا ہے اگر چہ وہ شے جو معدہ میں ریختہ ہوئی ہے مثلاً خون یا بلغم شیریں ہے کیوں نہ ہو کہ باوجودیکہ تھوڑی دیر بعد اس سے تغذیہ بدن کا ہو جائے اور معدہ خود بھی اس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پائے گا اور سبک ہو جائے گا اس لئے کہ خون سے معدہ کو ضرور غذا ملتی ہے اور بلغم شیریں سے خون بن جاتا ہے یعنی اس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہے یہ نہیں کہ فوراً اس خون سے تغذیہ معدہ کا ہو جائے اور جس طرح وہ خون یا بلغم طبعی شیریں معدہ میں پہنچا ہے ویسا ہی بلا تصرف اور کمی بیشی غذائے معدہ بن جائے بلکہ اس سے تغذیہ بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جس قدر ان رگوں میں پہنچ کر معدہ کے حصہ میں آتا ہے جن رگوں سے یہ خدمت متعلق ہے کہ خون کا مزاج اور کیفیت مشابہ مزاج معدہ کے بدل دیتی ہیں اور یہ وہی رگیں ہیں جن کا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح میں ہو چکا ہے الغرض ان رگوں سے پلٹ کر اور مزاج یافتہ ہو کر یہ خون اور بلغم شیریں غذائے معدہ ہوتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہو جائے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے اور وہ عروق معدہ میں ایسی چیز نہ پہنچا سکیں جس پر معدہ قناعت کر کے متوجہ اس کے ہضم پر ہو کر اس کا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون کی طرف کر دے ایسے وقت ضرور ہے کہ معدہ کو اس خون سے غذا نہ ملے گی۔

غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع ہوتا ہے کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہے اور یہ ریزش ان رگوں کی طرف سے نہیں ہوتی جن کا نام زارقہ دم ہے بلکہ ان رگوں سے یہ خون جگر سے معدہ میں پہنچتا ہے جدھر سے کیموس کا نفوذ جگر میں ہوتا ہے اور یہ خون صالح جس کی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہے زیادہ گرانبار معدہ پر

نہیں ہوتا اور اس کی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہے کہ معدہ اس کو بطور انتشاف اور پونچھنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور مادہ کو معدہ اپنے مادہ کی طرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہوجائے اس کو اپنی غذا بنالے بڑی غلطی کی ہے جس نے قطعی اس امر پر کیا ہے کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہیں ہوتی بعض آدمیوں کو سودادی قے بطور دودھ کے ہوتی ہے اور وہ شخص ایسی قے کا عادی اور خوگر ہوتا ہے اور قے ہی کرنے میں اس کی تندرستی ہے ورنہ خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قے مری اور حلق میں سوزش پیدا کرتی ہے بلکہ زخم ڈال دیتی ہے متلی کی بعض قسم وہ ہے جو علامت بحران کی ہو اور اکثر متلی علامت ردی ہوتی ہے جس طرح حمیات وبائیہ کی متلی جب ناتھین امراض کو زیادہ غثیان عارض نہ ہونکس مرض کی خبر دیتی ہے قے کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہے جو حمیات حارہر کو مفید ہے اور اورام جگر کو سودمند ہے جو بطرف مقعر جگر کے پیدا ہوں اور بعض قسم کی قے زمانہ تزید حمیات میں ہوتی ہے جس وقت معدہ میں خواہ احشاء باطنی میں مثل جگر طحال رحم اور امعا کے اورام ہوں خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہوں ضروران اورام سے قے حادث ہوگی اس لئے کہ اس وقت میلان طبعی بطرف دفع کے زیادہ ہوتا ہے اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت بڑی ایذا پیدا ہوتی ہے۔

مترجم مراد یہ ہے کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ میں پہنچتی ہے اور ورم مانع تداخل ہے لہذا ایذا بے حد پیدا ہوتی ہے اور طبیعت اس غذائے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہے پھر چونکہ دفع کرنا اس غذا وغیرہ کا اسفل کی طرف بعد ہضم کے دیر میں متصور ہے اور بآسانی اور جلدی قے کے ذریعہ سے دفع ہوسکتا ہے لہذا واجب ہوا کہ اسی طریق اسہل سے دفع کردے اور قے واقع ہوجائے عضو ملاقی کے مس کے یہ معنے ہیں کہ جب معدہ میں کوئی غذا یا دوا یا خلط

وارد ہو اس وقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہو جائے گا اور اعضائے متصل معدہ سے اس کو مماست پیدا ہوگی اسی طرح جو اور کسی عضو میں خلط وغیرہ بھر جائے وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذادہی کرے گا کہ حجم اس کا بھی بڑھ جائے گا اور ورم میں یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہے۔

متن غثیان کبھی اسی طرح باقی رہتا ہے یعنی متلی فقط ہوا کرتی ہے اور قے تک نوبت نہیں پہنچتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی قوی ہوتی ہے اور غذا وغیرہ کو نہیں چھوڑتی کہ منہ کی طرف سے خارج ہو جائے خواہ کیفیت اس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہے ضعیف ہو یا مقدار اس کی قلیل ہوتا اینکہ اگر وہ شخص بروقت متلی اٹھنے کے کوئی چیز کھالے بآسانی قے ہو جائے بلکہ اس کے کھانے سے قے پر تحریک ہوتی ہے جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا ضعف اس کے معدہ میں زیادہ ہو کہ اس کا جی متلایا کرے اور قے کر ڈالنا اس کو ممکن نہ ہو کیونکہ معدہ خالی ہے یا خالی تو نہیں ہے مگر جو خلط موذی معدہ ہے عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ میں متشرب اور سا گئی ہو خواہ متشرب نہیں ہے مگر مقدار اس خلط کی بہر حال کم ہے اور یہ ضعیف المعدہ جس کا ذکر ہو رہا ہے ایسا ہے کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلے خواہ فم معدہ ضعیف کی جگہ اس کا معدہ یا فم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی سے کبھی اس کو متلی عارض نہ ہوتی اور نہ ایسے ضعیف الاثر اور کم مقدار خلط کا اثر اس کے معدہ کو پہنچتا مگر اس وقت چونکہ اس کا معدہ ضعیف ہے قلیل او ضعیف الاثر غذا وغیرہ سے اس پر اثر پیدا ہوتا ہے یعنی فقط متلی ہوتی ہے اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قے کرنی اسے ممکن نہیں ہوتی پس ایسا شخص بروقت جی متلانے کے اگر کچھ کھالیتا ہے قے کرنے پر اس کو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہے پہلا سبب تو یہ ہے وہ خلط موذی کمی کے ساتھ ہوتی ہے اور اس کی ایذادہی بھی کمتر ہوتی ہے زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہیں کرسکتی اس لئے کہ وہ خلط قعر معدہ میں

ہے اور جب کچھ کھالیا طعام وارد معدہ اس خلط قلیل کو فم معدہ تک چڑھا دیتا ہے اور بسبب آمیزش اور اخلاط باہمی کے اس خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور بسہولت پھر قے میں نکل جاتی ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ یہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معتد بہ پر ہوتا ہے خواستگار اعانت اس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جس طرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قے کرنے میں ہر وقت آسانی ہو موجودگی خلط قلیل میں بھی غذا معین اخراج پر اس خلط کے ہوتی ہے کبھی جی کا الٹنا پلٹنا اور متلی کا اٹھنا حرارت اور خشکی سے پیدا ہوتا ہے جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہے جو کیفیت کسی خلط حار یابس سے پیدا ہوتی ہے کہ متصل معدہ کے پیدا ہو قے کا باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہے مگر ہمیشہ اس کا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کر دیتا ہے خواہ معدہ کو قابل ریزش فضول کیا اور اعضا سے کر دیتا ہے۔

بحرانی قے اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہے تپ کا مریض اکثر اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ اسے تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعتہً عارض ہوتی ہے اور ناگاہ اس کو قے زنگاری خواہ نیلی قے ہوتی ہے اور ان اعراض سے خلاصی اور نجات پاتا ہے کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ میں پیدا ہوا ہو اس سے بھی نجات قے کے ذریعہ سے ہو جاتی ہے اکثر ہچکی جو پے در پے آتی ہو اور چین لینے نہ دیتی ہو اس سے قے نجات دیتی ہے جو شخص باعتدال قے کا استعمال کرتا رہے اپنے گردہ کی حفاظت اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤں کو پہنچتے ہیں ان کا علاج اسی قے سے گویا کر رہا ہے رگوں ے شگافتہ ہونے سے عموماً یعنی اوروہ اور شرائین دونوں کے شگافتہ ہونے سے بھی قے کرنا شفا دہندہ ہے مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہے کہ ہر مہینے میں دو مرتبہ قے کرلیا کرے افضل اوقات قے کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازاں کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھ کھالے اور خوب پیٹ بھر لے ہم نے قے کرنے کے قواعد پورے پورے فن کلیات کتاب اول میں بخوبی بیان کر

ہے کہ خون کی حرکت نا مناسب اور خارج حد اعتدال سے ہوئی ہے اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہ ہلاکت ہوتی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قے بھی منذر بہ ہلاکت ہوتی ہے خالص قے یعنی بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہے اور صفراوی قے افراط حرارت پر دلالت کرتی ہے۔

مگر بلغمی قے نے افراط برودت سادجہ پر دلیل ہوتی ہے مختلف رنگ کی قے میں سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہے جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کراثی بھی ردی ہے کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہے ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہے کہ فم معدہ تو الٹ پلٹ رہا ہے اور اس کے تقلب سے متلی اٹھ رہی ہے اور طبیعت میں امساک اور بخل ہے کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہیں چاہتی بلکہ اس کا معدہ میں باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہے پسند کرتی ہے ایسے وقت اگر مسکنات قے یعنی ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کریں امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کریں قے کی زیادتی ہوگی۔

ہاں اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہے خلط رقیق اور مراری ہو کہ اس وقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہے کہ زلال آلوئے بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے تاکہ دونوں ضرر سے نفع پیدا ہو بعض آدمیوں کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ہر وقت خواہش طعام کی کرتا ہے اور جب غذا کھانے سے معدہ اس کا پر ہو جاتا ہے فوراً یا تو قے کر ڈالتا ہے خواہ بذریعہ اسہال کے اس کو دفع کر دیتا ہے پھر دوبارہ غذا کھاتا ہے اور پھر وہی قے اور دست سے دفع کر دیتا ہے اور ہمیشہ ایسی ہی اس کی عادت ہوتی ہے اور باایں ہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیوں کے اپنی زندگی بسر کرتا ہے گویا یہ خراب حالی اس کے واسطے امر طبعی ہے ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کے ہے وہ طائر جراد یعنی ملخ کو شکار کرتا ہے اور کھاتا جاتا ہے اور پیٹ کو بھرا کرتا ہے اور مدت العمر کبھی سیر نہیں ہوتا جہاں تک اسے

ٹڈی ملتی جائے برابر اس کی ایسی کیفیت رہے گی اور بھی بہت سے ایسے حیوانات ہیں جن کی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی۔

مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط بنظر تائید ان بیانات کے ہے جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہیں۔

متن بعض آدمیوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جس وقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہے ظن غالب اسے یہی ہوتا ہے کہ ادھر اس نے حرکت کی اور بدن اس کا ہلا قے ہو جائے گی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کرے گا قے ہو جائے گی سبب اس کیفیت کا وہی ہے جو اوپر کے ابواب میں مذکور ہو چکا اسلم قے وہی ہے جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت میں متوسط ہو اور انہیں اخلاط پر شامل ہو جس کا معدہ خوگر ہو رہا ہے یعنی ان اخلاط کی تولید معدہ میں بطور عادت کے ہوتی ہے کراثی قے دلیل شر اور فساد پر ہے امراض میں اور سبز قے مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلجی اکثر اوقات حرارت غریزی کے فرد ہونے اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہے اور یہ دونوں قسم یعنی لاجوردی اور نیلجی کراثی اور زنجاری سے جدا ہیں علاوہ بر اں یہی دونوں قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہیں مگر جو قسم قے احتراق کے بسبب سیاہ کرنے برودت اور مکدر کرنے برد کے اور موت قوت طبعیہ کے نہ ہو وہ قوت احتراقی مائل بہ اشراق یعنی کسی قدر چمکتی ہوئی اور مائل۔صفائی اور کراہیت ہوتی ہے علاوہ بر اں جس شخص کے جگر میں کوئی مزاج حار موجود ہو اور اس کی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنی زرد اور کراثی اور زنگاری قے عارض ہوتی ہے جس کے جگر میں ورم حار ہو پہلے اس کو قے صفراوی ہوتی ہے پھر اس کے بعد کراثی اس کے بعد زنگاری ہوتی ہے اور ہمراہ قے کے ہچکی بھی آتی ہے اور متلی بھی ہوتی ہے سیاہ قے نہایت زبوں ہے سوائے اس کے کہ اورام طحال میں یا آخر ربیع میں ہو بدبو قے بھی خراب ہے اور ردی ہے خصوصاً ان دونوں قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ میں حادث ہو اگر کسی شخص کو کسی

مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہے کہ قے کرڈالے کہ اس کو بہت فائدہ ہوگا۔

علامات جو قے کے آنے پر خبر دیتے ہیں متلی ہونی اور ابکائی آنی یہ دونوں مقدمہ قے آنے کے ہیں یعنی قے سے پہلے یہ دونوں خواہ ان میں سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہے جس وقت نیچے والا ہونٹ پھڑکنے لگے اور شراسیف میں امتداد یعنی کھچاؤ اوپر کی طرف پیدا ہو اس کو قے آنے کا حکم قطعی کر دینا چاہیے علامات خلط ردی اور متعفن کی جس سے غثیان اور قے پیدا ہوتی ہے اگر یہ خلط حار ہو اس وقت پیاس اور بدطعمی منہ کی اور عفونت ظاہر ہوگی اور علامت ایسے خلط کی اگر صدید ہوتے ہیں اس کے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہو جائے گی اور معدہ کو اس کی موجودگی سے ایذائے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنی گرانبار معدہ پر نہ ہوگی اس لئے کہ اس کی ایذا رسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہے زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہیں ہوتی۔

علامت خلط جید اور غیر ردی کی جس کی کثرت مقدار سے متلی اور قے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ گندہ دہنی اور عفونت قے میں نہ ہو اور نہ برا ذائقہ اور نہ برے مزے کی قے ہو اور یہ بھی ہے کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو بکٹھی دوائیں کھلانے پلانے سے قے میں سکون ہو جاتا ہے اور اگر غلیظ ہو ادویہ ملطفہ سے تسکین ہوتی ہے منہ میں رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قے جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب دہن خصوصاً اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہو چکی ہو یہ سب علامات اسی کے ہیں علامت اس غثیان اور قے کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور فم معدہ پر جو غذا وغیرہ وارد ہو اس کی برداشت نہ کر سکے بلکہ اس کے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی علامت سوء مزاج چہارگانہ مذکورہ بالا میں سے موجود ہوگی جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہے یا جگر یا رحم کی شرکت سے اس کی علامت بس

کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر دو رطل (رطل اور پونڈ کا وزن تقریباً ایک ہے جس کا وزن بشمار انگریزی پیانہ کے یہ ہے کہ ۸۲ پونڈ کا ایک من ہوتا ہے اس حساب سے ایک رطل کا وزن تقریباً ۳۱ تولہ ہوتا ہے) یعنی قریب ۸۷ تولہ کے خون جب براہ قے کے نکل جاتا ہے راحت اور منفعت ہوتی ہے اور سی طرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہیں ہوتا اور یہ صورت اس وقت ہوتی ہے کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہے فوراً بذریعہ قے کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو نکل جاتا ہے اور کچھ ضرر نہیں ہوتا مگر جو خون طحال سے بچ کر معدہ پر آتا ہے اور براہ قے برآمد ہوتا ہے سیاہ اور زردی اس میں زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہے اور ان دونوں قسم میں قے الدم کے زیادہ درد نہیں ہوتا اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قے ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ وہ گوشت زائد از قسم ثوبول یعنی مسہ کے خواہ لحم باسوری معدہ میں اگتا ہے اور جب اس کا تعلق معدہ سے باقی نہیں رہتا یعنی معدہ سے جدا ہو جاتا ہے طبیعت مدبرہ بدن اس کو اوپر کی طرف براہ قے دفع کردیتی ہے جو قے الدم ہمراہ تپ کے ہو ردی اور خراب ہے لیکن اگ رحمی نہ ہو تو اکثر ردی نہیں بھی ہوتی ہے۔

علامات جو قے الدم معدہ سے ہو اس میں اور مری کی قے الدم میں فرق یہ ہے کہ مقام درد کو دریافت کریں ہاں اگر انفتاح عروق سے ہوگی اور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہ ہوگی پھر اس وقت درد نہ ہوگا یعنی یہ شناخت اس وقت بکار آمد نہ ہوگی جو قسم قے الدم کی بسبب تاکل کے ہوگی اس پر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد اس میں اولاً تو تھوڑی ہوگی پھر یکبارگی مقدار کثیر برآمد ہوگی جو قسم قے الدم کی صحت قوت سے ہوگی اس کی شناخت یہ ہے کہ قے کرنے والا اپنے جملہ امور بدن کو گوارا سمجھے گا اور کسی طرح کی کراہت اور ناخوشی اسے اپنے افعال صحت میں عارض نہ ہوگی کسی قدر گرانی قبل اس خونی قے کے جو اسے محسوس ہوتی تھی سو بعد قے

کے وہ بھی جاتی رہے گی اور سکی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاداور اکال اور بدبو اور قروحی یعنی جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہے نہ ہوگا۔

جو قے الدم علقہ سے حادث ہوتی ہے اس کا خون رقیق اور صدیدی ہوگا اور ایسے پانی سے وہ قے پیدا ہوتی ہے جو عالق ہو یعنی بستگی خون کا موجب ہو جو قے الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک وقت ہوتی ہے اور ایک وقت نہیں ہوتی اور بیماروں کو ایسی قے ہونے سے نفع ہوتا ہے اور رنگ ان کا زرد ہوتا ہے جگر سے خون کر کے جو قسم قے الدم کی عارض ہوتی ہے اس میں اور طحال کی ریزش سے قے الدم کے عارض ہونے اور خود معدہ سے قے الدم کے عارض ہونے میں فرق یہ ہے کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قے الدم بدون درد معدہ کے ہوتی ہے اور خود معدہ سے بلا ریزش قے الدم کسی قدر درد سے خالی نہیں ہوتی جو قے الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہے اس کا خون سیاہ اور متعکر ہوتا ہے چنانچہ ابھی مذکور ہوا بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قے کرتا ہے اور سبب ابھی مذکور ہو چکا۔

علاج مطلق جملہ اقسام قے کا اور بیان عام قے کے علاج کا یہ ہے کہ جو قے فساد استعمال غذا سے پیدا ہوئی ہو غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہے اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہیں حار ہوں خواہ بارد جو مناسب بحال مریض ہو ان سے بھی استعانت درکار ہے اور جس قے کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اس کا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے ادویہ مشروبہ سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور رفاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے حقنہ جو مناسب مرض موجود ہو اس واسطے نافع ہوتا ہے کہ مادہ کو اسفل کی طرف مائل کر دیتا ہے لہذا قے بند ہو جاتی ہے اکثر حقنہ ہائے حادہ کے استعمال سے قے بالکل بند ہو جاتی ہے قے کرانے سے بھی وہ قے بند ہو جاتی ہے جو مادی ہو اس لئے کہ اختیاری قے کرانے سے اخراج اس مادہ کا بخوبی ہو جاتا ہے جس سے قے پیدا ہوتی تھی وہ

قے صناعی یعنی تجویز طبیب سے جو کرائی جائے فقط آب گرم سے ہو یا اینکہ آب گرم میں سکنجبین سادہ بھی ملادیں خواہ سوئے کے بیج ملائیں خواہ آب ترب اور شہد خواہ ادویہ قے چنانچہ اپنے مقام پر ان کا بیان ہو چکا جس مادہ کا اخراج بذریعہ قے یا بذریعہ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی تدبیر اس طرح ہم ریں گے کہ پہلے اس مادہ کی تلطیف کریں گے پھر اس کی تقطیع کر کے بعد ازاں اس کا استفراغ کریں گے اگر متلی بلکہ قے بھی کسی سوءمزاج کی وجہ سے عارض ہو اس کا علاج اس طرح کریں گے کہ وہ سوءمزاج اپنے ضد کی طرف بدل جائے اگر احتیاج تخدیر یعنی بے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق مندرجہ ذیل یہ بھی کی جائے گی۔

نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے میں یہ ہے کہ اس خلط کو دفع کر دیں جو غثیان پیدا کرتی ہے خواہ اس خلط کو کم کر دیں یا اس کی تقطیع کریں اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اس کے عفونت کی اصلاح کریں اگر وہ خلط متعفن ہو اور صدیدی ہو ادویہ عطریہ سے جس قدر تناول کر سکے اس لئے کہ خوشبو اشیاء زیادہ مناسب معدہ کی ہیں خصوصاً اگر بارد خلط سے وہ متلی یا قے حادث ہوئی ہو یا اینکہ اس کی موجودگی کو بھلا دیں یعنی اس کی ایذا سے اپنے تئیں گویا غافل تصور کریں اگر حس معدہ کی اس سے زیادہ متعلق ہو یعنی زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قے کا ہیجان زیادہ ہو اور بھلا دینے کے حیلے اکثر مقامات میں مذکور ہو چکے ہیں ہائج مادہ کا اطرف کی طرف جذب کرنا قے کے بند کرنے میں زیادہ نافع ہے خصوصاً اگر وہ مادہ ہائجہ ان اخلاط سے جو اعضائے محیط سے معدہ کے دفع ہو کر بطرف معدہ کے پہنچا ہو۔

یہ جذب مادہ کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بہت استواری اور سختی سے ان کی بندش کریں خصوصاً اطراف زیریں کے جیسے دونوں پاؤں کی پنڈلیاں اور دونوں قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور نیچے اترتی ہوئی چلی آئے کبھی ایسے جذب پر اطراف کو گرم کرنا اور گرم پانی میں ان کو رکھنا بھی معین ہوتا ہے اور بیشتر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ

بازو اور ساق پر کوئی دوائے محمر جس سے جلد سرخ ہو جائے اور قرحہ ڈال دے رکھی جاتی ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قے کی تسکین کرتا ہے اس لئے کہ جذب مواد بسمت اطراف کرتا ہے اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسے قے کو نافع ہوتا ہے جو سریع اور تیز ہو اس لئے کہ تبرید پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح معدہ کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی میں خوب طرح ملیں اور چھان کر وہ پانی پلایا جائے بڑا عمدہ علاج اس قے کا ہے جو غالب اور ہائج ہو باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ میں اگر پختہ کریں یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگوں کو نافع ہے مسور جس پانی میں بھگوئی گئی ہو اس پانی کو دور کر کے سرکہ میں جوش دیں یہ بھی اسی طرح مفید ہوتی ہے ایک دوا ایسے بیماروں کی یہ بھی مجرب ہو چکی ہے عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہم وزن آب بہ میں استعمال کریں قرنفل کا گوند اس کے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے اور جس وقت قرنفل کا گوند پایا جائے اور خود لونگ ہی کو اس میں داخل کریں اور ہمراہ اس کے مشک طرا مشیع مثل وزن قرنفل کے ملائیں نہایت عمدہ ہے اور قائم مقام ضمغ قرنفل کے ہے جہاں تک ممکن ہو ان بیماروں کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج ان کا ہے قے اور متلی کے روکنے میں وہ ماء اللحم جس میں مصالح گرم زیادہ پڑے ہوں اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر پلانا بھی مفید ہوتا ہے گوارا ہو ان کو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسی قدر اس ماء اللحم میں عفوصت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اسی ماء اللحم میں نان تنک خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دی جائے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سو جاتے ہیں اور ادھر نیند ان کو آئی اور صحت ہوئی اگر طبیعت خود بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اس وقت قے کا حبس کرنا ادویہ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کر کے درست نہیں ہے کہ خشکی زیادہ پیدا ہو گی ہاں مگر اس قدر جائز ہے جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذا

دہی تخفیف کی پیدا نہ ہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت میں روانی جو منجر بہ تلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے بعد ازاں ربوب مذکورہ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے اکثر اوقات متلی اور قے میں فصد کرنے سے تخفیف ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص دوائے قوی حابس قے کو براہ قے کرادے دوبارہ ویسی ہی دوا پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوائے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اس کے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذا دہی کرے اور اس کے ہمراہ قے نہ ہوتی ہو اس وقت طبیعت کی اعانت ادویہ مقیہ لطیف سے کرنی چاہیے تا اینکہ اس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے قے کردے اور اگر حاجت اسہال نرم کی ہو کر دینا چاہیے بعد اس کے تقویت معدہ کی ادہان مذکورہ بالا سے کرنی چاہیے کبھی متلی کھانے کے بعد نہیں ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اس وقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی چاہیے کبھی متلی کھانے کے بعد نہیں ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اس وقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہیں ہوتی ایسے شخص پر واجب ہے کہ تناول طعام کرے اس کے بعد معطسات یعنی چھینک پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال کرتے ہیں اور یہ علاج کا پرانا طریقہ ہے اور متشوش ہے یعنی انتظام اس کا درست نہیں اور قاعدہ تحقیق پر درست نہیں ہے ہم نے علاج قے کا قانون عام تو بیان کر دیا۔

اب تفصیلی علاج کے بیان کا ارادہ ہے ہم کہتے ہیں کہ جو قسم قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اس میں خرمائے خشک کھلانے سے خاص کر تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور غبیرا یعنی سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے تیار کیے جائیں یہ حب کہ جس کا نسخہ ذیل میں ہے بھی مسکن ایسی ہی قے کی ہے بزرالبنج ایک جزو تخم گل سماق خرمائے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب سفرجل سے گولیاں تیار کریں اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے

ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو یہ دوا نافع ہے اس طرح پر کہ نیند لاتی ہے اور متلی میں سکون پیدا کرتی ہے اور اگر مریض کی طبیعت میں زیادہ قبض نہ ہو رب ساذجہ کا جو انگور خام یا ریباس یا حماض اترج سے خصوصاً بنائے جائیں تجویز کرنا بھی جائز ہے کافور میں خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند کرنے کی عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب میں ملا کر اور سونگھانے اور معدہ پر طلا کرنے ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہے جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اس کا جسم ہلا اور قے ہو جائے گی بہترین علاج اس کے واسطے اور یہی اس شخص کے واسطے جس کی غذا قے کی طرف سے گر جاتی ہو اور غذا کے ہمراہ مرہ صفرا قے میں نہ آتا ہو بلکہ اس کو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو وہی علاج ہے جو بذریعہ مجففات مسخنہ کے کیا جائے انہیں مجففات سے تخم کرفس اور انیسون اور افسنتین ہے سب اجزا ہم وزن لے کر قرص تیار کریں اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کریں انہیں دونوں کی نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور رمزی ملا کر تجویز کرنی چاہیے۔

جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد معدہ کے قے کر دیتا ہے اس کے واسطے خرمائے خشک کو پیس کر اور تھوڑا سا شربت حب آلاس اس میں ڈالیں اس قدر کہ دونوں یکجا ہو جائیں اس کے بعد تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملا کر استعمال کرائیں ایک زردی انڈے کی بریان کر کے شہد ملا کر پندرہ دانہ مصطگی پیس کر اس میں داخل کر کے اس کو کھلا دیں اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جائے جو قرص درد معدہ کے باب میں مندرج ہیں اور ان میں افسنتین اور مرکی داخل ہے وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہیں واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ ان کے قائم مقام ہیں یعنی مبتلائے اوجاع معدہ ہیں ان کو بعد غذا کے قوابض کا استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لبلاب کے ایسے

بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کریں مفید ہوگا کندر بلوط ساق دوائے جید مانع متلی کے کشنیز خشک اور سداب خشک دونوں ہم وزن یا کسی شراب آب آمیختہ ملا کر استعمال کریں اگر قے میں ترشی معلوم ہو خواہ آب سرد میں آمیختہ کر کے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو یہ دوا نافع ہے اس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط باردہ کے عارض ہو زرنباد ورونج جند بیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کریں پھر اگر یہ تدبیرات مذکورہ بالا کافی نہ ہوں اور اقراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بیدانجیر ہمراہ آب بزور معلومہ کے پلانا چاہیے۔

جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو اس کا علاج تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیر اکھلانی چاہیے جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہو اس کا علاج یہ ہے کہ استفراغ اس خلط کا بذریعہ قے کے کیا جائے اور تنقیہ معدہ کا اسی خلط سے کر کے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی یا کیفیت ادویہ سے جن کے رائحہ پایزہ ہو کرنی لازم ہے ایسے ہی مریض کو بزور میں مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جس کو سیسالیوس کہتے ہیں اور دوقو کے نافع ہیں وہ تدبیر کرنی بھی واجب ہے جسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذا ہائے مزلقہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیہ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل وغیرہ کے تناول کریں تا کہ طعام فم معدہ سے اتر کے قعر معدہ تک پہنچ جائے اور مادہ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کی طرف ہو اوپر کی طرف نہ ہو بیشتر بعض غذا ہائے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور ساق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت ایسے لوگوں کو بعد غذا کے ہوتی ہے دواء المسک بھی ایسے بیماروں کو زیادہ نافع ہے اور قرص کوکب کا نفع بدرجہ غایت ہے اگر کسی شربت مناسب کے ہمراہ کھلایا جائے کہ اس میں برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوئی ہو اس کا بند کرنا تا امکان مناسب نہیں ہے پھر اگر ایسے مریض کے بدن میں امتلائے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخدعین

ان دونوں رگوں پر جو گردن کے دونوں طرف ہیں حجامت بھی کرای چاہیے تا کہ اعضائے اعالی جو معدہ سے اوپر کی طرف ہیں ان میں اس گرانی سے جو بسبب امتلائے خون اور سودا کے تھی خفت پیدا ہو یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلائے مورث قے کو کافی ہوتی ہے پھر اگر امتلا بافراط ہو کہ جس کا تحمل نہ ہو سکے بذریعہ ایسے حقنہ کے جن میں کسی قدر حدت ہو جذب مادہ امتلا کا اسفل کی طرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ قرطم اور بسفائج اور خسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعہ روغن کنجد اور شہد کے تیار کیے جائیں اور طحال پر ضماد اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بنا کر لگایا جائے۔

ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور افادیہ ملا کر پلایا جائے اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جائے پاؤں کے رگوں کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے۔ جب ان تدبیرات سے قے میں سکون پیدا ہو اس وقت استفراغ سودا کا دویہ سے مثل ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جائے اور اضطرارا اگر روغن بید انجیر اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہنچے یہ بھی جائز ہے اور اگر طحال میں کوئی مرض ہو اس کا بھی علاج کرنا چاہیے جو قے بسبب انصباب کسی مادہ رقیق اور بالذع کے اس طرح عارض ہوتی ہے کہ وہ مادہ طعام سے مل جاتا ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے اس کو اقراص کوکب اوقات نوبت میں اگر پلائے جائیں مفید ہوتے ہیں اور غیر اوقات نوبت میں تنقیض مادہ کرنا بذریعہ ایارج اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جس میں صبر کی آمیزش ہو اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے تیار ہوتی ہے اس میں سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلوے بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونوں مادہ کو اسفل کی طرف مائل کرتے ہیں اور بسبب ترشی کے قے میں بھی تسکین پیدا کرتے ہیں ایسی صورت میں واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف حقنہ لینہ سے بھی کیا جائے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور خسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملا کر بنایا جائے اور شکر سرخ

اور بورہ بھی اس میں شریک کریں اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیعت میں یبوست ہو یعنی قبض ہو اس وقت شراب یعنی مشروبات نافع ہوتے ہیں اور جملہ ایسے آدمی جن کو سبات کے ہمراہ قے عارض ہوتی ہے ان کو خشک دوا خواہ غذا سے نفع ہوتا ہے خصوصاً وہ روٹی جو تنور میں خشک ہوگئی ہو اور طباشیر بھی ایسے لوگوں کو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ میں پیس کر ملائی جائے پس خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جائے اور اس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے اکثر ایسے مریض کو حاجت اس کی بھی ہوتی ہے کہ اس کے شکم پر محجمہ چسپان کیے جائیں اور پشت پر اور درمیان دونوں شانوں کے بھی پچھنے لگائے جائیں۔

ایضاً اس کی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے میں اس کو جھولانے کی بھی حاجت وتی ہے اگر رطوبت صدیدی مورث اس مرض کی ہو اس وقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کریں فساد صدید کا اور اس کی بوئے بد کا یعنی تخدیر کے ذریعہ سے فساد صدید کا مقابلہ اور بوئے خوش کے ذریعہ سے ان کی بوئے بد کا مقابلہ کریں اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہئیں جو رطوبت صدیدی کو چوس لیں خصوصاً ایسے قوابض جو خوشبو ہوں بلکہ غذا کی قسم میں سے ہوں پھر اگر ایسا مادہ صدیدی ڈوبا ہو اور متشرب ہو واجب ہے کہ اس وقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افادیہ مشہور عود اور قرنفل اور الائچی کا کیا جائے اسی طرح اگر وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اس وقت ایسی دوائے ملطف وغیرہ سے جو کسی قدر قوی ہو علاج کرنا چاہیے ایارج (ایارج ہمراہ سکنجبین کے دواے مشترک اقسام قے کے ہے) ہمراہ سکنجبین کے دوائے مشترک اکثر اقسام قے کے واسطے ہے اور یہ بیمار یعنی ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ان تدبیرات کے ادویہ مسکنہ قے کا استعمال کریں گے جن میں کسی قدر تسخین بھی ہوگی مثلاً شربت نعناع جو انار کی شرکت سے تیار ہو اور اس میں

عود خام بھی داخل کیا جائے خواہ شربت حماض اترج جن میں افادیہ حارہ شریک کیے جائیں اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو۔

ایضاً دواء المسک جو تلخ ہے اور معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افادیہ کے مستعمل ہوں گے ایضا دواء المسک ہمراہ میبہ کے اور شراب افسنتین ان کو مفید ہے ہر وقت میں نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک باقہ یعنی ایک دستہ ترہ دو رطل پانی میں جوش دیا جائے تا اینکہ نصف رہ جائے پھر اس میں مشک ایک دانگ اور عود چار درہم پسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے منجملہ ادویہ مسکنہ کے ایسی قے کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع رمانی یعنی آب انار کی آمیزش سے بنا ہو اس کے ہمراہ مستعمل ہو خصوصاً اگر اس میں کندر اور رسک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔

میبہ قے بلغمی کو زیادہ مسکن ہے جس وقت متواتر قے آنے سے سقوط قوت کا خوف ہو اور کثرت قے کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قے کیوں نہ ہو سوائے اس قے کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ میں ہوتی ہے اس وقت بیمار کو وہ ماء اللحم جو گوشت چوزہ ہائے طیور اور پاچہ بھیڑ او بکری سے تیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سرمہ کے پسی ہوئی ہوا سے ماء اللحم میں ملائی جائے جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزوں کا بھنا ہوا بلکہ مسلم چوزے بریان کر کے اور ان کا پیٹ چاک کر کے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منہ کے قریب ایسے بھنے ہوئے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسی طرح گرما گرم روٹی کی خوشبو اس کے دماغ تک پہنچانی لازم ہے از انجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزوں کو پانی میں ابالیں اور اس پانی کو گرادیں پھر دوسرے پانی میں اوبالیں اور خوب گلا دیں پھر کسی ہاون دستہ میں اس کو کوٹیں اور اس میں اس کا پانی نچوڑیں اور بزور پیس کر اس میں چھڑکیں اور لباب خبز سمید کو اس میں خوب طرح سے بھگو دیں اور تھوڑی سی شراب ملائیں اور عصارہ

سیب اس میں داخل کریں اور پی جائیں جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جائے اس کے بعد کوٹا جائے بہتر ہے بہ نسبت اس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جائے اور پھر گلایا جائے اس لئے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہے اس کی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے متبخر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اس میں مختقن اور بستہ رہتی ہے بیشتر متلی کو اور تقلب نفس اور قے کو ایسی غذا جو کبک اور چوزہ سے تیار ہو اور آب انگور خام سے اس میں ترشی دی جائے خواہ حماض اترج اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دی جائے اور زیت انفاق سے بریان کی جائے الغرض ایسی غذا ان تینوں امراض کو نافع ہوتی ہے اگر جو کے ستو سرد پانی میں گھول کر ان کو پلائے جائیں خصوصاً اگر قے کا بقیہ ابھی کسی قدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہیں ہے اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہئیں اگرچہ ان اشیاء کو تناول کر کے قے ہو جایا کرے اور اگر کوئی دوا یا غذائے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اس کی ہیئت بدل دینی چاہیے۔

ادویہ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قے کی جاننا چاہیے کہ چبانا کندر اور مصطگی اور سرد کا کبھی متلی اور قے کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح بن کا چبانا اور سداب خشک بقدر ملعقہ یعنی چمچہ کے اگر تناول کیا جائے وہ عجیب النفع ہے اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جائے اور اس حسو پر جو نان تنک سے تیار ہوئی ہو چھڑکی جائے اور عصارات مذکورہ بھی اس میں داخل ہوں فوراً پینے کے ساتھ ہی متلی اور قے کو ٹھہرا دیتی ہے اور اسی طرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جائے خواہ کسی پانی میں جوش دے کر اوپر اوپر کا پانی پلایا جائے خصوصاً لڑکوں کی قے اور متلی کے واسطے زیادہ مفید ہے اور اجود یہ ہے کہ اس پر مصطگی بھی چھڑک لی جائے منجملہ ادویہ مسکنہ قے اور متلی کے رب اترج ہے اس شخص کے واسطے جو قے مراری میں گرفتار ہو فوراً شفا دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلائے قے اور متلی کا ہو اس کو رب اترج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے۔

ایضاً جوشاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو داؤں کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب فقاح کر تنہا ہو خواہ افادیہ ملا کر اور ہمراہ کرو یا جو قسم خاص زیرہ کی ہے اور میپہ کے ساتھ اور میبوسن بھی ایسی شراب ہے جس کی حاجت اس مرض میں ہوتی ہے دایہ طفل جو دودھ پلائی ہو اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قے اور متلی کا ہے اور اسی طرح اگر ایک طسوخ قرنفل کوٹ کر دودھ میں گھول دی جائے اور لڑکے کو پلائیں اس کی قے بند ہو جاتی ہے اور اسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جس کو ہم نے خود تجربہ کیا ہے۔

ترکیب مجرب جواستمراء یعنی غذاو غیرہ کے معدہ میں ٹھہرنے اور پچ جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان اریسا مصطگی زیرہ ہر واحد ایک جزو ماءالعسل میں پختہ کر کے استعمال کریں جب علاج سے درماندگی ہو جائے پھر اس وقت ناچار ان مخدرات کا استعمال کریں گے جن کی طبیعت میں یہ اثر نہیں ہے کہ قے کی تحریک کریں جس طرح بیخ اور خود جوز ماثل وغیرہ میں ہے ہاں ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویہ عطریہ سے خوشبو کر دیں کہ ان کی تخدیر تو باقی رہے او قے لانے کا اثر جو ان میں ہے اس کی اصلاح ہو جائے اور سمیت ان کی تریاقیت ادویہ عطریہ سے اصلاح پذیر ہو جائے اس وقت پھر جوز ماثل اور بیخ وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے بلکہ قے اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور کاہو اور تخم خشخاش سے زیادہ قوی پوست خشخاش ہے خصوصاً پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح بری اور اس سے زیادہ قوی افیون ہے اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہے اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہے خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویہ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی تریاقیت سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کریں۔

ترکیب جید ہماری تجویز سے یہ ہے کہ پوست پستہ اور سک اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور رفا دز ہر نصف جزو اور اگر فادز ہر بہم نہ پہنچے زرنباد ایک جزو اور

افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت ایک مثقال تک ہے مشروبات جیدہ سے متلی اور قے کے واسطے بھی خاص ہمارا مجوزہ ہے سفرجل خرمائے خام ملکہ ایک جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھواں حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسواں حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسواں حصہ جزو کا اور آب پودینہ اس قدر کہ سب اجزا اس میں تر ہو جائیں اور گلاب اس قدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص اتنا کہ وزن میں سہ چند آب نعناع اور گلاب کے ہو اس کو نرم نرم آنچ سے پختہ کریں یہاں تک کہ اجزا مہرا ہو جائیں اور خرما اور بھی بالکل گھل مل جائے بعد ازاں سب پانی کو چھان لیں اور باہستگی عقد کریں یعنی نتھر جانے دیں اور اسی کو تناول کریں جس وقت مخدرات کا استعمال کیا جائے واجب ہے کہ خوشبو چیزیں ہر وقت سونگھاتے جائیں اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیے اور طیب لذیذ اس سے جدا نہ ہونے پائے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اسے ہصا کر اور دوسری قسم اس کے پاس رکھی جائے اقراص (اجزائے قرص مادینوس کے فوائد بموجب بیان جالینوس) امادینوس بنا بر شہادت جالینوس کے بھی مفید ہیں اس لئے کہ یہ اقراص شامل جملہ ان فوائد پر ہیں جو علاج قے کے واسطے درکار ہیں خصوصاً اگر مورث قے کا خلط صدیدی ہو کہ یہ قرص گویا اس کا تریاق ہے نسخہ اس کا وہی ہے جو قرابادین میں درج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص میں انیسون اور تخم کرفس بغرض عطریت اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنی معدہ سے نیچے اتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوئے خوش کے ضد مخالف خلط صدیدی کی تحلیل بھی کرتی ہے دارچینی میں خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضائے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فساد اور خضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے قرص

کوکب بھی صدیدی قے کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قے ہو جانے سے اس متلی میں سکون پیدا ہوتا ہو اس وقت کچھ ضرورنہیں ہے کہ بتکلف قے کرائیں خواہ اوراودیہ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ اگر قے خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہے اور کبھی ایسی متلی میں سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے جس شخص کو ابکائی ہروقت زمانہ ربیع میں آتی ہو اور قے کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً مثل ایسی فصل کے زمانہ میں پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیازنرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اس کے آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قے کرڈالے اور اس سے زیادہ پیازنرگس کا استعمال نہ کرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔

علاج قے الدم کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے ان قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اس کے سبب کو دور کرنا چاہیے اور اگر امتلائے خون زیادہ معلوم ہو تو اس کے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے پھر دوبارہ حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے اور جس وقت قے الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت نہ دے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے خصوصاً اگر کسی دوائے حاد کے پینے سے قے الدم عارض ہوئی ہو او بیشتر اس قے الدم میں جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے حادث ہوئی ہو شراب دودھ ملا کر پلائی جاتی ہے اور وہ دودھ دوشیدہ ہو اور جزء غالب بھی دودھ ہوتا ہے اور مقدار چار تو طولی تک اس کا استعمال تجویز کیا گیا ہے تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پلائی جاتی ہے بعد اس کے سکنجبین برف سے ٹھنڈی کر کے پلائی جاتی ہے ادویہ مجربہ قے الدم کے روکنے میں ازانجملہ یہ مرکب مجرب ہے قے الدم شدید کے بند کرنے میں اقاقیہ تخم گل طین مختوم گلنار افیون بزرالبنج صمغ عربی عصارہ بارتنگ میں لت کر کے خواہ عصارہ عصی الراعی میں اور سرکہ جس میں پانی زیادہ ملا ہو اس کے ساتھ استعمال کریں خواہ آب بارتنگ کے

ہمراہ اگر کشش خون کی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور مقدار شربت اس دوائے مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہوسکتی ہے ربوب قابضہ کا استعمال بھی قے الدم کو نافع ہے از انجملہ رب جوز بھی ہے اور چند مرکبات جو قرابا دین میں مذکور ہوئے وہ بھی مفید ہیں آسان علاج اس کا یہ ہے کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک تزو تے وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملا کر تناول کریں آب بارتنگ کے ہمراہ۔

قلق اور کرب معدہ کا بیان کبھی معدہ میں قلق اور کرب ایسا اٹھتا ہے کہ بیمار کو غم پیدا کرتا ہے اور اسی کرب اور بے آرامی کے سبب سے ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ الٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اس کے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہے یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہے اور مریض کو ممکن نہیں کہ اپنی بیماری کو پہچان کر بیان کر سکے اور بیشتر اس کی تمیعت سے سدر اور دوار بھی عارض ہوتا ہے اور اکثر تغیر لون ایسے بیمار کا ہو جاتا ہے اور دراصل یہ مرض متلی کا مبدا ہے اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اس کا انتقال متلی کی طرف ہو جاتا ہے سبب اس مرض کا وہی مادہ ہے جو متلی پیدا کرنے والا ہے خصوصاً جس وقت وہ مادہ متشرب ہو جائے اس لئے کہ جب تک وہ مادہ متشرب رہے گا کرب اور لق پیدا کرے گا اور جب فم معدہ میں مجتمع ہو جائے گا متلی پیدا ہو گی اور معدہ پر اس کے ریزش ہو گی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ بو اجزاء ادویہ مقیہ خواہ ادویہ مسہلہ کے بھی کرب پیدا کرتی ہے ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اور ازیں قبیل ربوب قابضہ جوشے کہ معدہ میں جا کر جوش کھاتی ہے فواکہہ کے اقسام سے مثل سیب شیریں وغیرہ پس وہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہے سرد پانی جو غیر وقت پیا جائے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر حمیات میں آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہے اور سوائے آب گرم کے حمیات میں سرد پانی پینا ہرگز جائز نہیں ہے۔

علاج اگر قلق اور کرب مدی قلیل ہو فقط شراب جس میں آدھا پانی ملا ہو اسی سے زائل ہو جاتا ہے اگر اس میں مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہوں خواہ ماء العسل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اس خلط کی کریں اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اس میں ادویہ غثیان کی حاجت ہوتی ہے پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی قسم اکثر عارض ہوتی ہے اس میں تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہائے باردہ سے جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بنائے جائیں پیدا ہوتی ہے اسی قسم میں ضماد پوست کدوئے شیریں اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کر بنانا مجرب ہو چکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائیں اور جب زیادہ مرض بڑھ جائے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کریں منجملہ ان اشیا کے جو کرب معدہ کو نافع ہیں ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصاً انار دانہ کے ہمراہ اور واجب ہے کہ جو دھوئے ہوئے ہوں اسی طرح فقاح جو کا جو انار وانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جائے اور رب سفرجل بھی نافع ہے اگر متلی نہ ہو شراب سے مطلقا اجتناب کرنا چاہیے پانی جو شراب میں آمیختہ کیا جائے زلال ثمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کر دے زرد کھیرا یعنی پختہ خیار کا پانی جس کی پوست اوتار لی ہو اور تھوڑا سا جلاب شکر کبرزد اور ایک درہم طباشیر ملا کر دینا اس کی بھی لوگوں نے اس کے واسطے ثنا کی ہے۔

------- اختتام --- حصہ ہفتم ----